فضیلت کی راتوں پر خوبصورت کتاب

فضیلت کی راتیں

تالیف

محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

16

فضیلت کی راتوں پر خوبصورت کتاب

فضیلت کی راتیں

مرتب: محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

111354

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: فضیلت کی راتیں
مرتب: محمد حسیب القادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
صفحات: 160
ڈیزائنگ: ڈیسنٹ گرافکس
ناشر: اکبر بکسیلرز
تعداد: 600
قیمت: -/80 روپے

ملنے کا پتہ
اکبر بکسیلرز
زبیدہ سنٹر 40۔ اُردو بازار لاہور

انتساب

اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے نام

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حرفِ آغاز	۵
شب عاشورہ	۷
شب ولادت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم	۲۷
شب معراج	۲۹
شب برأت	۳۷
شب قدر	۶۱
شب عید الفطر	۱۰۳
ذی الحجہ کی دس راتیں	۱۱۳
شب عید الاضحیٰ	۱۲۳
مسنون دعائیں	۱۲۷
مجرب عملیات	۱۴۲

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے۔ اللہ عزوجل ہر شے کا مالک ہے۔ یوں تو سارے دن اور راتیں ہی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہیں لیکن بعض راتوں کو بعض راتوں پر فضیلت حاصل ہے جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح اللہ عزوجل کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام محبوب ہیں اسی طرح ان فضیلت والی راتوں میں عبادت کرنے والا بھی اللہ عزوجل کو محبوب ہے۔ اللہ عزوجل کا ان راتوں کو اُمت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پسند فرمانا اس اُمت پر اُس کا احسانِ عظیم ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں قیام کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم اللہ کی عبادت اس طریقے سے کرو کہ گویا تم اُس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم ایسا نہ کر سکو تو یہ یاد رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ نیز حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم اپنی عبادتوں میں اخلاص پیدا کرو کیونکہ جس کی عبادت میں خلوص ہوتا ہے وہ صادق ہوتا ہے۔ ایک اور موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے میرے رب نے ادب سکھایا اور بہت اچھا ادب سکھایا۔

ان احادیث کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ عبادت کرتے وقت خلوصِ نیت شامل حال ہونی چاہئے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بندہ ادب اور عاجزی کے ساتھ کھڑا ہو۔ اللہ عزوجل کو عاجزی نہایت پسند ہے۔ اپنی دعاؤں میں خشوع وخضوع پیدا کرے تاکہ وہ دعائیں بارگاہِ الٰہی میں درجہ مقبولیت حاصل کریں۔ ان متبرک اور فضیلت والی راتوں میں

قیام کی بڑی فضیلت ہے۔ ان راتوں میں اللہ عزوجل کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگی جائے اور اُس کے کرم کی بھیک مانگی جائے۔ اگر نیند کسی بھی طور افضل ہوتی تو یقیناً جنت میں بھی سونا ہوتا۔ چنانچہ ہمیں اس رات شب بیداری کر کے ان راتوں کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونا چاہیے۔

زیرِ نظر کتاب "فضیلت کی راتیں" تالیف کرنے کی وجہ یہی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں ان راتوں کی اہمیت اُجاگر کی جائے کہ ان راتوں میں شب بیداری کرنا اور قیام کرنا نہایت ہی بابرکت اور باعث فضیلت ہے۔ اللہ عزوجل نے ان راتوں میں اپنی بیشمار رحمتوں اور نعمتوں کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان راتوں کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین

از خاکپائے اولیاء

محمد حسیب القادری

شب عاشورہ

عاشورہ محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو کہا جاتا ہے۔ ۱۰ محرم الحرام کا دن اور رات اللہ عزوجل کے نزدیک نہایت ہی مقدم ہے۔ اس رات عبادت کا ثواب بے شمار ہے۔ عاشورہ کے روز اللہ تعالیٰ نے اپنے دس پیغمبروں کو دس مختلف عنایات فرمائیں جس کی وجہ سے اس کا نام عاشورہ ہوا۔ اس روز اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر جو عنایات فرمائیں اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئی۔

۲۔ حضرت ادریس علیہ السلام کو مقامِ رفیع پر اٹھایا گیا تھا۔

۳۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہِ جودی پر آ کر ٹھہری تھی۔

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے اور اللہ عزوجل نے اُن کو اپنا خلیل بنایا اور اسی روز اُن کو نمرود نے آگ میں ڈالا تھا جس سے وہ آگ گلزار ہوگئی۔

۵۔ حضرت یونس علیہ السلام اسی روز مچھلی کے پیٹ سے باہر نکلے۔

۶۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو شفاء اسی روز ملی تھی۔

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم اللہ عزوجل دریائے نیل میں اپنا عصا مارا اور وہاں راستہ بن گیا جبکہ فرعون دریائے نیل میں غرق ہوگیا۔

۸۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ بھی اسی روز قبول ہوئی تھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو چھینی ہوئی سلطنت واپس ملی۔

۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔

۱۰۔ عاشورہ کے روز ہی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور تخلیق کیا گیا تھا۔

(غنیۃ الطالبین)

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کا قبول ہونا:

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بہ شفاعت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یومِ عاشورہ ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت اماں حوا علیہا السلام کو جب جنت سے نکال کر زمین پر بھیجا گیا تو دونوں زمین پر مختلف جگہوں پر اُتارے گئے۔ بعدازاں جب توبہ قبول ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے آدم علیہ السلام! تم اور تمہاری بیوی دونوں سراندیپ میں ملو گے۔ اب تمہارے فرزند ہوں گے اور تم زندگی اور موت کا مزہ چکھو گے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو اُس نام کا واسطہ دیا جو اُنہوں نے جنت میں ہر مقام پر لکھا ہوا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ یا باری تعالیٰ! تجھے اُس نامِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا واسطہ جو میں نے جنت میں ہر جگہ تیرے نام کے ساتھ دیکھا میری توبہ کو قبول فرما۔ چنانچہ اُسی اسم مبارک کی برکت کی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی توبہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئی۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کے قبول ہونے کی بوجہ سے ہمیں بھی چاہئے کہ عاشورہ کی رات اللہ عزوجل کے حضور اپنے تمام گناہوں سے توبہ کریں اور حضرت آدم علیہ السلام کی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ دیں۔ اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے اور وہ توبہ کو قبول فرمانے والا ہے۔

حضرت ادریس علیہ السلام کا مقامِ رفیع پر اٹھایا جانا:

حضرت ادریس علیہ السلام صائم الدہر تھے۔ جب شام کا وقت افطار ہوتا تو آپ

علیہ السلام کے لئے جنت سے کھانا آتا جس سے آپ علیہ السلام روزہ افطار فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ بوقت افطار حضرت عزرائیل علیہ السلام انسانی شکل میں آپ علیہ السلام کے پاس آئے۔ آپ علیہ السلام نے اُن کو کھانے کی دعوت دی مگر اُنہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے اُس شخص سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ مجھے تو بنی آدم میں سے معلوم نہیں ہوتا۔ اُس شخص نے کہا کہ میں عزرائیل (علیہ السلام) ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے روح قبض کرنے کی ذمہ داری عطا کی ہے۔ میں آپ علیہ السلام سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تیرے سے دوستی اُس وقت کروں گا جب تو مجھے روح قبض کرتے وقت کی سختی ایک مرتبہ چکھا دے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ عزوجل کی مرضی کے بغیر کسی کی روح قبض نہیں کرتا۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ان کی روح قبض کرلو۔ چنانچہ اُنہوں نے حضرت ادریس علیہ السلام کی روح قبض کر لی۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ادریس علیہ السلام دوبارہ زندہ ہوئے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام نے آپ علیہ السلام سے موت کا ذائقہ پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی جانور کی کھال اُتاری جاتی ہے۔ پھر حضرت ادریس علیہ السلام نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے دوزخ دیکھنے کی آرزو کی تو حضرت عزرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ علیہ السلام کو دوزخ کے ساتوں طبق دکھائے۔ پھر جب آپ علیہ السلام نے جنت دیکھنے کی خواہش کی تو حضرت عزرائیل علیہ السلام، آپ علیہ السلام کو جنت میں لے گئے۔ حضرت ادریس علیہ السلام جنت میں جا کر ٹھہر گئے۔ جب حضرت عزرائیل علیہ السلام نے واپسی کا کہا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھ کر اور دوزخ بھی دیکھ کر جنت میں آیا ہوں اب میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ہم نے ادریس علیہ السلام کی تقدیر میں یہی لکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت

ادریس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ ہم نے اُن کو اٹھالیا اونچے مقام پر۔

حضرت ادریس علیہ السلام نے یومِ عاشورہ کے روز ہی جنت الفردوس میں قدم رکھا۔ چنانچہ اگر ہم عاشورہ کی رات اللہ تعالیٰ کے حضور حصولِ جنت کی دعا کریں تو اُس کی بارگاہ سے بعید نہیں کہ وہ ہمیں جنت میں داخل فرمائے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا کوہِ جودی پر پہنچنا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے بھیجا حضرت نوح علیہ السلام کو اور وہ اپنی قوم کو ساڑھے نو سو برس تک تبلیغ کرتے رہے لیکن سوائے چالیس مرد اور چالیس عورتیں کے کوئی ایمان نہ لایا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس تک تبلیغ کرنے کے بعد اللہ عزوجل کے حضور دعا فرمائی کہ یا باری تعالیٰ! اب اُن منکروں کو ایک بھی گھر اس زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ اور ان منکروں کی نسل کشی فرما۔ اللہ عزوجل نے حضرت نوح علیہ السلام کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا۔

جب کشتی تیار ہوگئی تو حضرت نوح علیہ السلام نے بحکمِ الٰہی اُن چالیس مردوں اور چالیس عورتوں کو جو ایمان لائے تھے اور ہر جاندار کے ایک جوڑے کو اس کشتی میں سوار یا۔ جب کشتی تیار ہوگئی تو بحکمِ الٰہی پانی کا طوفان آیا اور اُس نے ہر چیز کو غرق کردیا سوائے اُس کشتی اور کشتی میں سوار لوگوں کے۔ طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہِ جودی پر پہنچ گئی۔ جس روز کشتی کوہِ جودی پر پہنچی اُس روز عاشور کا دن تھا۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہئے کہ اس روز اللہ عزوجل کے حضور اپنا بیڑہ بھی پار لگنے کی دعا فرمائیں کہ وہ اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ہمیں بخیر و عافیت اس جہانِ فانی سے کوچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کا ٹھنڈا ہونا:

اللہ عزوجل نے یومِ عاشور کے روز ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس دنیا میں

مبعوث فرمایا اور اُن کو اپنا خلیل بنایا۔ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں یومِ عاشور کے دن ہی ڈالا تھا اور وہ آگ بحکم الٰہی ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ اور ہم نے آگ کو حکم دیا کہ تو ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی ہو ابراہیم علیہ السلام پر اور جن لوگوں نے اُن کا بُرا چاہا ہم نے اُنہی لوگوں کو نقصان میں ڈالا۔

اللہ تعالیٰ نے آگ سے نکالے جانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ اے ابراہیم! تمہارا پروردگار پاکی والا ہے اور اُس نے تمہیں اس آگ سے نجات بخشی اور تمام عالم میں بزرگی عطا فرمائی۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم شب عاشورہ اللہ عزوجل سے جہنم کی آگ سے آزادی کی دعا مانگیں اور اُس سے بزرگی طلب فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی فرمائی اور اُن پر اپنی فیوض و برکات نازل فرمائیں اسی طرح ہم پر بھی آگ کو ٹھنڈا کر دے اور اپنی رحمتوں سے ہمیں بھی نواز دے۔

حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ سے نکلنا:

حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے شہر نینوا موجودہ ملک دمشق میں پیغمبر بنا کر بھیجا۔ حضرت یونس علیہ السلام نے چالیس برس تک اپنی قوم کو تبلیغ کی مگر مردود قوم کبھی ایمان نہ لائی۔ حضرت یونس علیہ السلام جب بھی اپنی قوم کو تبلیغ کرتے تو قوم اُن کا تمسخر اُڑاتی۔ بالآخر حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے حضور عذاب کی دعا کی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اے یونس (علیہ السلام)! عذاب طلب کرنے میں جلدی نہ فرما جب وقت آئے گا ہم اس قوم پر عذاب نازل فرمادیں گے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے جب فرمانِ الٰہی سنا تو اللہ عزوجل کی رضا و منشاء کے بغیر شہر سے چل دیئے۔ آپ علیہ السلام شہر سے باہر نکلے تو ایک کشتی میں بیٹھ گئے۔ جب کشتی دریا کے بیچ میں پہنچی تو بھنور میں پھنس گئی۔ کشتی میں بیٹھے دیگر لوگوں نے کہا کہ اس کشتی میں کوئی ایسا غلام بھی ہے جو اپنے مالک سے خفا ہو کر آیا ہے۔ پھر قرعہ اندازی کی گئی تو حضرت یونس علیہ السلام کا نام قرعہ میں نکلا اور اُن کو دریا میں ڈال دیا

گیا۔ جب آپ علیہ السلام کو دریا میں ڈالا گیا تو ایک مچھلی نے آپ علیہ السلام کو نگل لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس مچھلی کو حکم دیا کہ خبردار ہمارے نبی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں پہنچے تو وہاں شدید اندھیرا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اُس مچھلی کے پیٹ میں ہی اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی دعا کرتے رہے۔ بالآخر آپ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور مچھلی نے آپ علیہ السلام کو کنارے جا کر اُگل دیا۔ جس روز مچھلی نے آپ علیہ السلام کو اُگلا اُس روز عاشور کا دن تھا۔ آپ علیہ السلام چالیس روز تک مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اس روز اللہ عزوجل کے حضور اپنے گناہوں سے معافی مانگیں اور اُس کی رحمت کے اُمیدوار ہوں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں بغیر نقصان پہنچائے زندہ رکھا اسی طرح ہمیں بھی اس دنیا میں نقصان پہنچائے بغیر زندہ رکھے اور جس طرح حضرت یونس علیہ السلام کو غیبی رزق پہنچتا رہا اسی طرح ہمیں بھی غیبی رزق سے نوازے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کو صحت ملنا:

حضرت ایوب علیہ السلام اعلیٰ درجے کے صابر اور حلیم طبیعت تھے۔ آپ علیہ السلام کا معمول تھا کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاتے اور پھر خود کھاتے تھے۔ جب بھی کبھی نیا کپڑا استعمال کرنا ہوتا پہلے دس مسکینوں کو وہی کپڑا پہناتے پھر خود پہنتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو نہایت ہی خوشحال رکھا تھا اور مال و دولت سے نوازا تھا۔ چنانچہ جس وقت حضرت ایوب علیہ السلام پر آزمائش آئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام سے مال و اسباب اور اولاد واپس لے لی۔ آپ علیہ السلام کے جسم کا گوشت سڑ گیا اور اُس میں کیڑے پڑ گئے۔ باوجود اتنی تکلیف کے آپ علیہ السلام اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہے۔ آہستہ آہستہ یہ حالت ہوگئی کہ ہلنے جلنے کی طاقت بھی نہ رہی۔ آپ علیہ السلام کی چار بیویاں تھیں جن میں سے تین بیویاں چھوڑ کر چلی گئیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام اللہ عزوجل کے حضور دعا گو ہوتے کہ اے میرے

پروردگار! یہ تکلیف تیری طرف سے ہی آئی ہے اور اس کو دور کرنے والا بھی تو ہی ہے اے میرے پروردگار! مجھ پر رحم فرما کہ تو بہت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ایوب (علیہ السلام)! اپنا پاؤں زمین پر مارو۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو وہاں سے ایک چشمہ نکل پڑا۔ آپ علیہ السلام نے اُس چشمے سے غسل کیا تو اللہ عزوجل نے آپ علیہ السلام کو صحت کاملہ عطا فرمائی۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہیے کہ شب عاشورہ اللہ عزوجل کے حضور گڑگڑا کر صحت کاملہ کی دعا مانگیں کہ جس طرح اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر حضرت ایوب علیہ السلام کو صحت عطا فرمائی ہمیں بھی صحت کاملہ عطا فرمائے اور اُس سے اُس کے رحم کی بھیک مانگیں کے وہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بچنا اور فرعون کا غرق ہونا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل میں نبی بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السلام فرعون کے زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ فرعون جس نے خدائی کا دعویٰ کر رکھا تھا آپ علیہ السلام نے اُس کو تبلیغ کی لیکن فرعون اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان نہ لایا اور آپ علیہ السلام کی جان کا دشمن ہو گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! تم اپنے بندوں کو لے کر رات کے وقت نکل جاؤ اور فرعون مع اپنے لشکر کے تمہارے پیچھے آئے گا۔ تم دریائے نیل کی جانب چلے جاؤ ہم تم کو دریا کے پار اُتار دیں گے اور فرعون کو اُس کے لشکر سمیت غرق کر دیں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر دریائے نیل کے کنارے پہنچ گئے اور بحکم الٰہی اپنا عصا پانی میں مارا تو راستہ ظاہر ہو گیا۔ آپ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر دریا پار کر گئے۔ فرعون جب اپنے لشکر سمیت دریا کے کنارے پہنچا اور اُس راستے میں داخل ہوا تو دریا کا پانی آپس میں مل گیا اور فرعون اپنے لشکر سمیت دریا میں غرق ہو گیا۔ جس روز اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بچایا اور فرعون کو غرق کیا وہ شب عاشور تھی۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اس روز اللہ عزوجل کے عذاب سے پناہ مانگیں اور اُس کی رحمتوں کے

حصول کی دعا کریں۔ بے شک زندگی اور موت کا اختیار اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ:

روایات میں حضرت داؤد علیہ السلام کے بلا میں مبتلا ہونے کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز کتاب صحیفہ پڑھتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام کے واقعات پڑھتے تو اُن کے دل میں ایک مرتبہ خیال آیا کہ اللہ عزوجل نے ان کو بلند مرتبے اور بزرگی عطا فرمائی۔ اُسی وقت ندائے غیبی آئی کہ اے داؤد (علیہ السلام)! ہم نے ان کو بلند مرتبہ اور بزرگی عطا کرنے سے پہلے مختلف آزمائشوں میں مبتلا کیا جن پر یہ ثابت قدم رہے۔ عنقریب ہم تم کو بھی آزمائش میں مبتلا کریں گے۔

قصص الانبیاء میں بیان ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت میں ایک شخص اوریا نام کا تھا۔ اوریا نے ایک عورت کے گھر نکاح کا پیغام بھیجا مگر اُس کے وارثوں نے اُس کو رشتہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نے اُس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا حالانکہ اس سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیویاں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے داؤد (علیہ السلام)! باوجود ننانوے بیویوں رکھنے کے تو نے حرص کی غرض سے ایک اور نکاح کیا اور پوری ایک سو عورتوں کو اپنے نکاح میں لایا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نادم ہوئے اور چالیس روز تک مسلسل سجدے میں گرے گریہ وزاری کرتے رہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ پس ہم نے معاف کر دیا اُس کو وہ کام اور اُس کا ہمارے پاس مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی کہ باری تعالیٰ کیا تو نے میری توبہ قبول فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری توبہ میں نے قبول فرمائی۔

ہمیں بھی چاہیے کہ شب عاشورہ اللہ عزوجل سے اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگیں۔ اُس کے حضور سر بسجود ہوں۔ وہ معاف فرمانے والا ہے اور اُس کے ہاں نیکوں کے لئے نیک اجر ہے۔ کثرت سے استغفار کریں اور اُس کی رحمت کو طلب کریں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس روز آسمان پر اٹھائے گئے وہ عاشورہ کا دن تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ فرماتے تھے' اندھوں کی آنکھوں کی روشنی لوٹاتے تھے' لنگڑوں کو اچھا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام پر "انجیل" نازل فرمائی۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تعلیم دی تو وہ لوگ آپ علیہ السلام کے خلاف ہو گئے اور کہنے لگے کہ اگر یہ زندہ رہے تو ہمارا دین ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ اُس وقت بنی اسرائیل کے سردار نے آپ علیہ السلام کو مارنے کا قصد کیا اور صلیب پر لٹکانا چاہا۔ آپ علیہ السلام کے ایک حواری جس کا نام شیوع تھا اُس نے آپ علیہ السلام سے غداری کی جس کی وجہ سے بصورت آپ علیہ السلام ہوا اور صلیب پر چڑھا دیا گیا۔ آپ علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے آسمان پر اٹھا لیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے! اور اُس کو نہ مارا گیا نہ اُس کو سولی پر چڑھایا گیا۔ نیز فرمایا کہ ہم نے اُس کو آسمان پر اٹھا لیا کیونکہ ہماری حکمت زبردست ہے۔

چنانچہ ہمیں بھی چاہئے کہ عاشورہ کی شب اللہ عزوجل سے سلامتی ایمان کے ساتھ اٹھنے کی دعا کریں کیونکہ اگر ایمان سلامت ہے تو آخرت نیک ہے اور سلامتی ایمان کے ساتھ رخصت ہونے والوں کے لئے اللہ عزوجل کے پاس اجر بھی نیک ہے۔

تخلیق نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور عاشورہ کے دن تخلیق ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے جو چیز سب سے پہلے تخلیق کی وہ میرا نور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نورِ محمدی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو پیدا کیا اور پھر اُن کے نور سے لوح و قلم اور کرسی کو تخلیق فرمایا۔ پھر جنت و دوزخ' ملائکہ' جن و انس حتیٰ کہ ساری مخلوق کو تخلیق فرمایا۔ کتاب الاخبار میں لکھا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے

حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نورِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی پر ظہور کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور کی تخلیق کے متعلق حدیث شریف میں بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبرائیل! تیری عمر کتنی ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ میری عمر کتنی ہے مگر جب مجھے تخلیق کیا گیا تو میں نے آسمان پر ایک ستارہ دیکھا وہ ستارہ ستر ہزار سال بعد نکلتا ہے اور میں نے اُس ستارے کو ستر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبرائیل! اُس پروردگار کی قسم وہ ستارہ میں ہوں۔

چنانچہ ہمیں بھی چاہئے کہ عاشورہ کی رات اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے وسیلہ جمیلہ سے اللہ عزوجل کے حضور دعا مانگیں۔ اللہ عزوجل کے محبوب کا واسطہ دیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ دعاؤں کا سننے والا اور اُن کو قبول کرنے والا ہے۔ اگر ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جمیلہ سے دعا مانگیں گے تو وہ دعا بارگاہِ الٰہی میں قبول ومنظور ہوگی۔

عاشورہ کی وجہ تسمیہ:

عاشورہ کی وجہ تسمیہ کے بارے میں قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بزرگ و برتری حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی اُن میں یہ دن دسویں بزرگی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو عاشورہ کہتے ہیں۔

اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جو پہلی بزرگی عطا فرمائی وہ ماہِ رجب کی ہے جو کہ اللہ عزوجل کی رحمت کا مہینہ ہے۔

دوسری بزرگی ماہِ شعبان کی ہے کہ اس مہینے کی فضیلت باقی تمام ماہ پر ایسی ہے جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت تمام انبیاء علیہم السلام پر ہے۔

تیسری بزرگی ماہِ رمضان کی عطا فرمائی جس کی فضیلت ایسی ہے جیسے اللہ عزوجل

کی فضیلت تمام مخلوق پر ہے۔

چوتھی بزرگی شب قدر کی عطا فرمائی کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

پانچویں بزرگی عید الفطر کا دن عطا فرمایا کہ اس روز رمضان المبارک کے روزوں کی جزا دی جائے گی۔

چھٹی بزرگی عشرہ ذی الحجہ عطا فرمایا کہ یہ اللہ عزوجل کی یاد کے دن ہیں۔

ساتویں بزرگی عرفہ کا دن عطا فرمایا کہ اس دن کا روزہ رکھنے سے سال بھر کے روزوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

آٹھویں بزرگی یوم نحر عطا فرمایا کہ یہ قربانی کا دن ہے۔

نویں بزرگی جمعہ کا روز عطا فرمایا کہ یہ دن بقیہ دنوں سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور سیّد الایام ہے۔

دسویں بزرگی عاشورہ کا دن عطا فرمایا کہ اس دن روزہ رکھنے سے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ادا ہوتا ہے۔

حضور غوث الاعظم پیرانِ پیر حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

> ''ان تمام دنوں کی عزت ان کے خاص وقت پر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے ہیں تاکہ اُن کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو سکے اور اُمت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خطاؤں سے پاک ہو سکے۔''

(غنیۃ الطالبین)

یوم عاشورہ کے فضائل:

عاشورہ کی فضیلت اس وجہ سے بھی ہے کہ اس دن سیّد الشہداء حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعہ کربلا میں شہید ہوئے۔ اس ضمن میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے ہمراہ تھے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینہ مبارک پر چڑھ کر کھیل رہے تھے۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جب میں نزدیک گئی تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ مبارک میں مٹی تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان، میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھوں میں آنسو دیکھے ہیں اور یہ مٹی کیسی ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ حسین (علیہ السلام) میرے سینہ پر کھیل رہے تھے اور میں خوش تھا کہ جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور اُنہوں نے مجھے یہ مٹی لا کر دی کہ اس مٹی پر میرے لاڈلے حسین (علیہ السلام) کو شہید کیا جائے گا۔ جس کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

> ”جس نے محرم کی دس تاریخ یعنی عاشورہ کے دن روزہ رکھا تو اُس کو دس ہزار فرشتوں، دس ہزار شہیدوں اور دس ہزار حج وعمرہ کرنے والوں کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ جس نے عاشورہ کے دن کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ اُس کے سر کے ہر بال کے عوض جنت میں اُس کا درجہ بلند فرمائے گا۔ جس نے عاشورہ کی شام کو کسی بھی مسلمان کا روزہ افطار کروایا گویا اُس نے ساری اُمت کا روزہ افطار کروایا۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے دن کو تمام دنوں پر

فضیلت عطا فرمائی ہے؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ''ہاں! اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے دن ہی آسمانوں کو پیدا فرمایا' زمین کی تخلیق کی' پہاڑوں اور آسمانوں کو پیدا فرمایا' لوح وقلم بھی اسی دن پیدا ہوئے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام عاشورہ کے روز پیدا ہوئے۔ فرعون کو عاشورہ کے دن ہی غرق کیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف اسی روز دور فرمائی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی معافی عاشورہ کے روز ہی ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی اسی روز ہی ہوئی۔ قیامت کا دن بھی عاشورہ کے دن ہی ہوگا۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عرض کی' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے روزے کو اتنی فضیلت کیوں عطا فرمائی؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

> ''اللہ تعالیٰ نے اس دن عرش وکرسی' سیاروں اور ستاروں' زمین اور پہاڑوں' لوح وقلم' ملائکہ' جن وانس کو پیدا فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات دی۔ فرعون کو غرق کیا۔ حضرت ادریس علیہ السلام کو مقامِ رفیع پر اٹھایا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف کو دور فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور آسمان پر اٹھائے جانے کا دن بھی یہی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بھی اسی روز قبول ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی اسی دن بخشا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اسی روز جن وانس پر حکومت عطا فرمائی۔ خود اللہ تعالیٰ عاشورہ کے روز عرش پر متمکن ہوا۔ روزِ محشر عاشورہ کا

دن ہوگا۔ آسمان سے پہلی بارش بھی عاشورہ کے روز ہی ہوئی۔ جس کسی نے بھی عاشورہ کے روز غسل کیا وہ مرض الموت کے علاوہ کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوگا۔ جس نے عاشورہ کے روز سرمہ لگایا اُس کو کبھی آنکھوں کی تکلیف نہ ہوگی۔ جس نے اس دن کسی بیمار کی عیادت کی اُس نے گویا تمام اولادِ آدم علیہ السلام کی عیادت کی۔ جس نے اس روز کسی پیاسے کو پانی پلایا گویا اُس نے ایک لمحہ بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"جو کوئی بھی عاشورہ کے روز اپنے اہل وعیال پر رزق کی وسعت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے رزق میں سارا سال وسعت عطا فرمائے گا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"بنی اسرائیل پر عاشورہ کے دن کا روزہ فرض کیا گیا تھا تم بھی اس دن روزہ رکھو اور اپنے گھر والوں کے خرچ میں فراخ دلی اختیار کرو۔ اس روز جس نے اپنے گھر والوں کے خرچ میں وسعت پیدا کی اللہ تعالیٰ پورا سال اُس کے رزق میں وسعت عطا فرمائے گا۔ جس نے اس دن کا روزہ رکھا اُس کے چالیس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ جو شخص شب عاشورہ عبادت میں مشغول ہوگا اور دن کو روزہ رکھے گا اُس کو موت اس طرح آئے گی کہ اُس کو مرنے کا احساس بھی نہ ہوگا۔"

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے اور اس کی ترغیب بھی فرماتے اور اس دن ہماری نگرانی بھی فرماتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو اُنہوں نے دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن سے دریافت کیا کہ تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟ یہودیوں نے کہا کہ یہ تو بہت بڑا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم کو فرعون کے ظلم و ستم سے نجات دلائی تھی اور فرعون کے لشکر کو غرق کیا تھا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کے طور پر روزہ رکھا اس لئے ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

"تم سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کے حق دار ہم ہیں۔"

لہٰذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ تین عمل ایسے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی ترک نہیں فرمایا۔ ایک یومِ عاشورہ کا روزہ، دوسرا ذی الحجہ کے پہلے عشرہ یعنی نو ذی الحجہ تک کا روزہ اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز یعنی تہجد کی ادائیگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

"ماہِ رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل مہینہ وہ ہے جسے

محرم کہتے ہیں۔ فرض نماز اور رات کی نماز کے بعد سب سے افضل نماز یومِ عاشورہ کی نماز ہے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو عاشورہ کے روزے کے علاوہ کسی روزے کا قصد نہیں کرتے دیکھا اور سوائے رمضان المبارک کے روزوں کے کسی بھی مہینے کے سارے روزے رکھتا ہوا نہیں دیکھا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

"جس نے عاشورہ کی شب عبادت میں گزاری تو اللہ تعالیٰ جب تک وہ چاہے گا اُس کو زندہ رکھے گا۔"

شب عاشورہ کی خاص دعا:

عاشورہ کی شب غسل کر کے پاک صاف کپڑے پہنیں اور عشاء کے وقت مسجد میں چلے جائیں اور باجماعت عشاء کی نماز ادا کریں۔ اس کے بعد ایک جگہ بیٹھ کر درودِ ابراہیمی گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ بعد ازاں ذیل میں دی گئی دعا سو مرتبہ پڑھیں۔ اگر دعا کے دوران وضو نہ رہے تو دوبارہ وضو کر لیں۔ دعا پڑھنے کے لئے باوضو ہونا ضروری ہے۔ دعا مکمل ہونے کے بعد اللہ عزوجل کے حضور خشوع وخضوع سے دعا مانگیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہوگی۔ دعا یہ ہے!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.

"الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ میں گواہی دیتا ہوں

111554

کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو اکیلا ہے تو بے نیاز ہے
جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی اس
کے برابر کا ہے۔''

شب عاشورہ کے نوافل:

جواہر غیبی میں منقول ہے کہ شب عاشورہ دو رکعت نماز روشنی قبر کے لئے پڑھی جائے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ یہ نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اُس کی قبر کو روشن فرما دیں گے۔

کتاب السنۃ میں منقول ہے کہ شب عاشورہ چار رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ الحمد شریف کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ عزوجل اُس کے گذشتہ پچاس برس اور آئندہ پچاس برس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا اور جنت الفردوس میں اُس کے لئے ایک ہزار محل تیار کئے جائیں گے۔

شب عاشورہ چھ رکعات نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی دونوں رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ اور پھر دو رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد سورۂ الفلق اکتیس مرتبہ پڑھے اور پھر دو رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد سورۂ الناس اکتیس مرتبہ پڑھے۔ پھر ذیل کی دعا پڑھے۔ یہ چھ رکعت نفل اور دعا پڑھنے سے دینی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل ہوں گے۔ دعا یہ ہے!

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ

شب عاشورہ آٹھ رکعات نفل نمازِ عشاء کے بعد یوں پڑھے کے ہر دو رکعت میں الحمد شریف کے بعد اکتالیس اکتالیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ ان آٹھ رکعات کے پڑھنے کے بعد ذیل کی آیت کا ورد کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف فرمائے گا اور اُس

کے حال پر رحم فرمائے گا۔ عالم برزخ میں اُسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھے گا۔ آیت یہ ہے!

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ.

صلحاء سے منقول ہے کہ شب عاشورہ سو رکعات نفل یوں پڑھے جائیں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھی جائے اور اس کے بعد تیسرا کلمہ یعنی کلمہ تمجید پڑھا جائے تو ان سو رکعات کی بدولت اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرمائے گا اور اُس کی بخشش کا سامان پیدا کرے گا۔ کلمہ تمجید یہ ہے!

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

حصولِ نعمت کے لئے دعا:

عاشورہ کی شب جب کسی ولی اللہ کے مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت حاصل ہو تو ایک خاص مقام پر بیٹھ جائیں اور گوشہ تنہائی میں اکیس سو (۲۱۰۰) مرتبہ ذیل کی دعا پڑھیں اور اول و آخر سات سات مرتبہ درودِ خضری پڑھیں۔ اس دعا کے پڑھنے سے اللہ عزوجل راضی ہوگا اور اگر طلب راہِ حق ہوگی تو اُس کی جانب اللہ عزوجل راہنمائی فرمائیں گے۔ دعا یہ ہے!

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

ایک سال تک زندگی کا بیمہ:

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورہ محرم کو طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک اس دعا کو پڑھے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً سال بھر کے لئے اُس کی زندگی کا بیمہ ہو جائے گا اور اُس کو موت نہ آئے گی اور اگر اُس کی موت اس سال ہوگی تو اُس کو یہ دعا پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَا فَارِجَ كَرْبِ ذِى النُّوْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَا جَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوْبَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَا مُغِيْثُ اِبْرَاهِيْمَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَا رَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَآءِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِى النَّاقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَا نَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَلْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِىْ طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحْيِنَا حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّتَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِيْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ ط

بعدازاں سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰى وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ كُلِّهَا نَسْئَلُكَ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط نِعْمَ الْمَوْلٰى

وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

درودِ خاص:

شب عاشورہ ذیل کا درودِ خاص پڑھنے سے بے شمار فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ درودِ پاک یہ ہے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٌ عَلِیٌّ مُصْطَفٰی صَلِّ عَلٰی۔

◆ ◆ ◆

شب ولادت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

صحیح روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ربیع الاول کو اس دنیا میں تشریف لائے۔ اسی نسبت سے ۱۲ ربیع الاول کی شب نہایت ہی افضل و اعلیٰ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی شب کی قسم اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں سورۂ الضحیٰ میں کھائی ہے۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسرو! عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

ہر شخص کو چاہئے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے مہینہ میں خوشی منائے اور میلادِ پاک کی محفلیں منعقد کرے۔ بالخصوص ۱۲ ربیع الاول کی شب تو نہایت ہی محترم ہے اس رات درود وسلام کثرت سے پڑھنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کہ وجہ سے اللہ عزوجل اپنے صلحاء میں سے اٹھائے اور اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرمائے۔

ولادت باسعادت کی رات لیلۃ القدر سے افضل ہے:

صاحب مواہب لدنیہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی رات یعنی ۱۲ ربیع الاول کی رات افضل ہے یا لیلۃ القدر کی رات افضل ہے تو اس کے جواب میں یہ ہے کہ ولادت باسعادت کی رات لیلۃ القدر کی رات سے افضل ہے اور اس کی افضلیت کی تین وجوہ ہیں۔

۱۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی رات وہ رات ہے جس

میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور مبارک ہوا اور بعد میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو لیلۃ القدر عطا کی گئی۔ لہٰذا لیلۃ القدر کی رات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہور کے وسیلہ عطا گئی اس لئے ولادت باسعادت کی رات لیلۃ القدر سے افضل ہوئی۔

۲۔ لیلۃ القدر کی فضیلت اسی وجہ سے ہے کہ اس شب آسمان سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے جو طلوع فجر تک جاری رہتا ہے جبکہ ولادت باسعادت کی رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور ہوا اور اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس دنیا میں جلوہ نما ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام مخلوقات میں افضل فرمایا ہے اس لئے شب ولادت باسعادت کی رات لیلۃ القدر کی رات سے افضل ہوئی۔

۳۔ لیلۃ القدر کی رات خاص اُمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا فرمائی گئی جب کہ شب ولادت باسعادت کی رات کا نفع ہر خاص و عام کے لئے رکھا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شب ولادت کی رات لیلۃ القدر کی رات سے افضل ہے۔

علامہ داؤدی دلائل کی روشنی میں بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وجلالت کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ بات کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کی رات لیلۃ القدر کی رات سے بلاشبہ افضل ہے اور اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سب سے افضل نعمت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے نسبت کی بناء پر اس رات محفل میلاد کا اہتمام کرنا اور محفل میلاد میں شرکت کرنا، رات بھر درود وسلام کے نذرانے پیش کرنا ہمہ اقسام کی عبادات سے افضل وبہترین ہے۔ اس رات کے فضائل اور درجات بے شمار ہیں۔

◆ ◆ ◆

شب معراج

شب معراج انتہائی افضل اور مبارک رات ہے کیونکہ اس رات حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ یہ مبارک رات ۲۷ رجب المرجب کی مبارک رات ہے۔

شب معراج کو معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی کہا جاتا ہے۔ اس شب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ سے مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے اور عجائباتِ الٰہیہ کا مشاہدہ کیا۔ مسجد اقصیٰ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی نماز میں امامت فرمائی۔ پھر مسجد اقصیٰ سے ذاتِ باری تعالیٰ کا مشاہدہ کرنے کے لئے عرشِ معلیٰ تشریف لے گئے۔ عرشِ معلیٰ پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ذاتِ باری حق کا مشاہدہ کیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر انوار و تجلیات کی بارش ہوئی۔ اسی فضیلت کی بناء پر اس رات کو بزرگی حاصل ہے۔ معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے!

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا۔

"پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گئی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرد اگرد ہم نے برکت دے رکھی ہے کہ اسے ہم اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔"

(سورۂ بنی اسرائیل)

شب معراج حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ عزوجل کا وہ خاص قرب عطا ہوا جو اس سے پہلے مخلوق میں کسی کو بھی حاصل نہ ہوا۔ نہ ہی یہ شرف انبیاء علیہم السلام میں کسی کو حاصل ہوا اور نہ ہی یہ شرف فرشتوں میں سے کسی کو حاصل ہوا۔ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی بارگاہِ خاص میں عزت واحترام کے ساتھ بلایا اور ہم کلامی کا شرف بخشا۔ اپنے دیدار سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو مشرف فرمایا اور نماز جیسا تحفہ عطا فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے!

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا يَرٰی وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی.

”پھر وہ جلوہ حق کے قریب ہوا۔ پھر خوب اُتر آیا تو اُس جلوے اور اُس محبوب میں دو ہاتھ بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ اب اللہ نے اپنے بندے کو بلاواسطہ وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی دل نے نہ جھٹلایا جو دیکھا تو کیا تم ان سے اُن کے دیکھے ہوئے جھگڑتے ہو؟ اور اُنہوں نے تو وہ جلوۂ حق دوبار دیکھا۔“

(سورۂ النجم)

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہوا۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی.

”آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔ بے شک آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔“

(سورۂ النجم)

جس رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ عرش پر تشریف لے گئے وہ رات معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کہلائی۔ واقعہ معراج کے بارے میں حضرت انس بن

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اُس رات کی کیفیت بیان فرمائی جس رات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عرش پر تشریف لے گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں حطیم کعبہ میں تھا کہ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اُس نے میرا سینہ چاک کیا۔ اس کے بعد اُس نے میرا دل نکالا۔ پھر میرے پاس سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے لبریز تھا۔ پھر اُس آنے والے نے میرا دل اُس میں دھویا تو میرا دل ایمان اور حکمت سے لبریز ہو گیا۔ اس کے بعد اُس نے میرے دل کو واپس اُسی جگہ پر رکھ دیا۔ اس کے بعد براق کو لایا گیا۔ براق کا قدم حدنگاہ پر ہوتا تھا۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ ہم آسمانِ دنیا پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھلوایا۔ آسمان کے فرشتوں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آسمانوں پر بلائے گئے ہیں۔ چنانچہ اُن فرشتوں نے مجھے خوش آمدید کہا۔ پھر میری ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔

اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے اور جبرائیل نے وہاں بھی آسمان کا دروازہ کھلوایا۔ وہاں بھی فرشتوں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آسمانوں پر بلائے گئے ہیں۔ اُن فرشتوں نے بھی مجھے خوش آمدید کہا اور وہاں میری ملاقات حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ دونوں پیغمبر خالہ زاد بھائی ہیں۔

پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھلوایا اور وہاں بھی فرشتوں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ جبرائیل نے میرا تعارف کروایا اور اُن فرشتوں نے بھی مجھے خوش آمدید کہا۔ تیسرے آسمان پر میری ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی۔

حتیٰ کہ اسی طرح چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں آسمان پر گئے۔ چوتھے آسمان پر میری ملاقات حضرت ادریس علیہ السلام سے ہوئی۔ پانچویں آسمان پر میری ملاقات حضرت ہارون علیہ السلام سے ہوئی۔ چھٹے آسمان پر میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ ساتویں آسمان پر میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔

ساتویں آسمان کے بعد مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا۔ سدرۃ المنتہیٰ پر چار نہریں تھیں۔ ان چار نہروں میں سے دو نہریں پوشیدہ تھیں اور دو نہریں ظاہر تھیں۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے ان نہروں کے بارے میں دریافت کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ دو نہریں جو پوشیدہ ہیں وہ جنت کی نہریں ہیں اور دو نہریں جو ظاہر ہیں وہ نہریں نیل و فرات ہیں۔ پھر بیت المعمور میرے سامنے ظاہر ہوا۔ اس کے بعد مجھے ایک برتن شراب کا اور ایک دودھ کا اور ایک برتن شہد کا پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ کو لے لیا۔ جبرائیل علیہ السلام یہ دیکھ کر بولے کہ یہ فطرت ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت اس پر قائم رہے گی۔ اس کے بعد میری ملاقات اللہ عزوجل سے ہوئی۔ وہاں مجھے پچاس نمازوں کا تحفہ ملا جو بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر پانچ نمازوں پر منتہی ہوا۔

زیارت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

شب معراج سب سے مقبول وظیفہ درودِ پاک ہے۔ درودِ پاک کی کثرت بہت ہی عمدہ اور نفع بخش ہے۔ شب معراج میں بعد نمازِ عشاء کسی پاک وصاف جگہ پر علیحدہ بیٹھ جائیں اور باوضو حالت میں گیارہ مرتبہ ذیل کا درودِ پاک پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ کَلَامِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ.

اس کے بعد سورۃ الفتح کی ذیل کی آیات کو تین سو مرتبہ پڑھیں۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۔

بعد ازاں شروع میں دیا گیا درودِ پاک گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ اس وظیفہ کی بدولت محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگی اور خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوگا۔

دلی مرادوں کا پورا ہونا:

شب معراج ذیل کی دعا کا کثرت سے ورد بے شمار دینی و دنیوی فیوض و برکات کا باعث ہے اور اس کے ورد سے دلی مرادیں پوری ہوں گی۔ دعا یہ ہے۔

یَا رَجَآئِیْ یَا مَنَائِیْ یَا شِفَائِیْ یَا کَفَائِیْ کَفِیْ یُحْیِیْ یَا غَفُوْرُ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

نعمت کا حصول:

معراج شریف کی رات ذیل کی دعا پڑھنے کے بے شمار فائدے ہیں اور اس سے نعمت ظاہری و باطنی حاصل ہوتی ہے۔ دعا یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ نَعْمَآئِہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ اٰلَآئِہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَبْلُ کُلِّ حَالٍ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

نوافل شب معراج:

شب معراج میں جاگ کر دو دو یا چار چار رکعت کی نیت سے نفل نمازیں پڑھیں۔ اس کے علاوہ بارہ رکعات کی نفل نماز بھی پڑھیں۔ شب معراج صلوٰۃ و تسبیح نماز پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

> ''جو شخص رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرتا ہے اُس کو سو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ جو اس رات میں بارہ رکعات اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد کوئی سورۃ پڑھے اور ہر دو رکعت پر تشہد پڑھ کر سلام پھیرے اور بارہ رکعات پڑھنے کے بعد سو مرتبہ تسبیح سبحان اللّٰہ و الحمد للّٰہ و لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر پڑھے اور پھر سو مرتبہ استغفر اللہ پڑھے اور پھر سو مرتبہ درودِ پاک پڑھے تو دنیا و آخرت کے امور سے متعلق جو چاہے

دعا کرے اور صبح روزہ رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُس کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے گا مگر یہ کہ وہ کوئی ایسی دعا نہ کرے جو گناہ میں شمار ہوتی ہو کیونکہ ایسی دعا قبول نہیں ہوگی۔"

نزہۃ المجالس میں منقول ہے کہ جو شخص شب معراج دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس مرتبہ درودِ پاک پڑھے اور درودِ پاک پڑھنے کے بعد ذیل کی دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے مردہ دلوں کو زندہ فرما دیں گے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمُشَاهَدَةِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّيْنَ وَبِالْخَلْوَةِ الَّتِیْ خَصَّصْتَ بِهَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ حِيْنَ اَسْرَيْتَ بِهٖ لَيْلَةَ السَّابِعَ وَالْعِشْرِيْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِی الْحَزِيْنَ وَتُجِيْبَ دَعْوَتِیْ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ.

شب معراج میں چار رکعات نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ ذیل کا درودِ پاک پڑھیں۔ درودِ پاک پڑھنے کے بعد اللہ عزوجل کے حضور اپنے صغیرہ و کبیرہ گناہوں کی معافی مانگیں۔ ان چار رکعات پڑھنے کے عوض اللہ عزوجل دعا کو قبول فرمائے گا اور آئندہ نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

شب معراج بارہ رکعات نماز اس طرح پڑھیں کہ پہلی چار رکعات میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ القدر تین تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر چار رکعات مکمل ہونے کے بعد ستر مرتبہ یہ وظیفہ پڑھیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ.

اس وظیفہ کے پڑھنے کے بعد پھر چار رکعات اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ النصر تین تین مرتبہ پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ ذیل کا یہ وظیفہ پڑھیں۔

اِنَّكَ قَوِیٌّ مُّعِیْنٌ وَاحِدیٌّ دَلِیْلٌ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ.

اس وظیفہ کو پڑھنے کے بعد چار رکعات اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھیں۔ یوں بارہ رکعات نماز مکمل کرنے کے بعد بیٹھ کر ستر مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ اس کے بعد اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گڑگڑا کر عاجزی کے ساتھ دعا مانگیں۔

* * *

شب برأت

شب برأت کی رات شعبان المعظم کی پندرہویں رات ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے!

''رمضان المبارک اللہ عزوجل کا محبوب مہینہ ہے اور شعبان المعظم میرا محبوب مہینہ ہے۔''

شعبان المعظم کی فیوض و برکات بے شمار ہیں مگر اس مہینے کی پندرہ تاریخ کو نہایت ہی بابرکت رات بنایا گیا ہے۔ یہ رات لیلۃ البراۃ یعنی دوزخ سے نجات والی رات بھی کہلاتی ہے۔ اس رات کو لیلۃ الرحمۃ یعنی رحمت کے نزول کی رات بھی کہا جاتا ہے۔ اس رات اللہ عزوجل اپنی رحمت کی وجہ سے بے شمار لوگوں کو عذابِ جہنم سے نجات دیتا ہے۔ اس رات کو لیلۃ الصک بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ رات تفویضِ امور سے ہے۔ قرآن کریم میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے!

حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا
مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا
كُنَّا مُرْسِلِيْنَ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

''حٰم۔ اُس روشن کتاب کی قسم۔ ہم نے اس کو مبارک والی رات میں نازل فرمایا۔ ہم تو راستہ دکھانے والے ہیں۔ اس رات میں تمام حکمت والے امور طے کئے جاتے ہیں ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بے شک ہم ہی (انبیاء علیہم السلام کو) بھیجتے ہے۔ یہ تمہارے پروردگار

کی تم پر رحمت ہے اور وہ تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

(سورۂ دخان)

مفسرین نے اس سورۂ مبارک کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ اس سورت میں مبارک رات سے مراد شب برأت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ قرآن پاک کو نازل کرنے کے لئے اسے لوحِ محفوظ سے نقل کرلو تو وہ رات شب برأت کی رات تھی۔ جس رات قرآن مجید کا حقیقی نزول شروع ہوا وہ رات لیلۃ القدر کی رات تھی۔ اس رات کو اللہ عزوجل نے بہت سی خوبیوں اور برکتوں کا منبع بنایا ہے اور اس رات کو بہت سی خصوصیات کے ساتھ امتیاز فرمایا ہے۔ اس رات کے خصائص میں سال بھر کے اُمور کی تقسیم‘ رحمت کا نزول‘ شفاعت کا قبول ہونا‘ عبادت کی مقبولیت شامل ہیں۔

حضور غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شب برأت برکت والی چیزوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس رات کو اہل زمین کے لئے رحمت‘ برکت‘ خیر‘ گناہوں سے مغفرت اور جہنم سے آزادی کی رات بنایا ہے۔

اُمور کی تقسیم:

شب برأت کی رات میں سال بھر میں ہونے والے تمام اُمورِ کائنات‘ عروج و زوال‘ ادبار و اقبال‘ فتح و شکست‘ رزق کی فراخی و تنگی‘ زندگی و موت اور دیگر کارخانہ قدرت کے دوسرے شعبوں کی فہرست مرتب کی جاتی ہے اور یہ تمام اُمور فرشتوں کو الگ الگ ان کے کاموں کی تقسیم کر دی جاتی ہے۔ اس رات اللہ تعالیٰ رزق کی فراہمی کا ذمہ حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد فرماتے ہیں۔ اعمال و افعال کا شیڈول آسمانِ اول کے فرشتے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حوالے کیا جاتا ہے۔ مصائب و آلام کا شیڈول حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سپرد کیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! کیا تم جانتی ہو کہ

نصف شعبان کی رات کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! اس میں خاص بات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس رات میں سال بھر میں پیدا ہونے والے اور مرنے والے لوگوں کی فہرست تیار کی جاتی ہے۔ اس رات بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں۔ اس رات لوگوں کے رزق کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا ہر کوئی جنت میں اللہ کی رحمت سے داخل ہو گا؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہاں! کوئی شخص ایسا نہیں جو جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل ہو۔ یہ کلمات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین مرتبہ دہرائے۔ میں نے عرض کی کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بھی؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھ کر فرمایا کہ میں بھی جب تک اللہ کی رحمت میرے شامل حال نہ ہو۔ یہ کلمہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین مرتبہ دہرایا۔

اس حدیث میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ سال بھر میں جو بھی اُمور انجام دیئے جانے ہوتے ہیں وہ اُمور انجام دینے والے متعلقہ فرشتوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کی وضاحت ذیل کی حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔ حضرت عثمان بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

> ”زمین والوں کی عمریں ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک لکھ دی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انسان شادی بیاہ کرتا ہے اُس کے بچے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اُس کا نام مردوں میں داخل ہو چکا ہوتا ہے۔“

حضرت راشد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

> ”پندرہ شعبان المعظم کو اللہ تعالیٰ قبض کی جانے والی روحوں کی فہرست

ملک الموت کے حوالے کر دیتا ہے۔"

یعنی اس رات زندگی اور موت کی تقسیم ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مدتِ حیات کا ختم ہونا لکھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی اس عرصہ میں شادی کرتا ہے اور اُس کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے لیکن پھر بھی اُس کا نام مرنے والوں میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"چار راتیں ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازوں کو کھول دیتا ہے۔ ان راتوں میں ایک رات شعبان المعظم کی پندرہویں رات ہے۔ اس رات میں فوت ہو جانے والوں کا وقت معین کیا جاتا ہے۔ حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔"

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پندرہ شعبان المعظم کے بارے میں دریافت کرنے پر فرمایا!

"اس رات اللہ عزوجل کی طرف سے ایک فہرست ملک الموت کو دی جاتی ہے جس میں اُن تمام لوگوں کے نام ہوتے ہیں جن کی روح اس سال قبض کرنا ہوتی ہے۔ اس فہرست میں اُن لوگوں کے نام بھی شامل ہوتے ہیں جو کہ باغ میں درخت لگا رہے ہوں، شادی کر رہے ہوں، مکان تعمیر کر رہے ہوں غرضیکہ ہر اُس شخص جس کی موت مقرر ہے اُس کا نام اس فہرست میں موجود ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے نظامِ موت و حیات کا ایک اصول مرتب کر رکھا ہے اور یہ اصول

بڑے احسن طریقے سے مقرر شدہ ہے۔ اس کی حکمت اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔ انسان ہمہ وقت دنیاداری میں مصروف رہتا ہے مگر جب اللہ عزوجل موت کے فرشتے کو اُس کا نام دے دیتا ہے تو وہ یہ نہیں دیکھتا کہ وہ انسان کتنے ہی ضروری کام میں مصروف تھا۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو بہتر جانتے ہیں کہ کس انسان کا کس وقت اس دنیا سے چلے جانا ہی بہتر ہے۔

بخشش ومغفرت کی رات:

اس رات کی فضیلت کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس رات اللہ عزوجل بخشش ومغفرت فرماتا ہے اور بے شمار لوگوں کے گناہ اس رات میں معاف کر دیئے جاتے ہیں اور بے شمار لوگوں کو جہنم سے نجات ملتی ہے۔ بخشش ومغفرت کا تعلق اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہے کہ وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے اپنی رحمتوں سے نواز دے۔ لہٰذا اس رات اللہ عزوجل سے اُس کا کرم طلب فرمانا چاہئے۔ اللہ عزوجل سے بخشش ومغفرت طلب فرمانی چاہئے تاکہ وہ اپنی شانِ کریمی کے باعث اپنی رحمتوں اور مہربانیوں کے دروازے کھول دے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

> ''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے اور اس شب میں مشرک اور دل میں بغض رکھنے والوں کے سوا ہر کسی کی مغفرت فرما دیتا ہے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلاش میں نکل پڑی۔ جب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے جنت البقیع پہنچی تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو جنت البقیع میں موجود پایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! کیا تمہیں یہ خیال آیا کہ اللہ اور اُس کا رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) تمہارا خیال نہ رکھیں گے؟ میں نے عرض

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف نہ لے گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

''بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان المعظم کی پندرہویں رات کو آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

''جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ سوائے مشرکوں کے باقی سب کو معاف فرما دیتا ہے۔''

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

''شعبان کی پندرہویں شب اللہ عزوجل کی جانب سے ایک منادی کرنے والا منادی کرتا ہے کہ کیا کوئی ہے جو مغفرت کا طلب گار ہو۔ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اُسے عطا کروں۔ اس وقت جو شخص اللہ عزوجل سے مغفرت کا طلب گار ہوتا ہے اُسے اللہ عزوجل معاف فرما دیتا ہے۔ جو شخص اللہ عزوجل سے مانگتا ہے اُسے اللہ عزوجل عطا فرماتا ہے۔ سوائے زانیہ اور مشرک شخص کے اللہ عزوجل ہر ایک کو عطا فرماتا ہے۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

''اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نصف شعبان کی رات آسمانِ دنیا کی جانب متوجہ

ہوتی ہیں اور اس رات اللہ عزوجل اپنے بندوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ اللہ عزوجل کی مغفرت مشرک اور کینہ پرور کے سوا ہر ایک کے لئے ہوتی ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"شعبان المعظم کی پندرہویں اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اور سوائے دو شخصوں کے سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ ان دو شخصوں میں ایک شخص کینہ ور اور دوسرا کسی کو ناحق قتل کرنے والا ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"میرے پاس جبرائیل علیہ السلام شعبان المعظم کی پندرہویں شب تشریف لائے اور مجھ سے عرض کیا کہ اے صاحب مدح کثیر! اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائیے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون سی رات ہے؟ فرمایا کہ یہ وہ رات ہے جس میں اللہ عزوجل کی رحمت کے تین سو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس رات میں کافروں اور مشرکوں کے سوا ہر شخص کو بخش دیا جاتا ہے مگر یہ کہ وہ شخص جادوگر نہ ہو، شراب کا عادی نہ ہو، سود در یا کار نہ ہو، عادی مجرم نہ ہو۔ پھر جب رات کا چوتھائی حصہ ہوا تو جبرائیل علیہ السلام دوبارہ اُترے اور عرض کیا کہ اے صاحب مدح عظیم! اپنا سر اٹھائیے۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو جنت کے تمام دروازے کھلے ہوئے تھے۔ جنت کے پہلے دروازے پر ایک فرشتہ منادی کر رہا تھا کہ اس رات میں رکوع کرنے والوں کو بشارت

ہو۔ جنت کے دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ منادی کر رہا تھا کہ اس رات سجدہ کرنے والوں کو بشارت ہو۔ جنت کے تیسرے دروازے پر ایک فرشتہ منادی کر رہا تھا کہ اس رات دعا کرنے والوں کے لئے بھلائی ہو۔ جنت کے چوتھے دروازے پر ایک فرشتہ منادی کر رہا تھا کہ اس رات ذکر کرنے والوں کو مبارک ہو۔ جنت کے پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ منادی کر رہا تھا کہ اس رات اللہ کے ڈر کی وجہ سے رونے والوں کو مبارک ہو۔ جنت کے چھٹے دروازے پر ایک فرشتہ منادی کر رہا تھا کہ اس رات تمام مسلمانوں پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو۔ جنت کے ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ منادی کر رہا تھا کہ اگر کوئی بخشش چاہنے والا ہے تو اُس کو بخش دیا جائے۔ جنت کے آٹھویں دروازے پر ایک فرشتہ منادی کر رہا تھا کہ ہے کوئی پکارنے والا اور مانگنے والا کہ اُس کی پکار سنی جائے اور اُس کو عطا کیا جائے۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ دروازے طلوع فجر تک کھلے رہیں گے۔ پھر عرض کی کہ اس رات اللہ عزوجل بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے۔"

کون لوگ اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم ہیں؟:

پندرہ شعبان المعظم کی اس بابرکت رات کو جو لوگ اللہ عزوجل کی رحمت اور مغفرت سے محروم ہیں وہ لوگ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مشرک جو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ شریک کرتے ہیں

۲۔ ماں کا نافرمان

۳۔ باپ کا نافرمان

۴۔ کاہن جو کہ مستقبل کی پیشین گوئی کرتے ہیں

۵۔ نجومی جو غیب کی خبر دیتے ہیں

۶۔ جادوگر جو کہ اللہ کی زمین میں فساد پھیلاتے ہیں

۷۔ فال نکالنے والے

۸۔ قاتل جو کہ کسی کا ناحق قتل کرتے ہیں

۹۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف عمل کرنے والے

۱۰۔ جلاد

۱۱۔ عزیز و اقارب سے رشتہ توڑنے والے

۱۲۔ کینہ پرور

۱۳۔ سود خور

۱۴۔ سود دینے والا

۱۵۔ ناچ گانے والا

۱۶۔ زنا کرنے والا خواہ مرد ہو یا عورت

۱۷۔ شراب کا عادی

مندرجہ بالا ان تمام لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے گناہوں سے دلی توبہ کریں اور اللہ عزوجل کی رحمتوں اور مغفرتوں کے اُمیدوار ہوں تا کہ اللہ عزوجل اُنہیں اپنے انعام واکرام سے سرفراز فرمائے۔

رحمت کا نزول:

اللہ عزوجل دو طرح کی رحمت نازل فرماتا ہے۔ ایک رحمت عام ہوتی ہے اور ایک رحمت خاص ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل کی عام رحمت، ہر ایک کے لئے جس میں مذہب کی کوئی قید نہیں۔ خواہ مسلمان ہو یا کافر، یہودی ہو یا نصرانی، اللہ کا دوست ہو یا دشمن، انسان ہو یا

حیوان، جاندار ہو یا بے جان ہر ایک پر رحمت نازل ہوتی ہے۔ مثلاً جب بارش ہوتی ہے تو ہر ایک کے لئے یکساں ہوتی ہے۔ جبکہ اللہ عزوجل کی خاص رحمت یہ ہے کہ اگر کوئی اپنے حالات کے مطابق اُس سے سوال کرتا ہے تو وہ اُسے عنایت فرماتا ہے۔ لہٰذا اللہ عزوجل اس بابرکت رات میں بھی دونوں طرح کی رحمتوں کا نزول فرماتا ہے جس کا فائدہ ہر ذی روح کو ہوتا ہے۔

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ''جب شعبان المعظم کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو اللہ عزوجل اپنی مخلوق پر رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ کافروں کو مہلت دیتا ہے اور کینہ وروں کو اُن کے کینہ کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے اُس وقت تک جب تک وہ کینہ چھوڑ نہ دیں۔''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ''اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان المعظم کی پندرہویں شب کو اپنی مخلوق پر نظر کرم فرما کر تمام مخلوق سوائے مشرکین اور بغض رکھنے والوں کے سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔''

اللہ عزوجل رحمٰن و رحیم ہے اس لئے اپنی اس صفت کی بناء پر شعبان المعظم کی پندرہویں شب کو اہل ایمان پر بالخصوص اپنی شانِ رحمانیت کا ظہور فرماتا ہے اور اسی رحمت کی وجہ سے اُن کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ جو لوگ اُس سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں اُن کو معاف فرماتا ہے۔ چنانچہ شب برأت کے موقع پر عبادات کے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کی مغفرت بھی طلب کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اللہ عزوجل کی رحمت اُس وقت جوش میں ہوتی ہے اور وہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ صوفیائے کرام کا قول ہے کہ

اللہ عزوجل سے اُس کی رحمت کا طالب ہمیشہ رہنا چاہئے کیونکہ جب کوئی اُس کی رحمت کا طالب ہوتا ہے تو وہ اُس پر رحمت فرماتا ہے اور جس پر اُس کی رحمت ہو جائے تو وہ دونوں جہانوں میں مقبول ہو جاتا ہے اور یہی انسان کی اس دنیا میں سب سے بڑی کامیابی ہے۔

شفاعت کا قبول ہونا:

شعبان المعظم کی اس رات کی ایک سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس رات کا ایک درجہ شفاعت کا قبول ہونا ہے۔ جو مسلمان اس رات کو عبادت کرے اور اللہ عزوجل کو راضی کرے تو اُسے روزِ محشر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو گی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

> ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یا تو شفاعت لے لو یا تمہاری آدھی اُمت جنت میں جائے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے شفاعت لے لی کہ وہ ہر خاص و عام کے کام آنے والی ہے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میری شفاعت نیک لوگوں کے لئے ہے تو نہیں میری شفاعت تو گنہگاروں کے لئے ہے جو گناہوں میں آلودہ ہیں۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس ضمن میں یہ حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

> ''اللہ عزوجل نے جہاں مجھ کو کئی فضائل ایسے عطا فرمائے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ فرمائے تھے تو اُن فضائل میں ایک فضیلت شفاعت ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ''انبیاء کرام علیہم السلام کو ایک خاص دعا بارگاہِ الٰہی سے ملتی ہے کہ جو

> چاہو مانگ لو۔ تم جو مانگو گے وہ دیا جائے گا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی وہ دعا اس دنیا میں مانگ چکے ہیں۔ میں نے وہ دعا آخرت کے لئے اٹھا رکھی ہے اور وہ خاص دعا روزِ محشر والے دن میری اُمت کی شفاعت ہے جس کو میں نے اُمت کے اُن لوگوں کے لئے بچا رکھا ہے جو دنیا سے ایمان کے ساتھ جائے گا۔"

مکاشفۃ القلوب میں منقول ہے کہ اُمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اللہ عزوجل کی بارگاہ سے یہ بہت بڑا انعام ہے جو اس رات میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ شعبان المعظم کی رات کو اللہ عزوجل کے حضور اُمت کے لئے دعا کی تو ایک تہائی اُمت کی شفاعت مقبول ہوئی۔ چودہ شعبان المعظم کی رات کو اللہ عزوجل کے حضور دعا فرمائی تو دو تہائی اُمت کی شفاعت مقبول ہوئی۔ پھر جب پندرہ شعبان المعظم کی شب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی تو ساری اُمت کے حق میں شفاعت قبول ہوگئی سوائے اُن نافرمانوں کے جو کہ اللہ کی اطاعت سے اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح کہ اونٹ بدک کر بھاگتا ہے۔

شب برأت کی عبادات کے فضائل:

پندرہ شعبان المعظم کی اس باسعادت رات میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بذات خود اپنی عبادت میں کثرت کی ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اس رات میں نوافل کی کثرت کرنی چاہئے اور شب بیداری کرنی چاہئے۔ اس رات میں عبادت کا ثواب بہت زیادہ ہے کیونکہ اس رات کی عبادت کے ثواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بے شمار احادیث ہیں۔ ان احادیث کی روشنی میں نوافل پڑھنا اور عبادت کرنا مسنون ہے۔ ذکر کی کثرت اور قرآن مجید کی تلاوت افضل ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پندرہ شعبان المعظم کی شب کے متعلق فرمایا!

> ”جب نصف شعبان کی رات آئے تو تم رات کو قیام کرو اور دن کے وقت روزہ رکھو۔ اس شب اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے کہ کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اُس کو مغفرت دوں۔ کوئی ایسا ہے جو کہ رزق کا طلب گار ہو تو میں اُس کو رزق عطا کروں۔ کوئی مصیبت زدہ ہے کہ میں اُس کو مصیبت سے نجات دوں اور یہ سلسلہ طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔“

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نصف شعبان کی شب کو میرے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری چادر کے اندر سے خاموشی کے ساتھ باہر نکل گئے۔ خدا کی قسم! میری چادر نہ حریر کی تھی اور نہ قز کی، نہ کتان کی تھی اور نہ خز کی۔ عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ پھر کس قسم کے کپڑے کی تھی؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس کا تانا بالوں کا تھا اور بانا اونٹ کے بالوں کا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس طرح نکل جانے سے مجھے یہ گمان ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی اور بی بی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے اُٹھ کر حجرے میں نگاہ دوڑائی تو مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں نظر آئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں یہ دعا فرما رہے تھے!

> ”اے اللہ! میرا جسم اور میرا دل تجھے سجدہ کرتا ہے۔ میرا دل تجھ پر ایمان لایا اور میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے۔ میں تیرے عذاب سے

بچنے کے لئے تیری پناہ میں آیا ہوں۔ میں تیرے غضب سے بچنے کے لئے تیری رضا کا طالب ہوں۔ تیرے عذاب سے امن میں رہنے کے لئے تجھ سے ہی درخواست کرتا ہوں۔ تیری حمد و ثناء کوئی نہیں بیان کرسکتا تو نے اپنی ثنا آپ کی ہے اور تو ہی اپنی ثنا آپ کرسکتا ہے اور کوئی نہیں کرسکتا۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ صبح تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح عبادت میں مشغول رہے۔ کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قیام فرماتے اور کبھی بیٹھ کر عبادت فرماتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک میں ورم ہو گئے۔ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک دباتے ہوئے کہنے لگی کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قربان۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیئے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کرم نہیں کیا؟ کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر لطف و کرم نہیں کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ رات کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں کہ یہ رات کیسی ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس رات میں سال بھر میں پیدا ہونے والے ہر بچہ کا نام لکھا جاتا ہے۔ اس رات ہر مرنے والے کا نام لکھا جاتا ہے۔ اس رات مخلوق کا رزق تقسیم ہوتا ہے۔ اس رات اعمال و افعال اٹھائے جاتے ہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا کوئی شخص ایسا ہے جو اللہ عزوجل کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص اللہ عزوجل کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہ ہوگا۔ میں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! میں بھی مگر اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا۔ اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم نے میرے چہرے اور سر پر اپنا دست مبارک پھیرا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شعبان المعظم میں روزے رکھتے یہاں تک کہ انہیں رمضان المبارک سے ملا دیتے۔ ایک مرتبہ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ماہ شعبان کے روزے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دوسرے مہینوں کی نسبت زیادہ پسند ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ''ہاں عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! جو بھی سال بھر میں فوت ہوتا ہے اُس کا وقت ماہِ شعبان ہی کے مہینے میں لکھ دیا جاتا ہے۔ یہ مہینہ مجھے اس لئے بھی محبوب ہے کہ اس مہینے میں میرے وصال کا حال لکھا جائے گا۔ اس لئے میرے لئے یہ بہتر ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت کروں اور نیک کام میں مشغول رہوں۔''

درالمنثور میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ''اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ماہِ شعبان میں ملک الموت فوت ہونے والوں کے نام لکھ لیتا ہے تو مجھے یہ پسند ہے کہ جب وہ میرا نام لکھے تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔''

غنیۃ الطالبین میں شیخ ابونصر کی اسناد سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یہ نصف شعبان کی رات ہے۔ اس رات میں دنیا کے اعمال (بندوں کے اعمال) اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رات بنو کلب کی بکریوں کے بال برابر لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا

ہے۔ تو کیا تم آج کی رات مجھے عبادت کی آزادی دیتی ہو؟ میں نے کہا ضرور۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور قیام فرمایا۔ قیام میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سورۂ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت پڑھی۔ پھر آدھی رات تک سجدے میں رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت شروع کی۔ پہلی رکعت کی طرف اس رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت پڑھی اور سجدے میں چلے گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ سجدہ طلوعِ فجر تک رہا۔ اس دوران مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح قبض نہ ہوگئی ہو۔ میں نے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے تلوؤں کو چھوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حرکت فرمائی۔ اس دوران میں نے سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ دعا مانگتے دیکھا!

> ”الٰہی! میں تیرے عذاب سے تیرے عفو اور بخشش کی پناہ مانگتا ہوں۔ الٰہی! میں تیرے قہر سے تیری رحمت کی پناہ مانگتا ہوں۔ الٰہی! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیری ذات بزرگی والی ہے اور تیری ثناء تیرے شایانِ شان کوئی نہیں بیان کرسکتا۔ تو اپنی ثناء آپ کرسکتا ہے اور کوئی دوسرا نہیں کرسکتا۔“

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سجدے میں ایسے کلمات ادا فرما رہے تھے۔ پھر میں نے وہ کلمات دہرا دیئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا یہ کلمات تمہیں یاد ہوگئے ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ الفاظ دوسروں کو بھی سکھاؤ کیونکہ یہ کلمات جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سجدے کی حالت میں ادا کرنے کو کہے تھے۔

حضرت علاء بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے اور اتنے لمبے سجدے کئے کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے ہیں۔ میں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کے انگوٹھے کو ہلایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں میں حرکت ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! کیا تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تمہارا خیال نہ کریں گے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! بخدا ایسی بات نہیں ہے۔ درحقیقت مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وصال پا گئے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بہت لمبے سجدے کئے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتی ہو یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) بہتر جانتے ہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شعبان المعظم کی پندرہویں شب ہے۔ اللہ عزوجل اس رات میں اپنے بندوں پر رحمت فرماتا ہے اور بخشش چاہنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ جو کوئی اُس سے رحم کا طلب گار ہوتا ہے اُس پر رحم فرماتا ہے۔ جو لوگ دل میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں اللہ عزوجل اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔

شب بیداری کرنا:

شب بیداری رات بھر جاگنے کو کہتے ہیں۔ ان متبرک راتوں میں شب بیداری کرنا باعث فضیلت ہے۔ کوشش کی جائے کہ ان متبرک راتوں میں شب بیداری کریں اور اللہ عزوجل کی عبادت خلوص سے کریں کیونکہ خلوص سے کی گئی عبادت کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبولیت حاصل ہے۔ شب بیداری گھر میں یا مسجد میں یا کسی بھی خلوت کے مقام پر کی جاسکتی ہے۔

حضرت شیخ ابوسفیان دارانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

''جو لوگ شب بیداری کرتے ہیں وہ اپنی رات میں اُن لوگوں سے کہیں زیادہ لذت پاتے ہیں جو کہ لہو ولعب میں مبتلا ہوتے ہیں۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے!

''رات کو اٹھ کر عبادت کرو کیونکہ اس میں تمہارے رب کی رضامندی ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے۔ شب بیداری کی نماز گناہوں سے روکتی ہے اور شیطان کے مکر و فریب کو دور کرتی ہے اور جسم کو بیماری سے پاک رکھتی ہے۔''

شب بیداری کے بارے میں ایک بزرگ کا قول ہے!

''دنیا میں کوئی چیز بھی جنتیوں کی نعمتوں کے مثل و مانند نہیں ہے۔ البتہ وہ حلاوت نعیم جنت کے مشابہ ہے جو رات کے وقت نیازمندانہ عبادت کرنے والے اپنی عبادات اور مناجات سے حاصل کرتے ہیں۔ ذکر شب کی حلاوت نعیم جنت کے مشابہ ہے۔ یہ حلاوت ایک ایسا ثواب ہے جو شب بیداری کرنے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔''

ایک عارف باللہ فرماتے ہیں!

''جب اللہ تعالیٰ صبح کے وقت شب بیداری کرنے والوں کے دلوں کو دیکھتا ہے تو وہ ان کو اپنے نور سے بھر دیتا ہے جس کے فوائد سے اُن کے دل نورانی ہو جاتے ہیں اور اُن کے قلوب سے غافلوں کا فائدہ پہنچتا ہے جس سے وہ ہدایت حاصل کرتے ہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ اولیائے عظام کی ایک جماعت تمام رات عبادت کیا کرتی تھی۔ اس سلسلے میں چالیس تابعی حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہے کہ وہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کیا کرتے تھے اور شب بھر عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ ان حضرات میں حضرت

سعید بن مسیب، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت حبیب عجمی، حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت شیخ ابوحازم، حضرت سیدنا علی ہجویری، حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمہم اللہ اور دیگر اولیائے عظام شامل ہیں۔

اگر کوئی شخص کسی سبب سے رات بھر عبادت نہ کر سکے تو وہ رات کا دوتہائی حصہ یا کم ازکم ایک تہائی حصہ عبادت میں گزارے۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ رات کے پہلے پہر میں سوئے اور اس کے بعد اٹھ کر عبادت کرے۔ اس کے بعد آخری پہر میں پھر سوئے یعنی نصف شب تک سوئے اور نصف شب عبادت میں مشغول رہے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے حضور عرض کیا یاالٰہی! میں چاہتا ہوں کہ رات بھر تیری عبادت کروں تو میں کس وقت اٹھا کروں؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ اے داؤد (علیہ السلام)! نہ تم اول شب میں اٹھو اور نہ آخر شب یں۔ جو رات کے اول وقت میں عبادت کرتا ہے اور آخر شب میں سوتا ہے اور جو آخر شب میں اٹھتا ہے اور اول وقت میں سوتا ہے۔ تم وسط سب میں اٹھو اور عبادت کرو تا کہ تم کو میرے ساتھ خلوت میسر ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ تنہا ہوں۔ اس وقت تم اپنی حاجات میری بارگاہ میں پیش کرو بے شک میں قبول کرنے والا ہوں۔

عوارف المعارف میں منقول ہے کہ بیدار ہوتے ہی نماز شروع نہ کردے۔ جب اچھی طرح آنکھ کھل جائے اور اپنی کہی ہوئی بات سمجھ آنے لگے تو وضو کرے اور نماز میں مشغول ہو۔ اس طرح عبادت میں لذت پیدا ہوگی اور قربِ الٰہی کا موجب ہوگی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ رات میں اپنی ذات پر سختی برداشت نہ کیا کرو۔

رزق میں ترقی:

شب برأت میں دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سو

مرتبہ درودِ پاک سو مرتبہ پڑھ کر رزق میں ترقی کی دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت کی وجہ سے رزق میں ترقی ہو جائے گی۔

عذابِ قبر سے نجات:

شب برأت میں چار رکعات نمازِ نفل اس طرح پڑھے کہ دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھے۔ اگلی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ مزمل پڑھے۔ یہ نوافل عذابِ قبر سے نجات کے لئے مؤثر ہیں کیونکہ سورۂ ملک اور سورۂ مزمل پڑھنے والے کے لئے قبر میں عذاب سے نجات اور مغفرت کا ذریعہ بنیں گی۔

جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری:

شب برأت کو آٹھ رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ ہر چار رکعات کے بعد سلام پھیرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس دس مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کے لئے بے شمار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اُس کو عذابِ قبر سے نجات کے لئے دعا کرتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری سناتے ہیں۔

حاجت رفع ہونا:

شعبان المعظم کی پندرہویں شب میں بارہ رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکتالیس مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکتالیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ نوافل مکمل ہونے کے بعد اطمینان سے بیٹھ کر ذیل کی دی گئی دعا سو مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد اللہ عزوجل کے حضور اپنی حاجت پیش کرے۔ اللہ عزوجل اُس کی حاجت کو دور فرمائیں گے اور یہ نوافل بخشش اور مغفرت کے لئے بہترین ہیں۔ دعا یہ ہے۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ.

اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

وَاللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ.

دینی و دنیوی فیوض و برکات:

شب برأت میں بیس رکعات نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیریں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ القدر گیارہ مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ بعدازں ذیل میں دی گئی دعا پڑھیں۔ ان نوافل کی برکت سے دینی و دنیوی فیوض و برکات حاصل ہوں گے۔ دعا یہ ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَا حَنَّانُ اللّٰهُ الصَّمَدُ يَا مَنَّانُ لَمْ يَلِدْ يَا كَرِيْمُ وَلَمْ يُوْلَدْ يَا رَحِيْمُ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ يَا عَزِيزُ.

کشادگی اور رحمت کے ذریعے کھلنا:

پندرہ شعبان المعظم کی شب کو پچاس رکعات نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھے۔ نوافل مکمل ہونے کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ آیت الکرسی کا ورد کرے۔ یہ نوافل بے شمار برکات کے حامل ہیں اور اس کے پڑھنے والے پر کشادگی اور رحمت کے ذرائع کھل جاتے ہیں۔

صلوٰۃ الخیر:

پندرہ شعبان المعظم کی شب سو رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ یہ نماز صلوٰۃ الخیر کہلاتی ہے۔ اس نماز کے پڑھنے سے بے شمار فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ اسلاف کا طریقہ تھا کہ وہ یہ نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ اس نماز کی فضیلت احادیث میں بھی بیان ہوئی ہے اور اس نماز کا ثواب بے حساب ہے۔ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس نماز کے متعلق فرماتے ہیں کہ مجھے

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے یہ بات پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس نماز کو شب برأت والے دن پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ستر مرتبہ اُس کی جانب دیکھتا ہے اور ہر مرتبہ دیکھنے میں اُس کی ستر حاجتیں پوری ہوتی ہیں جن میں سے ایک ادنیٰ حاجت گناہوں کی مغفرت ہے۔

نوٹ: کوشش کی جائے کہ اس نماز کو بقیہ تمام متبرک راتوں میں بھی ادا کرے تا کہ اس نماز کے پڑھنے سے عزت وتوقیر اور فضیلت حاصل ہو۔

دعائے شعبان المعظم:

نمازِ مغرب کے بعد چھ رکعات نماز اس طرح ادا کرے کہ پہلی دو رکعت میں درازی عمر بالخیر ہونے کی نیت کرے۔ پھر بلائیں دفع ہونے کی نیت کرے۔ سب سے آخر میں مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت کرے۔ ہر دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین ایک مرتبہ، سورۂ خلاص اکیس مرتبہ اور دعائے شعبان جو ذیل میں دی گئی ہے پڑھے۔ انشاء اللہ جو نیت کی ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے گا۔ دعائے شعبان یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یَمُنُّ عَلَیْہِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ظَھْرُ اللَّاجِیْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَاَمَانَ الْخَآئِفِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شِقَادَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ ؕ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی

لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّى الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

اللہ تعالیٰ سے محبت کا عقیدہ:

جو شخص یہ خواہش دل میں رکھتا ہو کہ اُس کے دل میں اللہ تعالیٰ سے محبت کا عقیدہ پختہ اور کامل ہو جائے تو اُسے چاہئے کہ وہ شب برأت میں کثرت سے ذیل کے کلمہ کا ورد کرے۔ کلمات یہ ہیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ لَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ.

استغفار کی کثرت:

پندرہویں شعبان کی شب استغفار کی کثرت بہت عمدہ ہے۔ استغفار کے لئے ذیل کے کلمات بہترین ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.

باعث شرف و بزرگی:

سورۂ یٰسین قرآن مجید کا دل ہے۔ جس طرح انسانی جسم میں دل کا ایک اہم مقام

ہے اس طرح سورۂ یٰسین کے اثرات کی شان بھی بڑی باعظمت ہے۔ صالحین سے منقول ہے کہ سورۂ یٰسین کا کثرت سے ورد کرنا رزق میں ترقی اور درازی عمر کا باعث ہے۔ شب برأت میں سورۂ یٰسین کا ایک مرتبہ بہت ہی افضل ہے۔ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھنے سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں باعث شرف و بزرگی ہوگا اور اس کے پڑھنے کے بعد اللہ عزوجل کے حضور جو بھی آرزو کرے گا وہ پوری ہوگی۔

روحانی فیوض و برکات کا حصول:

جو شخص راہِ حق کا متلاشی ہو تو اُسے چاہئے کہ شب برأت کی شب کثرت سے ذیل میں دیئے گئے اسمائے حسنٰی پڑھے۔ اس سے روحانی راہنمائی حاصل ہوگی اور اگر کثرت سے نہ پڑھ سکے تو کم از کم تین سو مرتبہ پڑھے۔ ان اسمائے حسنٰی کے بے شمار روحانی فیوض و برکات ہیں۔ اسمائے حسنٰی یہ ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اِنَّ اللّٰہَ وَکِیْلُ الْکَفِیْلُ
اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ اللّٰہَ شَکُوْرُ الْعَلِیْمُ
اِنَّ اللّٰہَ قَوِیُّ الْعَزِیْزُ اِنَّ اللّٰہَ حَیُّ الْقَیُّوْمُ
اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزُ الْغَفَّارُ

* * *

شب قدر

دربارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں بنی اسرائیل کے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جس نے ایک ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا۔ اس تذکرے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھادیئے اور دعا کرتے ہوئے فرمایا!

> ''باری تعالیٰ! میری اُمت کے لوگوں کی عمریں کم ہونے کی وجہ سے ان کے نیک اعمال بھی کم ہوں گے۔ اس لئے ان پر رحم فرما۔''

اللہ عزوجل نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کو شرف قبولیت بخشی اور شب قدر عطا فرمائی جو کہ ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا۔

> اِنَّـا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ

> ''بے شک ہم نے اسے (قرآن مجید کو) شب قدر میں نازل فرمایا اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اس میں فرشتے اور روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے اُترتے ہیں۔ سلامتی ہے اس رات میں طلوعِ فجر تک۔''

اس سورت کی پانچ آیتیں' تیس کلمات اور ایک سو بارہ حروف ہیں۔ اس سورت کے نزول کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما' حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

سورۂ قدر کی شان نزول کے بارے میں حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزار شخص کا حال یہ تھا کہ وہ ساری رات عبادت میں مشغول رہتا تھا اور صبح ہوتے ہی جہاد کے لئے نکل جاتا تھا۔ دن بھر جہاد میں مشغول رہتا اور رات بھر عبادت کرتا۔ اس طرح اُس نے ایک ہزار مہینے عبادت اور جہاد میں گزار دیئے۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے اُس شخص کا ذکر ہوا تو اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جس میں عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

شمعون کا واقعہ:

ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دورانِ وعظ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک عبادت گزار شخص کا ذکر کیا۔ اس کا نام شمعون تھا جو اپنی عبادت گزاری کی وجہ سے مشہور تھا۔ اس شخص نے ہزار مہینے تک روزے رکھے۔ رات بھر عبادت میں مشغول رہا۔ دن کے وقت جہاد کرتا رہا۔ یہ شخص غریب لوگوں کی حمایت کرتا تھا اور کفار کی سرکوبی کر کے اُن کو قتل کرتا اور اُن کے مال کو غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دیتا۔ اس کی جسمانی و روحانی طاقت کا یہ عالم تھا کہ لوہے کی مضبوط سے مضبوط زنجیریں عورتوں کی چوڑیوں کی مانند توڑ دیتا تھا۔ کفار نے جب دیکھا کہ شمعون پر کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا تو اُنہوں نے اُس کی بیوی کو سلاتھ ملانے کی کوشش کی اور اُس کی بیوی کے پاس جا کر کہا کہ اگر تم رات کو سوتے میں کسی طرح اُسے مضبوط رسیوں میں جکڑ کر باندھ دو اور ہمارے حوالے کر دو تو ہم تمہیں بے تحاشا مال و دولت دیں گے۔ شمعون کی بیوی

لالچ میں آ گئی اور اُس نے اپنے اس نیک خاوند کو مضبوط رسیوں سے باندھ دیا۔

جب صبح ہوئی تو شمعون نے دیکھا کہ وہ رسیوں سے بندھا ہوا ہے تو اُس نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ تم نے مجھے کیوں باندھا؟ بیوی نے اپنی نقلی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے کہا کہ میں آپ کی طاقت کا اندازہ کرنا چاہتی تھی کہ آپ میں کتنی طاقت ہے۔ شمعون نے وہ رسیاں ایک ہی جھٹکے میں توڑ دیں۔ اس واقعہ کے بعد شمعون کی بیوی نے ایک رات شمعون کو لوہے کی زنجیروں میں باندھ دیا۔ شمعون نے دوبارہ اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ اُس نے کیوں باندھا ہے؟ تو بیوی نے ٹال مٹول کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کی طاقت کا اندازہ کرنا چاہتی تھی۔ شمعون نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیروں کو بھی توڑ دیا۔

شمعون نے زنجیریں توڑنے کے بعد بیوی کو بتایا کہ وہ اللہ کا ولی ہے اور ایسی کوئی بھی چیز اُس پر کسی بھی قسم کا کچھ اثر نہیں کر سکتی۔ اگر مجھ پر کوئی چیز اثر کر سکتی ہے تو وہ میرے سر کے بال ہیں۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد اُس لالچی بیوی نے آپ کو بالوں سے باندھ کر کفار کے حوالے کر دیا۔ کفار نے آپ کو ایک ستون سے باندھا اور آپ کی ناک، کان اور آنکھیں نکال دیں۔ اللہ عزوجل نے اپنے اس نیک بندے کی اس بے حرمتی پر ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا اور اُس کی بیوی پر بجلی کی قہر نازل فرمائی جس سے وہ جل کر راکھ ہو گئی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جب شمعون کی عبادت گزاری، جہاد فی سبیل اللہ، اُس کی بندگی کا حال سنا تو اُنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم تو کسی بھی طرح شمعون کی عبادت و ریاضت کا ثواب حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ ہماری عمریں تو بہت کم ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اس خواہش کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو خوشخبری دی کہ ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو لیلۃ القدر جیسی مبارک رات عطا فرماتے ہیں جس میں عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

چار عابدوں کا ذکر:

حضرت علی اور حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے چار حضرات جن کے نام حضرت ایوب، حضرت زکریا، حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون علیہم السلام کا ذکر فرمایا کہ ان حضرات نے اسی اسی برس تک اللہ عزوجل کی عبادت کی اور پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کی۔ اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حیرانگی ہوئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اُس وقت بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اُن لوگوں کی اسی اسی برس کی عبادت پر تعجب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بہترین چیز ہے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سورۂ قدر کی تلاوت فرمائی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ قدر اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سنائی تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین خوش ہو گئے۔

لیلۃ القدر کے معنی:

لیلۃ القدر ایک مقدس رات ہے جو بڑی ہی بزرگی اور عظمت والی ہے۔ اس رات کے فضائل اور فیوض و برکات بے شمار ہیں۔ اس رات میں عبادت کا انعام یہ ہے کہ قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اس رات کی عبادت خالص رضائے الٰہی ہے۔ اس برکت والی رات کو اُردو اور فارسی میں شب قدر اور عربی میں لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ لیل کے معنی رات کے ہیں اور قدر کے معنی عربی میں بزرگی، عظمت اور بڑائی کے ہیں۔ لہٰذا لیلۃ القدر کے معنی بزرگی، قدر و منزلت والی رات کے ہیں۔

لیلۃ القدر صرف حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو ہی عطا کی گئی ہے اور اس سے پہلے ایسا کوئی تحفہ کسی اُمت کو نہیں ملا۔ اس ضمن میں حضرت انس رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری اُمت کو ہی عطا فرمائی اور اس سے پہلے یہ سعادت کسی اُمت کو نہیں ملی۔"

لیلۃ القدر کی وجہ تسمیہ:

لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر کہنے کی وجہ تسمیہ کے مختلف اقوال ہیں۔

اس ضمن میں ایک قول یہ ہے کہ "قدر" کے معنی تنگی کے ہیں اور مفسرین نے اس کی دلیل میں فرمایا ہے کہ یہ لفظ قرآن مجید میں اُن معنوں میں استعمال ہوا ہے کہ اس رات فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے زمین میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے اس رات کو "لیلۃ القدر" کہا جاتا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں لفظ "قدر" کے معنی تقدیر و حکم کے ہیں۔ چونکہ اس رات میں تمام مخلوقات کے لئے جو کچھ تقدیر ازلی میں لکھا ہے وہ اس ماہِ رمضان سے اگلے ماہِ رمضان تک کا حصہ فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جو کائنات کی تدبیر اور تنفید کے لئے مامور ہیں اس لئے اس رات کا نام "لیلۃ القدر" ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ "قدر" کے معنی عظمت و شرافت کے ہیں کیونکہ اہل عرب اکثر اوقات یوں کہہ دیتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں شخص کے نزدیک بڑی قدر والا ہے۔ چونکہ یہ رات بھی عظمت و بزرگی والی ہے اس لئے اس کا نام "لیلۃ القدر" ہے۔

یہ تینوں قول اپنی اپنی جگہ درست ہیں لیکن حقیقت میں یہ رات عبادت اور بندگی کرنے والوں کے لئے ایک تحفہ خداوندی ہے۔ وہ لوگ اس رات میں عبادت کر کے شرف اور بزرگی حاصل کرتے ہیں۔

سورۂ قدر میں اللہ تعالیٰ نے لفظ "قدر" تین مرتبہ استعمال فرمایا ہے۔ لفظ "قدر" کے استعمال کی وجہ وہ اُمور ہیں جو اس رات میں سرانجام پاتے ہیں۔

حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ اس رات کو لیلۃ القدر اس

لئے کہا جاتا ہے کہ اول اس میں قرآن مجید نازل ہوا۔ دوم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوا۔ سوم ذی مرتبہ اُمت پر نازل ہوا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے لفظ ''قدر'' تین مرتبہ سورۂ قدر میں استعمال فرمایا ہے۔

حضور غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیّد البشر حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سیّد العرب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل فارس کے سردار ہیں۔ حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل روم کے سردار ہیں۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل حبش کے سردار ہیں۔ بستیوں میں سے افضل بستی مکہ مکرمہ ہے۔ وادیوں میں سب سے افضل وادی بیت المقدس ہے۔ دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ ہے۔ راتوں میں سب سے افضل شب قدر ہے۔ کتابوں میں سب سے افضل قرآن مجید ہے۔ سورتوں میں سب سے افضل سورۂ بقرہ ہے۔ آیتوں میں سب سے افضل آیت الکرسی ہے۔ پتھروں میں سب سے بہتر حجر اسود ہے۔ کنوؤں میں سب سے افضل آبِ زم زم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا تمام عصاؤں میں بڑھ کر ہے۔ جس مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام رہے وہ تمام مچھلیوں سے افضل ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی تمام اونٹنیوں سے افضل ہے۔ براق ہر گھوڑے سے افضل ہے۔ ماہِ رمضان تمام مہینوں کا سردار ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر تمام راتوں کی سردار رات ہے۔

اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم:

لیلۃ القدر سے مراد عظمت وعزت والی رات ہے۔ اس رات کی خوبی یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے اپنی رحمت خاص سے بھرپور رکھا ہے۔ اس میں اتنی خیر و برکت ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ہزار مہینے کے تراسی سال چار ماہ بنتے ہیں۔ اس رات میں عبادت کرنے کا اُمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اتنا بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ نے اس رات میں عبادت کرنے والوں کے لئے اس رات کو بخشش کا ذریعہ بنایا ہے۔ اللہ عزوجل کا

فرمان ہے کہ جو اس رات میں قدر و منزلت کے پیش نظر میرے دربار میں آئیں گے میں اُن کی تقدیر بدل دوں گا۔ اس رات میں اللہ عزوجل کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ جو اللہ کا محبوب بندہ بن گیا اُسے کائنات کی ہر شے مل گئی۔

سورۂ قدر کی تفسیر:

مفسرین نے شب قدر کے فضائل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سورۂ قدر میں اللہ عزوجل نے چار خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔

(ا) اس رات کی عظمت اور بزرگی کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس رات میں قرآن مجید نازل ہوا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے!

"بے شک ہم نے اسے قدر والی رات میں نازل فرمایا۔"

(سورۂ القدر)

قرآن مجید کلام اللہ ہے اور آسمانی کتابوں میں آخری کتاب ہے۔ قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ اخلاق ہے اور تا قیامت روئے زمین کے ہر انسان کے لئے راہِ ہدایت ہے۔ قرآن مجید کو دنیا بھر کی تمام کتابوں میں ویسے ہی افضلیت حاصل ہے جس طرح تمام انسانوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت حاصل ہے۔ اس مقدس کتاب پر عمل پیرا ہونا ہر انسان کا اولین فرض ہے۔ قرآن مجید انسانی زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتی ہے خواہ وہ معاشرتی، تمدنی، اقتصادی، سماجی یا اخلاقی پہلو ہو۔ اس کتاب سے راہنمائی حاصل کرنے کے بعد انسان کو کسی دوسری راہنمائی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن مجید کا نزول حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا جو کہ اللہ عزوجل کے محبوب ہیں۔ قرآن مجید جس ماہ میں نازل ہوا وہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہے جو کہ اللہ عزوجل کو تمام مہینوں سے زیادہ محبوب ہے اور جس رات میں قرآن مجید نازل ہوا وہ رات اللہ عزوجل کی محبوب رات ہے اسی لئے اس رات کو "لیلۃ القدر" کا نام دیا گیا۔

قرآن مجید کے نزول کا آغاز غارِ حرا میں ہوا جب پہلی وحی حضور نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اُتری۔ جس رات پہلی وحی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اُتری وہ رات ’’لیلۃ القدر‘‘ کی رات تھی۔ جب قرآن مجید کا نزول ختم ہوا اور آخری وحی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی وہ رات بھی ’’لیلۃ القدر‘‘ کی رات تھی۔ چنانچہ نزولِ قرآن کی وجہ سے اس رات کو بے پناہ فضیلت و بزرگی حاصل ہے اور اسی بناء پر رمضان المبارک کو بھی فضیلت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے!

> ’’رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لئے راہِ ہدایت ہے اور یہ کتاب واضح ہدایت اور فرق کرنے والی کتاب ہے۔ پس تم میں سے جو اس مہینے کو پائے تو اس مہینے میں روزے رکھے۔‘‘

(سورۃ البقرہ)

اس آیت سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن مجید رمضان المبارک میں نازل ہوا۔ قرآن مجید ۲۳ برس کے عرصے میں لوحِ محفوظ سے آہستہ آہستہ اُتارا گیا۔ اس کے نزول کی ابتداء بھی ’’لیلۃ القدر‘‘ ہے اور اس کے نزول کی انتہاء بھی ’’لیلۃ القدر‘‘ ہے۔

(۲) اس رات کی فضیلت و بزرگی کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اور اس رات میں عبادت کا ثواب بہت زیادہ ہے جو کہ دیگر راتوں کی نسبت کئی گنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے!

> ’’اور تم کیا جانو کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔‘‘

(سورۃ القدر)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ تم کو لیلۃ القدر کی بے بہا نعمتوں کا علم ہی نہیں ہے اور ہمارے ذہن اللہ عزوجل کی اُن نعمتوں کا احاطہ بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ عزوجل نے اپنی نعمتوں کے بارے میں بیان کرتے ہوئے اگلی ہی آیت میں فرمایا کہ یہ رات ہزار

مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اور اس رات میں عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے کہیں افضل و برتر ہے۔

مفسرین کرام نے بیان کیا ہے کہ ہزار مہینوں کے ۸۳ سال اور ۴ مہینے بنتے ہیں۔ اگر ایک شخص کی عمر اتنی ہو اور وہ دن رات بھی اللہ عزوجل کی عبادت میں کوئی کسر نہ چھوڑے اور دن رات اُس کی اطاعت میں بسر کرے تو پھر بھی اُس کو اس رات کی عبادت سے زیادہ فضیلت نہیں حاصل ہو سکتی۔

مفسرین کرام نے عبادت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عبادت کا مطلب اطاعت ہے اور خلوصِ نیت سے عبادت کا مطلب یہ ہے کہ مقصود صرف رضائے الٰہی ہو۔ اگر عبادت میں مقصود کچھ اور ہو تو وہ عبادت اپنے اصل مقصد سے فوت ہو جائے گی اور ایسی عبادت کا اللہ عزوجل کے ہاں کچھ اجر نہیں ہے۔ عبادت میں ریاکاری اللہ عزوجل کو پسند نہیں۔ عبادت صرف اور صرف خالصۃً اللہ عزوجل کی رضا پر مبنی ہونی چاہئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کو ''لیلۃ القدر'' کا انعام صرف اس لئے دیا گیا کہ اگر وہ مسلسل ۸۳ سال اور ۴ مہینے تک اللہ عزوجل کی عبادت نہیں کر سکتے وہ اس رات میں خلوصِ نیت سے عبادت کریں تو اللہ عزوجل اُن کو ۸۳ سال اور ۴ مہینے کی عبادت کرنے سے زیادہ انعامات و درجات سے نوازے گا اور موت کے بعد اُسے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے گا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ لیلۃ القدر کی رات کا ایک بھی نیک عمل ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور اس رات عبادت کا اجر اور معاوضہ ۸۳ سال اور ۴ مہینے کی عبادت کی محنت سے کہیں زیادہ ہے۔

(۳) اس رات کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ اس رات آسمانوں سے ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور ملائکہ کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام ان ملائکہ کے لشکروں کی سرداری کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے!

''اس رات ملائکہ اور روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کا

نزول ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کے حکم سے تشریف لاتے ہیں۔"

(سورۃ القدر)

لیلۃ القدر کی رات ملائکہ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کا زمین پر اُترنا اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے کیونکہ ملائکہ نوری مخلوق ہیں اور یہ خطاؤں سے پاک ہیں۔ اس لئے اس نوری مخلوق کا اس رات میں اُترنا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر اللہ عزوجل کا ایک بہت بڑا انعام ہے۔ اس نوری مخلوق کا اُمت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنا روحانیت اور سعادت مندی کی علامت ہے۔ جو شخص خلوصِ نیت سے اس رات میں اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے تو یہ نوری مخلوق اُس کے حق میں دعا فرماتے ہیں جس سے وہ اللہ عزوجل کا محبوب بن جاتا ہے۔

صاحب تفسیر کبیر نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس رات ملائکہ کے نزول کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ مؤمنینؓ کی عبادت اور اطاعت خداوندی کا مشاہدہ کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کیا تو ملائکہ نے اعتراض کیا تھا کہ باری تعالیٰ انسان زمین میں فساد پھیلائے گا اور خونریزی کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو زمین پر بھیجتا ہے اور اُن سے کہتا ہے کہ جا کر دیکھو کہ جن کے بارے میں تم نے کہا تھا کہ وہ فساد پھیلائیں گے اور خونریزی کریں گے اُن کے اعمال کیسے ہیں اور اُن کی عبادات میں خلوص کتنا ہے؟

انسان کی فطرت ہے کہ وہ انسانوں کی موجودگی کی نسبت خلوت میں زیادہ بہتر طریقے سے عبادت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل نے انسان کی اس فطرت کی وجہ سے اُس کی اس خلوت میں ملائکہ کو نازل فرمایا تا کہ عبادت میں لطف پیدا ہو۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کرام بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ ملائکہ اور روح اپنے رب کے حکم سے زمین پر اُترتے ہیں۔ اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ زمین پر اُترنے سے پہلے اللہ عزوجل سے اجازت طلب کرتے ہیں اور پھر

زمین پر اُترتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ کا بارگاہِ الٰہی میں اجازت طلب کرنا اُن کی صالحین سے محبت اور دلی لگاؤ کی عکاسی ہے۔ نیز اللہ عزوجل نے اہل ایمان سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جنت میں اُن کے پاس فرشتے ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور اُن کو سلام کریں گے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ملائکہ "لیلۃ القدر" کی شب اہل ایمان کی زیارت کے لئے تشریف لاتے ہیں اور اُن کو سلام پیش کرتے ہیں۔

(۴) اس رات کی فضیلت کی ایک وجہ ہے کہ اس رات کو اللہ عزوجل نے سلامتی والی رات بنایا ہے۔ اللہ عزوجل کا یہ کرم طلوعِ فجر تک اُمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جاری رہتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے!

"سلامتی ہے اس رات میں طلوعِ فجر تک۔"

(سورۃ القدر)

چنانچہ جو شخص طلوعِ فجر تک اللہ عزوجل کی عبادت اور ذکر میں مصروف رہتا ہے تو ملائکہ اُس کے لئے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں اور اُس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس رات کو سلامتی والی رات کہا گیا ہے۔ اس رات کی فضیلت کو اللہ عزوجل نے اپنی بندگی سے مشروط رکھا ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اس رات میں اللہ عزوجل کی بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے خلوصِ نیت سے عبادت کریں اور اس رات کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوں۔

مفسرین کرام اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "سلام" کے لفظی معنی سلامتی کے ہیں اور اس آیت میں سلامتی کا مطلب اللہ عزوجل کی رحمت، بخشش اور مغفرت کا نزول ہے اور اللہ تعالیٰ مانگنے والوں کو اپنی اُن تمام نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے جن کے حصول سے انسان امن اور سلامتی سے زندگی بسر کرسکتا ہے۔ رزق میں کشادگی عطا فرماتا ہے۔ گناہوں سے معافی عطا فرماتا ہے۔ نیک اور صالح اولاد عطا فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ ہر وہ شے جس کی انسان کو اس زندگی میں ضرورت ہے وہ عطا فرماتا ہے۔

اللہ عزوجل کے خاص اور مقرب بندے "لیلۃ القدر" کو ضائع نہیں کرتے اور خلوصِ

نیت سے عبادت کرتے ہیں اور اس رات میں جاری اللہ عزوجل کے فیض سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اس سلامتی والی رات میں اللہ عزوجل سے ایمان کی سلامتی کے امیدوار ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان مقربین کے مراتب میں اللہ تعالیٰ اضافہ فرماتا ہے اور ان کو زاہد' عابد' عالم باعمل' صوفی' درویش' فقیر' غوث' قطب' ابدال جیسے مراتب عطا فرماتا ہے۔

اس رات میں سلامتی کا مقصد خیر و عافیت ہے اور اس رات اللہ عزوجل کی جانب سے کسی بھی شخص پر عذاب نازل نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اُسے کسی بھی قسم کی کوئی سزا دی جاتی ہے بلکہ ہر جانب رحمت اور انعام و اکرام کی بارش ہوتی ہے۔

لیلۃ القدر کی فضیلت احادیث نبوی کی روشنی میں:

لیلۃ القدر کی فضیلت کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث بے شمار ہیں۔ ایک موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے لیلۃ القدر کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا!

> "جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ہمراہ آسمانوں سے زمین پر اُترتے ہیں اور ہر اُس شخص کو دعائیں دیتے ہیں جو کہ اس رات میں قیام کرتا ہے اور جو بیٹھ کر اوراد و وظائف میں مشغول ہوتا ہے۔"

یہ شب قدر کی عظمت ہے کہ اس رات میں فرشتے اُتر کر اللہ عزوجل کے بندوں کا حال دیکھتے ہیں۔ کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس رات میں قیام کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں اور فرشتے اُن کی تلاش کرتے ہیں اُن کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور اُن سے ملنے کو سعادت تصور کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے!

> "فرشتے عبادت گزار بندوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور اُنہیں اس رات کے نصیب ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں۔"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

''جب شب قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کے ساتھ زمین پر اُترتے ہیں اور ہر اُس بندے کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کہ قیام کرتا ہے اور جو بیٹھ کر ذکر کرتا ہے۔ پھر جب عید کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ بڑے فخر سے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے فرشتو! بتاؤ اُس مزدور کے لئے کیا مزدوری ہے جو اپنا کام مکمل کرتا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب! اُس کا صلہ اُس کی مکمل مزدوری ہے جو اُس کو ادا کی جائے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندوں نے اپنے اوپر لازم فرض کو پورا کیا اور اب وہ مجھے پکارتے اور دعا کرتے ہوئے عیدگاہ کی جانب جا رہے ہیں۔ قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی میں اُن کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔ میں نے ان گناہوں کو بخش دیا اور ان کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔''

مفسرین کرام اس حدیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں کہ جو شخص خلوصِ نیت سے شب قدر میں عبادت کرتا ہے اور رمضان المبارک کے مکمل روزے خلوص کے ساتھ رکھتا ہے تو جب وہ عید کی نماز پڑھ کر واپس آ رہا ہوتا ہے تو اُس کے تمام گناہ بخشے جا چکے ہوتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

''جب شب قدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ وہ ملائکہ کی جماعت کے ہمراہ زمین پر اُتریں۔ چنانچہ وہ حسب الحکم فرشتوں کی جماعت کے ساتھ زمین پر اُترتے ہیں اور اُن

کے ہاتھ میں سبز پرچم ہوتا ہے جسے وہ کعبے کی چھت پر نصب کرتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سو پر ہیں۔ وہ ان میں سے دو پروں کو پھیلاتے ہیں جو مشرق اور مغرب سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام ملائکہ کو حکم دیتے ہیں کہ اُمت مسلمہ میں پھیل جاؤ۔ ملائکہ اُمت مسلمہ میں پھیل جاتے ہیں اور قیام کرنے والے اور ذکر کرنے والے کو سلام کرتے ہیں۔ اُن کی دعاؤں کے ساتھ آمین کہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ پھر جب صبح ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ملائکہ کو آواز دے کر کہتے ہیں بس اب چلو۔ ملائکہ عرض کرتے ہیں اے جبرائیل علیہ السلام! اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کی حاجتوں کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر اپنا خصوصی کرم فرمایا اور اُنہیں معاف کیا۔ سوائے چار اشخاص کے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ چار شخص کون سے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"شرابی، والدین کا نافرمان، رشتوں کو توڑنے والا اور مشاحن۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مشاحن کون ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"دل میں بغض رکھنے والا۔"

شب قدر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ملائکہ کا زمین پر تشریف لانا عقل سے بعید نہیں کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ انسان کا اعمالنامہ لکھنے والے فرشتے انسان کے ساتھ رہتے ہیں۔ طبعی آنکھ ان فرشتوں کا مشاہدہ نہیں کر سکتی۔ اسی طرح طبعی آنکھ

شب قدر میں اُترنے والے فرشتوں کا بھی مشاہدہ نہیں کر سکتی۔ ہاں بعض صلحاء ایسے ہیں جو اپنی باطنی آنکھ سے ان کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اُسے اپنے فرشتوں کا دیدار کراتا ہے۔ ملائکہ کے اجسام چونکہ نورانی ہوتے ہیں اس لئے یہ عوام الناس کی آنکھوں میں نہیں سما سکتے۔ البتہ اللہ عزوجل کے ولی اور درویش ایسے ہیں جو اپنی روحانی آنکھوں سے انہیں بخوبی دیکھتے ہیں۔

حضرت امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سدرۃ المنتہیٰ جو کہ ساتویں آسمان کی حد ہے اور جنت الفردوس سے متصل ہے اور دنیا و آخرت کے فاصلہ پر ہے اس کی بلندی جنت میں ہے اور اس کی شاخیں اور ڈالیاں کرسی تلے ہیں اور اس میں اس قدر فرشتے ہیں کہ جن کی گنتی سوائے اللہ عزوجل کے کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اس کی ہر شاخ پر لاتعداد فرشتے ہیں اور ایک بال برابر بھی کوئی ایسی جگہ نہیں جو ان فرشتوں سے خالی ہو۔ اس درخت کے بالکل درمیان میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر کی رات کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ اس درخت کے تمام فرشتوں کو لے کر زمین پر چلے جاؤ اور اس درخت کے تمام فرشتے رحمت والے ہیں اور ان کے دل مومن کی محبت سے لبریز ہیں۔ چنانچہ سورج غروب ہوتے ہی یہ فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سربراہی میں زمین پر اُترتے ہیں اور روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں۔ جہاں جہاں مومنین سجدوں میں' قیام میں اور دعاؤں میں مشغول ہوتے ہیں اُن کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام تمام مومنوں سے مصافحہ فرماتے ہیں اور اس کی نشانی یہ ہے کہ جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور دل نرم پڑ جائیں اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑیں۔ اُس وقت یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مصافحہ فرما رہے ہیں۔

جو شخص شب قدر کی رات میں تین مرتبہ کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھتا ہے تو اس کلمے کو

پہلی مرتبہ پڑھنے سے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے۔ دوسری مرتبہ پڑھنے سے آگ سے نجات ملتی ہے اور تیسری مرتبہ پڑھنے سے جنت میں داخل ہوتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ کلمہ شب قدر کی رات اُس شخص کے منہ سے نکلے گا جو کہ اس کلمے کو سچے دل سے پڑھنے والا ہے۔ لیلۃ القدر کی رات منافق اور کافر پر اس قدر بھاری ہوتی ہے کہ گویا اُس کی پیٹھ پر پہاڑ رکھ دیا گیا ہو۔

طلوع فجر تک فرشتے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اسی طرح روئے زمین پر گشت کرتے رہتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام بلند ہوتے ہیں اور اتنا اونچا جاتے ہیں کہ جہاں اپنے پروں کو پھیلا سکیں۔ پھر وہ اپنے مخصوص دو سبز پر کھولتے ہیں جنہیں وہ اس رات کے سوا کبھی نہیں کھولتے۔ اس دوران سورج کی شعائیں ماند پڑ جاتی ہیں اور پھر وہ ہر فرشتے کو نام لے کر پکارتے ہیں اور تمام فرشتے بلند ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور فرشتوں کے پروں کا نور مل کر سورج کی روشنی کو ماند کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام اور فرشتے مل کر مومنین کے لئے رحمت کی دعائیں مانگتے ہیں اور اللہ عزوجل سے اُن کے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ اس کے بعد تمام فرشتے حلقہ بنا کر سدرۃ المنتہٰی کی جانب بلند ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ جب یہ سدرۃ المنتہٰی پر پہنچتے ہیں سدرۃ المنتہٰی اُن سے پوچھتا ہے کہ مجھ میں بسنے والو! میرا بھی تم پر حق ہے اور میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ تم مجھے اُن لوگوں کے احوال کی خبر دو اور اُن کے نام بتاؤ۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فرشتے سدرۃ المنتہٰی کے سامنے ہر اُس مرد اور عورت کا نام مع ولدیت کے بتاتے ہیں۔ پھر جنت الفردوس، سدرۃ المنتہٰی کی جانب متوجہ ہوتی ہے اور اُس سے اُن لوگوں کے احوال دریافت کرتی ہے۔ جب سدرۃ المنتہٰی اُن لوگوں کے احوال جنت الفردوس سے بیان کرتا ہے تو جنت الفردوس اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرتی ہے کہ اے اللہ! تیری رحمت ہو اُن پر اُن کو جلد سے جلد مجھ سے ملا دے۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان المبارک کے

روزے پورے رکھے اور اُس کی یہ نیت بھی ہو کہ میں گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا تو وہ شخص بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

شب قدر رمضان المبارک کی کون سی رات ہے؟

قدر و منزلت والی یہ رات کب ہوتی ہے تو اس بارے میں قرآن مجید میں واضح طور پر فرمانِ الٰہی ہے!

”ہم نے قرآن کو رمضان المبارک میں نازل فرمایا۔“

لٰہذا یہ بات یقینی ہے کہ شب قدر کی رات رمضان المبارک کی ہی رات ہے لیکن کون سی رات تو اس بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے!

”شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“

یعنی آخری عشرے کی طاق راتوں سے مراد یہ ہے کہ اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات۔ ان پانچ راتوں میں سے ہی کوئی ایک رات شب قدر کی رات ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے واضح طور پر اس لئے نہیں شب قدر کے بارے میں بتایا کہ ہمارا مرتبہ ان پانچوں طاق راتوں میں عبادت کرنے سے مزید بلند ہو اور ہمیں زیادہ سے زیادہ ثواب ملے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ رات سال کی تمام راتوں میں سے ایک رات ہے اور یہ سال بھر میں کوئی بھی ایک رات ہو سکتی ہے۔ یہ رات ہر سال بدلتی رہتی ہے اور اس رات کو وہی پا سکتا ہے جو اس کا متلاشی ہو دوسرا کوئی بھی نہیں پا سکتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کا مطلب یہ ہے کہ لوگ سارا سال اس رات کی تلاش میں عبادت کریں اور شب بیداری کریں تا کہ اُنہیں عبادت کا ثواب حاصل ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کے برعکس قرآن مجید اور

حدیث کی روشنی میں شب قدر کے بارے میں واضح فرمان ہے کہ قرآن مجید اس رات میں نازل ہوا اور قرآن مجید جس رات میں نازل ہوا وہ رمضان المبارک کی رات ہے اور شب قدر کی رات رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے۔

حضرت زر بن جیش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سال بھر کی راتوں کو قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پالے گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے وہ جانتے ہیں کہ یہ رات رمضان المبارک کی ہی رات ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے۔ پھر اس بات پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم بھی کھائی۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ ستائیسویں ہی رات ہے تو اُنہوں نے فرمایا کہ ان نشانیوں کے دیکھنے سے جو ہمیں بتائی گئی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ رات رمضان المبارک کی ہی رات ہے۔ نیز فرمایا کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ وہ کون سی رات ہے جس میں قیام کرنے کا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے کہ اُس کی صبح کو سورج سفید نکلتا ہے، اور اُس کی روشنی میں تیزی نہیں ہوتی۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ماہِ شعبان کے آخری روز خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

> ”لوگو! تم پر ایک مہینہ آ رہا ہے جو کہ بہت مبارک مہینہ ہے اور اس مہینے میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینے کے روزے فرض کیے ہیں۔“

اس حدیث کی روشنی میں بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر رمضان المبارک کی ہی

رات ہے۔ ایک اور موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"یہ مہینہ تمہارے پاس آ گیا ہے جو کہ بہت ہی بابرکت ہے اور اس مہینہ میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔"

اسی طرح ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا!

"تمہارے پاس ایک باعظمت اور برکت والا مہینہ آ رہا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جس میں عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"تمہارے پاس رمضان المبارک کا مہینہ آیا جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمائے۔ اس ماہِ مبارک میں اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اور جہنم کے دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔ اس مہینے میں سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور اس مہینہ میں ایک رات ایسی بھی ہے جو کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس رات بھلائیوں سے محروم ہوا وہ تمام عمر بھلائیوں سے محروم رہا۔"

شب قدر رمضان المبارک کی آخری طاق راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف میں بیٹھتے تھے۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا۔ جب رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ شروع ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مرتبہ پھر اعتکاف کیا۔ دورانِ اعتکاف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

> ''میں نے پہلے عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کیا لیکن مجھے نہ ملی۔ پھر میں نے لیلۃ القدر کی تلاش کے لئے دوسرے عشرے میں اعتکاف کیا تو مجھ سے ایک فرشتے نے آ کر کہا کہ لیلۃ القدر تو رمضان المبارک کے تیسرے عشرے میں موجود ہے۔ چنانچہ جو میری اتباع کرنا چاہتا ہو اُسے چاہئے کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے شب قدر کو اُس کی نشانیوں کے ساتھ رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں دیکھا۔ اُنہوں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

> ''میں تمہارے خوابوں میں مماثلت دیکھتا ہوں اس لئے تم میں سے جو کوئی بھی شب قدر کا متلاشی ہو اُسے چاہئے کہ وہ اسے رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

> ''شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔''

آئمہ کرام کا اس بات پر اجتہاد ہے کہ شب قدر رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بھی ہے۔ حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔ غوث الاعظم حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ بھی اسی قول کے قائل ہیں۔ بیشتر مفسرین اور علماء کرام کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ شب قدر رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہی ہے۔ امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اسی قول کے حامی ہیں۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

''لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس وقت چند دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضرین مجلس سے دریافت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے کہ شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو تمہارے خیال کے مطابق وہ کون سی رات ہو سکتی ہے؟ اس دوران حاضرین مجلس میں سے کسی نے کہا کہ یہ اکیسویں رات ہے، کسی نے تیئسویں رات کا ہے، کسی نے پچیسویں رات کا کہا، کسی نے ستائیسویں رات کہا اور کسی نے کہا کہ یہ انتیسویں رات ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اس دوران خاموش رہا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم بھی کچھ بتاؤ۔ میں نے عرض کی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی فرمایا ہے کہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بات کر رہے ہوں تو تم نہ بولا کرو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آج تمہیں اسی لئے بلایا ہے کہ تم بھی کچھ بولو۔ میں نے عرض کی کہ میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات چیزیں کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سات آسمان پیدا فرمائے۔ سات زمینیں پیدا فرمائیں۔ انسان کی تخلیق کے سات درجے مقرر فرمائے۔ انسان کی غذا زمین سے سات چیزیں پیدا فرمائیں۔ اس لئے میری سمجھ کے مطابق تو شب قدر ستائیسویں شب ہی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جن چیزوں کا ذکر تم نے کیا ہے یہ ہمیں بھی معلوم ہیں۔ یہ تم جو کہہ رہے ہو کہ انسان کی غذا زمین سے سات چیزیں پیدا فرمائیں وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے!

اِنَّا شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً

"ہم نے عجیب طور پر زمین کو پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں غلہ، انگور، ترکاری، زیتون، کھجور، گنجان باغ، میوے اور چارہ پیدا کیا۔"

میں نے عرض کی کہ حدائق سے مراد کھجوروں، درختوں اور میووں کے گنجان باغ ہیں اور اَب سے مراد زمین سے نکلنے والا چارہ ہے جو جانور کھاتے ہیں انسان نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ تم سے وہ بات نہ ہو سکی تو اس بچے نے کہہ دی جس کے سر کے بال بھی ابھی مکمل نہیں ہوئے۔ بخدا میرا بھی یہی خیال ہے جو یہ کہہ رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے اپنے خواب شب قدر سے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم سب لوگوں کے خواب ستائیسویں شب سے متعلق متواتر ہیں اس لئے جو شخص شب قدر کی جستجو کرنا چاہے وہ اس کی جستجو ستائیسویں شب کو کرے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے طاق عددوں پر تو سات سے زیادہ کسی طاق عدد کو لائق نہیں پایا۔ جب میں نے سات کے عدد پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ آسمان بھی سات ہیں، زمین بھی سات ہیں، کوہ صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی سات مرتبہ ہے، خانہ کعبہ کا طواف بھی

سات مرتبہ ہے' رمی جمار بھی سات مرتبہ ہے' انسان کی تخلیق بھی سات اعضاء سے ہے' انسان کے چہرے میں سوراخ بھی سات ہیں' قرآن مجید میں حٰم سے شروع ہونے والی سورتیں بھی سات ہیں' سورۂ فاتحہ کی سات آیات ہیں' قرآن پاک کی قرأتیں سات ہیں۔ قرآن پاک کی سات منزلیں ہیں' سجدہ کرتے وقت انسان کے سات اعضاء استعمال ہوتے ہیں' جہنم کے دروازے بھی سات ہیں' جہنم کے نام سات ہیں' جہنم کے درجے سات ہیں' اصحابِ کہف سات تھے' سات دن کی لگاتار آندھی سے قومِ عاد ہلاک ہوئی' حضرت یوسف علیہ السلام سات سال جیل میں رہے' بادشاہِ مصر نے خواب میں جو گائیں دیکھیں وہ بھی سات تھیں' قحط بھی سات سال کا تھا' نسبی عورتیں بھی سات ہیں' کتا اگر کسی برتن میں منہ مارے تو اُس برتن کو سات مرتبہ صاف کرنے کا حکم ہے' سورۂ القدر کے حروف کی تعداد ستائیس ہے' حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش سات سال رہی' اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح سات سال کی عمر میں ہوا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طول اُس زمانے میں سات گز کے برابر تھا' حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے کہ میری اُمت کے شہدا بھی سات قسم کے ہیں اس لئے شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ساتویں رات یعنی ستائیسویں شب ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ باہر تشریف لائے کہ ہمیں شب قدر کے بارے میں بتائیں۔ اس دوران دو مسلمان آپس میں جھگڑا کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ''میں تمہیں شب قدر کے بارے میں بتانا چاہتا تھا مگر تمہارے جھگڑے کی وجہ سے اس کا علم مجھ سے اٹھالیا گیا۔ شاید اسی میں تمہاری بھلائی ہے اور اب تم شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ڈھونڈو۔''

یہ بات قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو قطعی طور پر شب قدر کے بارے

میں نہیں بتایا کہ یہ کون سی رات ہے؟ اس رات کے ظاہر نہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہم ایسی رات میں عبادت کر چکے ہیں جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اور اللہ عزوجل نے ہماری مغفرت فرمادی ہے، ہم کو بارگاہِ الٰہی میں بلند مراتب حاصل ہو گئے ہیں، جنت مل چکی ہے اور انہی خیالوں میں گم ہو کر وہ آئندہ نیک اعمال سے کنارہ کش ہو جائیں جس کا نتیجہ اُن کی بربادی کی صورت میں سامنے آئے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے موت کا وقت پوشیدہ رکھا ہے اسی طرح شب قدر کو بھی پوشیدہ رکھا ہے تاکہ مرتے دم تک نیک اعمال کرتے رہیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کرتے رہیں۔ اللہ عزوجل نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں کے درمیان چھپا رکھا ہے۔

۱۔ بندہ کی اطاعت میں اپنی رضا کو
۲۔ بندہ کی نافرمانیوں میں اپنے غضب کو
۳۔ درمیان والی نماز کو دوسری نمازوں میں
۴۔ مخلوق میں اپنے اولیاء کو
۵۔ رمضان المبارک میں شب قدر کو

شب قدر کی تلاش اور اس کی علامات:

مسند احمد میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> "لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہوتی ہے اور جو اس عشرے میں ثواب کی نیت سے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے کے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے اور اس کی علامات یہ ہیں کہ یہ رات چمکدار اور کھلی ہوتی ہے، صاف و شفاف گویا کہ اس میں چاند واضح ہوتا ہے، معتدل ہوتی ہے نہ کہ زیادہ

سرد اور نہ زیادہ گرم' اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد کی صبح کو سورج کی شعاعیں بغیر تیزی کے نمودار ہوتی ہیں اور سورج اس طرح ہوتا ہے جس طرح چودہویں کا چاند' شیطان کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ اُس دن کے سورج کے ساتھ نکلے۔"

مفسرین اور اولیائے کرام نے شب قدر کی جو علامات بیان کی ہیں اُس کے مطابق شب قدر صاف شفاف اور چمکیلی اور کھلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس رات میں نہ ہی زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ ہی زیادہ سردی۔ اس رات موسم بہار کی راتوں کی مانند ہوتا ہے۔ فضا معتدل اور خوشگوار ہوتی ہے۔ اس رات میں شہابِ ثاقب نہیں ٹوٹتے۔ رات کے پچھلے پہر میں کیف و سرور ہوتا ہے۔ آسمان کی طرف نظریں کرنے سے آسمان کی جانب سے نور زمین پر آتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس شب کے بعد صبح کے وقت سورج کی شعاعوں میں تیزی نہیں ہوتی۔

اس رات رحمت خداوندی کا دنیا والوں پر اتنا نزول ہوتا ہے کہ کسی بھی طور احاطہ تحریر و زبان نہیں آ سکتا۔ اس رات اہل ایمان کا دل خود ہی عبادت کرنے کو کرتا ہے اور اُن کی طبیعت قدرتی طور پر عبادت کی جانب راغب ہوتی ہے۔ بعض مشائخین کے مطابق اُنہوں نے جب ستائیسویں شب کو سمندر کا پانی چکھا تو وہ میٹھا تھا۔ کئی مشائخین نے اس شب درختوں کو سجدہ ریز دیکھا ہے۔ اس رات کو مغرب کی نماز' عشاء کی نماز اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے کیونکہ باجماعت نماز کا ثواب شب بیداری سے زیادہ ہے۔

کامل اولیائے عظام کو اللہ عزوجل کے خصوصی کرم کی بدولت اس رات کا پتہ چل جاتا ہے اور وہ اس رات اپنی باطنی نگاہ سے عرش معلیٰ سے نکلنے والے اُس نور کا مشاہدہ کرتے ہیں جو عرش معلیٰ سے دنیا والوں پر ظاہر ہوتا ہے اور یہ نور خصوصی شب قدر کو نازل ہوتا ہے۔ یہ اللہ کے نیک بندے فرشتوں کو بھی اپنے نورِ باطنی سے ملاحظہ فرماتے ہیں اور اس رات کا ظہور اللہ عزوجل جس پر کرنا چاہے وہ اُس کا جلوہ دیکھتا ہے اور دوسرا اس جلوے سے محروم رہتا ہے۔

شب قدر کو تلاش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اعتکاف کیا جائے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں کسی مسجد میں بیٹھ کر اللہ عزوجل کو یاد کرنا اعتکاف کہلاتا ہے۔ اعتکاف کا اصل مقصد بھی شب قدر کی تلاش ہے۔ اعتکاف چونکہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہوتا ہے اور شب قدر بھی رمضان المبارک کے آخری عشرے میں موجود ہے اس لئے اعتکاف کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ شب بیداری کرے بالخصوص طاق راتوں میں اور ان راتوں میں قیام کرے اور ذکر و اذکار میں مشغول رہے۔

اعتکاف کی فضیلت اور اہمیت:

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔ اعتکاف سے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ

> ''حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے اور یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیس رمضان المبارک کو غروبِ آفتاب سے کچھ دیر پہلے مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں چلے جاتے اور اعتکاف کی نیت فرماتے۔ اس کے بعد دن رات اللہ عزوجل کی عبادت میں مصروف رہتے یہاں تک کہ شوال کا چاند نظر آ جاتا۔

اعتکاف چونکہ سنت مؤکدہ کفایہ ہے اور کفایہ سے مراد یہ ہے کہ شہر میں بسنے والا ایک شخص بھی اگر اعتکاف کر لے تو سارے شہر کی جانب سے ادا ہو گیا اور سارا شہر بری الذمہ ہو گیا۔ اگر شہر میں سے کسی بھی شخص نے اعتکاف نہ کیا تو سارے شہر کی باز پرس ہوگی۔

اعتکاف کا مقصد اللہ عزوجل کی رضا کو پانا ہے۔ اس کا ایک مقصد شب قدر کی تلاش بھی ہے۔ اعتکاف کے دوران زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے۔ نوافل کو معمول بنانا چاہئے۔ اوراد و وظائف میں اپنا وقت زیادہ سے زیادہ گزارنا چاہئے تاکہ

اللہ عزوجل کا قرب حاصل ہو۔ اعتکاف کے دوران عمر بھر کی قضا نمازوں کا ادا کرنا بھی بہترین ہے۔ حضور غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ معتکف کو چاہئے کہ وہ حالت اعتکاف میں کثرت سے تلاوت کلامِ پاک کرے، تسبیح و تہلیل کی کثرت کرے، نوافل کی کثرت کرے اور غور و فکر کرتا رہے تا کہ قربِ خداوندی کا حقدار ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات بھی اعتکاف کیا کرتی تھیں جس سے ہم پر واضح ہوتا ہے کہ خواتین کا بھی اعتکاف کرنا سنت ہے۔ خواتین کے لئے اعتکاف کی بہترین جگہ گھر ہے۔ گھر میں کوئی بھی ایسی جگہ جہاں پر لوگوں کا آنا جانا زیادہ نہ ہو اعتکاف کرسکتی ہیں۔

شب قدر کی عبادات:

اللہ عزوجل کا بے حد شکر ہے کہ اُس نے ہمیں یہ عظیم رات نصیب فرمائی۔ پس اسے غنیمت جانتے ہوئے اس رات عبادت کی جائے اور شب بیداری کی جائے۔ اللہ عزوجل کا ذکر کیا جائے، قیام و رکوع و سجود کیے جائیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام کے نذرانے پیش کیے جائیں۔ شب قدر کی تیاری کے لئے پہلے اپنے ظاہر و باطن کو صاف کریں اور غسل کریں۔ صاف ستھرے کپڑے پہنیں اور خوشبو وغیرہ کا استعمال کریں کیونکہ آج ملائکہ سے آپ کی ملاقات ہونے والی ہے۔ اپنے دلوں کو ہر قسم کے بغض و کینہ سے پاک کریں۔ عبادت سے بیشتر اللہ عزوجل سے اپنے گناہوں کی سچے دل سے معافی مانگیں، کسی کا حق مارا ہو تو اُس کا حق واپس کریں یا سچے دل سے واپس کرنے کا ارادہ کریں، اپنے دل میں محبت و الفت کا جذبہ پیدا کریں تا کہ عبادت میں لطف میسر ہو اور ملائکہ سے ملاقات کے وقت ہمارے دل میں داغ نہ ہو۔ اپنے اردگرد کے لوگوں کو بھی ایسی متبرک راتوں میں عبادت کی تلقین کریں۔

شب قدر کی رات ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ تمام کام ختم کر کے اللہ عزوجل کی عبادت میں خشوع وخضوع سے مصروف ہو جائے۔ شب قدر میں عبادت کرنے سے پہلے

ہر مسلمان کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ عبادت کے لئے نیت کا درست ہونا ضروری ہے۔ نیت کی درستی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے!

"ایمان کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

پس اگر نیت خالص ہوگی تو عبادت کی قبولیت بھی ہوگی اور عبادت میں لطف بھی آئے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ

> "حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جتنی عبادت رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کیا کرتے تھے اتنی عبادت وہ سال بھر میں نہیں کیا کرتے تھے۔"

اس حدیث پاک میں واضح ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں عبادت کی کثرت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اس لئے ہمیں بھی اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اس آخری عشرے میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔ اسی بات کی ترغیب حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں جنگل میں رہتا ہوں اور اللہ عزوجل کے فضل سے عبادت میں مصروف رہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایک رات ایسی بتا دیں کہ جس رات میں مسجد میں حاضر ہوا کروں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو مسجد میں آیا کرو۔

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند سے دریافت کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس

فرمان کے مطابق کس طرح عمل کرتے تھے؟ اُنہوں نے بتایا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد مسجد میں چلے جاتے تھے اور اس کے بعد کسی انتہائی ضرورت کے علاوہ مسجد سے باہر نہ آتے تھے یہاں تک کہ فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا اور وہ فجر کی نماز ادا کرتے۔ بعدازاں واپس جنگل میں چلے جاتے تھے۔

شب قدر کے بہترین اعمال میں سے ایک عمل شب بیداری ہے۔ شب بیداری حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے کیونکہ اس رات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شب بیداری کرتے اور شب قدر کو تلاش کرتے تھے۔ چنانچہ ہمیں بھی اس رات شب بیداری کرنی چاہیے تاکہ ہم بھی شب قدر کے فیوض و برکات سے مالا مال ہو سکیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اپنا تہبند مضبوطی سے باندھ لیتے اور راتوں کو خود بھی جاگتے تھے اور گھر والوں کو بھی جگاتے اور عبادت کی تلقین فرماتے۔

شب بیداری کا سنت طریقہ تو یہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی راتوں کو جاگا جائے اور عبادت میں مشغول رہا جائے۔ اگر کسی وجہ سے تمام راتوں میں نہ جاگا جا سکے تو چاہیے کہ ستائیسویں شب کو ضرور شب بیداری کی جائے۔ شب بیداری کے لئے بہترین جگہ مسجد ہے۔ مسجد کے علاوہ کسی بھی پاک صاف خلوت والی جگہ پر بھی شب بیداری کی جا سکتی ہے۔ شب بیداری کے لئے اولیائے کرام کے مزارات پر بھی قیام کیا جا سکتا ہے۔

مسجد میں شب بیداری کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد تمام ضروری اُمور سے فارغ ہو کر غسل کریں، صاف ستھرا لباس پہنیں اور خوشبو لگا کر مسجد چلے جائیں اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کریں۔ نمازِ تراویح خشوع و خضوع سے ادا کریں۔ اس کے بعد مسجد کے کسی مقام پر بیٹھ کر یادِ الٰہی میں مشغول ہو جائیں، نوافل کی ادائیگی کریں، قضا نمازوں کو ادا کریں اور درود و سلام کی کثرت کریں۔ اگر نیند کا غلبہ محسوس ہو تو دوبارہ وضو کر

لے۔ سحری کے وقت گھر یا قریبی جگہ جہاں سے سحری میسر ہو سکے چلا جائے اور سحری کرنے کے بعد دوبارہ مسجد میں واپس آ جائے۔ فجر کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کرے۔ اس دوران مسجد میں جتنا بھی وقت گزارے دنیاوی گفتگو اور دیگر دنیاوی اُمور سے اجتناب کرے۔ جس وقت مسجد میں داخل ہو اُس وقت نفلی اعتکاف کی نیت کرے تا کہ اعتکاف کا ثواب حاصل ہو۔

شب قدر میں شب بیداری حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اولیائے عظام کا طریقہ ہے۔ اس رات شب بیداری کوئی مشکل عمل نہیں۔ ہمیں بھی شب قدر میں شب بیداری کی معمولی تکلیف برداشت کر توشۂ آخرت جمع کرنا چاہئے۔ خلوصِ نیت سے اللہ کو یاد کیا جائے۔ شب بیداری کے ساتھ ساتھ اگر کسی اللہ کے درویش کی صحبت میں گزارنا بھی افضل ہے کیونکہ اللہ کے درویش اللہ کے مقبول بندے ہیں اور مقبول بندے ناقص کو بھی کامل کر دیتے ہیں۔

شب قدر میں نوافل کی کثرت بھی افضل ہے کیونکہ اللہ عزوجل قیام و رکوع و سجود کو پسند فرماتا ہے۔ نوافل کی ادائیگی سے پہلے اگر آپ کے کچھ فرائض فوت ہو چکے ہیں تو اُن کی ادائیگی کی جائے۔ اگر فرائض میں غفلت ہوگی تو پھر شب بیداری کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ شب قدر جیسی بابرکت رات میں نوافل کی ادائیگی کا بہت اجر اور ان کی فضیلت عام راتوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس رات نوافل پڑھنے کا ثواب فرض نمازوں کے برابر ہے۔ شب قدر میں نوافل کی ادائیگی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذیل کی حدیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ”جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے اُس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

اجرِ عظیم:

شب قدر میں دو رکعت نفل اس طرح ادا کئے جائیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھیں۔ بعدازاں سورۂ القدر سات مرتبہ پڑھیں۔ ان نوافل کا ثواب بے پناہ ہے۔

مشرق سے مغرب تک شہر کی عنایت:

شب قدر میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ القدر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ ان نوافل کا ثواب بہت زیادہ ہے اور ان نوافل کے پڑھنے والے کو اللہ عزوجل حضرت ادریس‘ حضرت شعیب‘ حضرت ایوب‘ حضرت داؤد اور حضرت نوح علیہم السلام کا ثواب عطا فرمائے گا اور اُس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عنایت فرمائے گا۔

والدین کے گناہ معاف ہوں:

شب قدر میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں۔ بعدازں ذیل میں دی گئی دعا ستر مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ اس نماز کی ادائیگی لور دعا کے پڑھنے سے اللہ عزوجل اُس کے والدین کے گناہ معاف فرمائے گا اور فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے لئے جنت کو آراستہ کرو اور جب تک یہ جنت کی تمام نعمتیں خود نہ دیکھ لے گا اُس وقت تک اُسے موت نہ آئے گی۔ دعا یہ ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.

عذابِ قبر سے نجات:

شب قدر کی رات چار رکعات نفل نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ

فاتحہ کے بعد سورۂ التکاثر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے۔ ان نوافل کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کو موت کے وقت آسانی عطا فرمائے گا نیز عذابِ قبر سے بھی محفوظ رہے گا۔

دعاؤں کا قبول ہونا:

شب قدر میں چار رکعات نمازِ نفل اس طرح ادا کیے جائیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ القدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے جائیں۔ سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں جا کر ایک مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا کو قبول فرمائیں گے اور اُس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

جنت میں ہزار محل:

شب قدر میں چار رکعات نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ القدر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھے تو پڑھنے والا شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے نکلا ہو اور اللہ عزوجل ان نوافل کی ادائیگی کی وجہ سے اُسے جنت الفردوس میں ہزار محل عطا فرمائے گا۔

نبیوں کی عبادت کا ثواب:

شب قدر کو بارہ رکعات نمازِ نفل اس طرح سے ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ القدر ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو نبیوں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

نیک اعمال کی توفیق:

شب قدر میں سولہ رکعات نوافل اس طرح ادا کرے کہ ہر چار رکعات کے بعد

سلام پھیرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الکافرون تین مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الفلق تین مرتبہ، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الناس گیارہ مرتبہ پڑھے۔ اسی طریقے سے سولہ نوافل ادا کرے اور نوافل کی ادائیگی کے بعد ذیل میں دی گئی دعا کا ورد کثرت سے کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ان نوافل کی ادائیگی اور دعا کی برکت سے رحم فرمائے گا اور آئندہ نیک اعمال کی توفیق دے گا۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

گناہوں سے پاک:

شب قدر میں بیس رکعات نمازِ نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو پڑھنے والا گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے نکلا ہو۔

صلوٰۃ تسبیح کی فضیلت:

شب قدر میں صلوٰۃ تسبیح پڑھنا بھی باعث فضیلت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا! کیا میں آپ کو عطا نہ کروں، آپ کے ساتھ بخشش نہ کروں، آپ کے ساتھ احسان نہ کروں۔ ایک روایت میں ہے کہ کیا آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں، آپ کو نفع نہ پہنچاؤں۔ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں آپ کو دس باتیں بتاتا ہوں جب آپ یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے صلوٰۃ تسبیح پڑھنے کا طریقہ بیان فرمایا۔ نیز فرمایا کہ اگر ہو سکے تو اس نماز کو روزانہ ادا کریں۔ اگر روزانہ پڑھنے کی قدرت نہ ہو تو جمعہ کے روز ادا

کریں۔ اگر جمعہ کے روز بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ ضرور ادا کریں۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ ضرور ادا کریں۔

مفسرین کرام نے دس باتوں سے مراد صلوٰۃ تسبیح کی دس دس تسبیحات مراد لی ہیں جو سوائے قیام کے ہر موقع پر پڑھی جاتی ہیں۔ نیز دس باتوں سے مراد دس قسم کے گناہوں سے نجات ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلوٰۃ تسبیح کی ترکیب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نیت کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر ثناء پڑھے اور اس کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیح سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے۔ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے۔ اس کے بعد یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور سبحان ربی العظیم تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھنے کے بعد پھر دس مرتبہ تسبیح پڑھے۔ اس کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پڑھ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور دس مرتبہ تسبیح پڑھے۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلا جائے اور سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھنے کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر بیٹھ جائے اور دس مرتبہ تسبیح پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلا جائے اور سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھنے کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھے۔ یوں ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تین سو مرتبہ اس تسبیح کا ورد ہوگا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی صلوٰۃ تسبیح کا یہی طریقہ بتایا تھا اور امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی صلوٰۃ تسبیح کا یہی طریقہ منقول ہے۔

ذکر الٰہی کی کثرت:

نوافل اور تلاوت قرآنِ پاک کے بعد اللہ عزوجل کے ذکر کی کثرت بھی بہت افضل ہے لہٰذا شب قدر میں اللہ عزوجل کے ذکر کی کثرت کرنی چاہئے۔ ذکر ایسی عبادت

ہے جو انسانی دل کو آئینہ بنا دیتی ہے۔ ذکر الٰہی نور کا وہ ہالہ ہے جو انسانی دل کو بھی نورانی کر دیتا ہے۔ یہ وہ آبِ کوثر ہے جو دل کی آلودگیوں کو دھوڈالتا ہے۔ وہ بھٹی ہے جو طالبانِ حق کو کندن بنا دیتا ہے۔ ذکر الٰہی کی کثرت سے انوار و تجلیات کی بارش ہوتی ہے لیکن اس کے لئے دل مکمل طور پر اللہ عزوجل کی طرف مائل ہونا ضروری ہے۔ ذکر روح کی غذا ہے اور راہِ سلوک کے مسافروں کا توشہ ہے۔ ذکر خوشبو کی مانند ہوتا ہے جس سے روح مہک اُٹھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شب قدر میں ذکر الٰہی کی کثرت نہایت اعلیٰ اور بہترین عمل ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ”میں تمہیں تمہارے ان اعمال سے خبردار نہ کروں جو تمہارے بہترین اعمال ہیں اور تمہارے مالک کو پسند ہیں اور درجات کے لحاظ سے بہت بلند ہیں اور مال کے خرچ سے بھی بہتر ہیں اور جنگ سے بھی اور وہ ہے اللہ عزوجل کا کثرت سے ذکر کرنا۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے مدینہ جاتے ہوئے جب جبل جمدان پہنچے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ جلدی چلو یہ جمدان کا پہاڑ ہے۔ پھر فرمایا کہ مفردوں پیش قدمی کر گئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ مفردوں کون ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مرد اور عورتیں جو ذکر الٰہی کی کثرت کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ عالیشان ہے!

”سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔“

قرآن مجید کی تلاوت:

قرآن مجید ایک عظیم کتاب ہے اور اس کی تلاوت باعث برکت ہے۔ اس کتاب

کے اندر فیوض و برکات اور انوار و تجلیات کے ایسے راز پوشیدہ ہیں جو اس کی تلاوت کرنے والے اور سمجھ کر پڑھنے والے پر ہی واضح ہوتے ہیں۔ قرآن مجید چونکہ شب قدر میں نازل ہونا شروع ہوا اس لئے شب قدر کو نزول قرآن کی رات بھی کہا جاتا ہے۔ اس لئے اس رات قرآن مجید کی جتنی بھی تلاوت کی جائے وہ کم ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

> ''نماز میں قرآن مجید کی تلاوت عام حالت میں قرآن مجید کی تلاوت سے بہتر ہے اور نماز کے علاوہ قرآن مجید کی تلاوت تسبیح و تکبیر سے افضل ہے اور تسبیح صدقہ سے بہتر ہے اور صدقہ نفلی روزہ سے افضل ہے حالانکہ روزہ دوزخ سے نجات کے لئے ڈھال ہے۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ رکوع و سجود کے بعد تلاوت کلامِ پاک بہت افضل ہے۔ قرآن مجید انسانی زندگی کے لئے رہبر اور رہنما ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت سارا سال افضل ہے مگر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اس کی تلاوت سے بے شمار فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

> ''قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کیا کرو کیونکہ قرآن کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا اور چمکتی ہوئی دو سورتوں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کیا کرو کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے روز بادل کی طرح پڑھنے والے پر سایہ فگن رہیں گی اور ان کو کثرت سے پڑھنے والوں کے لئے آپس میں جھگڑا کریں گی۔ ان کی تلاوت میں برکت ہے اور ان کے ترک کرنے میں نا اُمیدی ہے۔''

قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ملتی ہے اور

دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور دس درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید کو ترجمے سے پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے کیونکہ اس طرح قرآن مجید کے معانی اور مفہوم سے آگاہی ہوتی ہے۔ ترجمے کے ساتھ پڑھنے سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کن آیات میں رحمت کا ذکر ہے اور کن آیات میں عذاب کا ذکر ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

> ''جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بھی پڑھا تو اُس کے لئے ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے' لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔''

تلاوت قرآن مجید ایک محبوب عمل ہے اور ہمارے آئمہ دین' صوفیائے کرام' علمائے دین میں بے شمار ایسے لوگ گزرے ہیں جن کو قربِ الٰہی صرف تلاوت کلامِ پاک سے حاصل ہوا۔ وہ قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرتے تھے جس کی وجہ سے وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہوئے۔

درودِ پاک کی فضیلت:

حب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ تقاضا ہے کہ درود وسلام کی کثرت کی جائے۔ محبت الٰہی تقاضا کرتی ہے کہ ہر دم اللہ عزوجل کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جو کہ سیّد الانبیاءؑ تاجدار عرب وعجم' رحمت للعالمین' ساقی کوثر ہیں اور جن کی تخلیق اللہ عزوجل کے نور سے ہوئی ہے اور خود اللہ عزوجل اور اُس کے فرشتے ہمہ وقت اُن پر درود وسلام بھیجتے رہتے ہیں پر درود وسلام کے نذرانے بکثرت بھیجے جائیں۔ فرمانِ الٰہی ہوتا ہے!

> ''اللہ اور اُس کے فرشتے درود وسلام بھیجتے ہیں نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر لہٰذا اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود وسلام بھیجا کرو

جیسا کہ بھیجنے کا طریقہ ہے۔"

چنانچہ ہمیں بھی چاہئے کہ اس متبرک رات میں درود و سلام کی کثرت کریں کیونکہ یہ اللہ عزوجل اور اُس کے فرشتوں کا وظیفہ ہے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس بابرکات کو بنی نوعِ انسان اور مخلوق کے لئے ایک بہت بڑا انعام دیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت کی وجہ سے بنی نوعِ انسان کو اللہ عزوجل نے اشرف المخلوقات بنایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بے کسوں کا سہارا ہیں اس لئے ہر مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا احسان مانتے ہوئے اُن کا شکریہ ادا کرے اور اس کا احسن طریقہ درود و سلام کا نذرانہ ہے جو کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ عمل ہے۔

شب قدر کی متبرک رات میں درودِ ابراہیمی پڑھنا نہایت فضیلت اور بزرگی کا باعث ہے۔ اس کے علاوہ ذیل میں چند ایک اور بھی متبرک درودِ پاک بیان کئے جا رہے ہیں جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں بندے کو مقبول بناتے ہیں۔

۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ.

۴۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ.

۵۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ.

شب قدر میں عبادت اور دعا کا طریقہ کار:

شب قدر میں عشاء کی نماز اور تراویح پڑھنے کے بعد پہلے نوافل پڑھنے چاہئیں۔ نوافل کی جتنی کثرت با آسانی ہو سکے اُتنے پڑھے جائیں۔ جب نوافل سے فارغ ہوں تو تلاوت کلامِ پاک کریں۔ کلامِ پاک قرأت کے ساتھ اور سمجھ کر پڑھنا افضل اور بہترین ہے۔ جب نوافل اور کلامِ پاک کی تلاوت سے فارغ ہوں تو ذکر الٰہی میں مشغول ہو جائیں اور جیسا کہ اوپر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث نقل کی ہے کہ سب سے بہترین ذکر کلمہ طیبہ کا ورد ہے۔ اس کے علاوہ اگر آپ کو آپ کے کسی مرشد یا پیر کامل کی جانب سے کوئی ورد عنایت ہوا ہو اُس کا بھی ورد کر سکتے ہیں۔ استغفار کی کثرت بھی نہایت مفید ہے۔ تہجد کے وقت تہجد کے نوافل ادا کریں اور اُس کے بعد طلوع فجر تک درود و سلام میں مشغول رہیں۔ اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کی عبادت کا یہی طریقہ کار رہا ہے۔ اللہ عزوجل کے متقی اور پرہیزگار بندے اسی طریقے پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

شب قدر میں علمائے کرام کی تقاریر سننا جس میں وہ فضائل شب قدر بیان کرتے ہیں اِن کا سننا بھی بہتر ہے۔ اجتماعی طور پر نعت خوانی کی محافل کا منعقد کرانا اور اُن میں شرکت کرنا بھی افضل ہے۔

شب قدر کی رات مقبولیت کی رات ہے اور اس مقدس رات میں تمام نیک دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

"اے اللہ! تو معاف فرمانے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے مجھے بھی معاف فرمادے۔"

اس کے علاوہ ذیل میں چند ایک نفع بخش دعائیں اور ورد ذکر کئے جارہے ہیں جن کا فائدہ دنیا اور آخرت میں بے بہا ہے۔

۱۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ.

۲۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.

۳۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

۴۔ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ.

۵۔ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.

۶۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.

۷۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا.

۸۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ.

۹۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ.

۱۰۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ.

۱۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ.

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآئَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ.

۱۳۔ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ.

۱۴۔ سورۂ فاتحہ کا وِرد

۱۵۔ سورۂ الفلق کا وِرد

۱۶۔ سورۂ الناس کا وِرد

بدنصیب اور محروم لوگ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ماہِ رمضان آیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

> ”بے شک تمہارے پاس ایک مہینہ ایسا آیا ہے جو نہایت ہی بابرکت ہے اور اس مہینہ کے آخری عشرہ میں ایک رات ایسی ہے جو کہ ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ جو اس رات کی فضیلت سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور وہ لوگ نہایت ہی بدنصیب ہیں جو اس کی بھلائیوں سے محروم رہے۔“

اس قدر والی رات میں سدرۃ المنتہیٰ سے نور زمین پر آتا ہے انبیاء کرام علیہم السلام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اولیائے عظام کی محفل سجتی ہے۔ ملائکہ کا ظہور ہوتا ہے۔ عاشقانِ حق اس نورانی رات سے بکثرت فیض پاتے ہیں۔ مال کی تمنا کرنے والے کو مال ملتا ہے۔ رزق کی تمنا کرنے والے کو رزق ملتا ہے۔ بے اولادوں کو اولاد کی نعمت ملتی ہے۔ ولایت ڈھونڈنے والوں کو ولایت ملتی ہے۔ حتیٰ کہ جو بھی عجز و انکساری سے مانگا جائے وہ ملتا

ہے۔ لیکن جو اس رات کی نعمتوں سے محروم رہ گیا وہ غافل اور بدنصیب ہے۔ جو لذت دنیا میں مبتلا رہا، رقص و سرور کی محفلوں میں مبتلا رہا وہ ساری زندگی کے لئے اللہ عزوجل کی رحمتوں سے محروم ہو گیا۔ اس رات گنہگاروں کو اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرنی چاہئے، شراب پینے والوں کو شراب سے توبہ کرنی چاہئے، ماں باپ کے نافرمانوں کو نافرمانی سے توبہ کرنی چاہئے، متکبروں کو اپنے غرور سے توبہ کرنی چاہئے اگر ان سب چیزوں سے سچے دل سے توبہ کر لی تو بارگاہِ الٰہی میں مقبول بندہ بن جائے گا۔

غرضیکہ ہمیں یہ بڑی ہی عظمت والی رات نصیب ہوئی ہے اگر ہمیں اپنے رب سے مانگنے کا ڈھنگ آتا ہے تو ہمیں اس رات کو ضائع نہیں کرنا چاہئے اور اس رات کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام اُمت مسلمہ کو شب قدر کی سعادتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین

* * *

شب عید الفطر

ماہ شوال کی یکم تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے اور جس شب عید الفطر کا چاند نظر آتا ہے وہ رات شب عید الفطر کہلاتی ہے۔ شب عید الفطر کی نعمتیں ہمیں رمضان المبارک کے طفیل ہی نصیب ہوتی ہیں۔ رمضان المبارک کے روزوں کے اختتام پر اللہ عزوجل نے مومنوں کے لئے انعام واکرام کے طور پر یہ شب اور دن عطا فرمایا۔ اس انعام واکرام والی رات میں ہمیں چاہئے کہ اللہ رب العزت کے حضور شکرانے کے طور پر نوافل ادا کریں اور اپنے روزوں کی قبولیت کے لئے اللہ عزوجل کے حضور گڑگڑا کر دعا کریں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے!

> ”تم اللہ کی تکبیر کہو اس پر کہ اُس نے تم کو ہدایت دی اور تم اُس کی اس ہدایت پر اُس کا شکر ادا کرو۔“

یعنی جب رمضان المبارک کے دن ختم ہو گئے تو اللہ عزوجل کے حضور اس ماہِ مبارک کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے ہمیں یہ رات عنایت فرمائی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے!

> ”آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیجئے کہ یہ کتاب اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے نازل ہوئی پس انہیں چاہئے کہ اس پر خوشی منائیں یہ بہتر ہے اُن تمام چیزوں سے جن کو وہ جمع کرتے ہیں۔“

(سورۂ یونس)

زندگی کے لئے ایک مکمل ضابطۂ اخلاق کا ملنا ہم پر اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سے

ایک نعمت ہے اور اللہ عزوجل دیکھنا چاہتا ہے کہ ہم اُس کی اس نعمت کا شکر کس طرح ادا کرتے ہیں۔ نعمت کا شکر ادا کرنے کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے!

''اور تم اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کیا کرو۔''

(سورۃ الضحیٰ)

اللہ عزوجل مومنین کو اپنے فرمان کے ذریعے بتا رہا ہے کہ تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے میری ان نعمتوں کا چرچا کیا کرو۔ ان نعمتوں پر خوشی کا اظہار کیا کرو تا کہ میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں۔ شکر ادا کرنے والوں پر اللہ عزوجل اپنی نعمتوں اور رحمتوں کی بارش کرتا ہے اور ناشکری کرنے والوں پر اپنا عذاب نازل کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے!

''اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تم پر اپنا انعام اور زیادہ کروں گا اور اگر تم میری ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔''

(سورۃ ابراہیم)

غرضیکہ عید الفطر کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے اور اللہ عزوجل کی نعمتوں کو ظاہر کرنے اور اُن کا شکر ادا کرنے کا دن ہے۔ شب عید الفطر کی فضیلت کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

''جس نے عیدین کی راتوں میں ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تو اس کا دل قیامت کے دن مردہ نہیں ہوگا جبکہ سب لوگوں کے دل مردہ ہوں گے۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ شب عید کو عبادت کرنا اللہ عزوجل اور اُس کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ عمل ہے اور اس شب کے فضائل میں سے ایک فضیلت قیامت کے دن دلوں

کا مردہ نہ ہونا ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ”جس شخص نے دونوں عیدین کی شب ثواب کی نیت سے عبادت کی تو اُس کا دل اُس دن مردہ نہ ہوگا جس دن دوسرے لوگوں کے دل مردہ ہوں گے۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ”رمضان المبارک کی آخری شب میری اُمت کے لئے مغفرت کی رات ہے۔“

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مغفرت کی شب تو شب قدر ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ”نہیں بلکہ کام کرنے والے کو اُس وقت مزدوری دی جاتی ہے جب وہ اپنا کام پورا کرلیتا ہے۔“

عید کی اصل خوشی اسی بات میں پنہاں ہے کہ انسان کو بقائے دوام حاصل ہو جائے۔ اُس کی آخرت سنور جائے اور اُس کی عبادت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہو جائے۔ اُس کو اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔ دنیا سے رخصتی کے وقت صاحب ایمان ہو کر جائے۔ قبر میں منکر نکیر کے سوالات کے جواب دینے میں آسانی ہو۔ قبر کے عذاب سے نجات حاصل ہو۔ یومِ حساب بغیر حساب کتاب کے جنت الفردوس میں داخل ہو۔ چنانچہ ان سب خوشیوں کو حاصل کرنے کے لئے شب عید الفطر عبادت نہایت ہی مستحب ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے!

> ”جس شخص نے عید الفطر اور عید الضحیٰ کی راتوں میں عبادت کو زندہ

رکھا اُس کا دل اُس دن مردہ نہ ہوگا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔"

شب فضیلت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس رات میں کی جانے والی دعا بارگاہِ رب العزت میں مقبول ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل کے حضور دعا سے بڑھ کر کوئی چیز قدرومنزلت والی نہیں ہے۔ جو شخص اللہ عزوجل کے حضور دعا نہیں کرتا اللہ عزوجل اُس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> "پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں مانگی جانے والی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ ان میں سے ایک رات شب جمعہ ہے، دوسری رات رجب کی پہلی رات ہے، تیسری رات شعبان کی پندرہویں رات ہے، چوتھی رات عید الفطر کی رات ہے اور پانچویں رات عید الاضحیٰ کی رات ہے۔"

ان راتوں کی فضیلت کے بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بھی موجود ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کے واجب ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> "جو شخص ان پانچ راتوں میں خشوع وخضوع سے عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اُس شخص پر واجب کر دیتا ہے۔ ان میں پہلی رات آٹھویں ذی الحجہ کی شب ہے، دوسری رات نویں ذی الحجہ کی شب، تیسری رات عید الاضحیٰ کی شب ہے، چوتھی رات عید الفطر کی شب ہے اور پانچویں رات پندرہ شعبان المعظم کی رات ہے۔"

ان احادیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص بھی ان راتوں میں عبادت کرے گا تو اُس کا دل مردہ نہ ہوگا، دعاؤں کو قبولیت حاصل ہوگی، بزرگی عطا ہوگی اور جنت

اُس شخص پر واجب ہو جائے گی۔ شب عید الفطر میں شب بیداری کرنا' نوافل کی ادائیگی کرنا' تلاوت کلام پاک کرنا' ذکر الٰہی میں مشغول رہنا اور درود و سلام کی کثرت کرنا مستحب اور افضل ہے۔

جب شوال کا چاند نظر آتا ہے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم سمجھتے تھے کہ انسان زمین میں فساد پھیلانے والا ہے لیکن تم آج دیکھو کہ میرے ان بندوں نے جنہوں نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور میرے تمام احکام کی پابندی کی آج شب پھر میری تکبیر کہہ رہے ہیں اور میرا شکر ادا کر رہے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے!

> ''جب لوگ عید الفطر کی نماز کے لئے گھروں سے نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے اپنا کام پورا کیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں باری تعالیٰ! اُس کا بدلہ یہ ہے کہ اُس کو اُس کی مزدوری پوری ادا کر دی جائے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے تو اے فرشتو! میرے بندوں نے میرا فریضہ پورا کر دیا جو میں نے اُن پر فرض کیا تھا اور میں نے ان کے گناہوں کو بخش دیا۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

> ''اللہ تعالیٰ اُس شخص کو جس نے ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھے عید الفطر کی رات پورا پورا اجر عطا فرما دیتا ہے اور عید کی صبح فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور ساری زمین پر پھیل جاؤ اور اعلان کرو کہ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُمتیو! اپنے رب کی جانب بڑھو وہ تمہاری تھوڑی نماز کو قبول کر کے بڑا اجر عطا فرماتا ہے اور بڑے سے بڑے گناہ کو بخش دیتا ہے۔ پھر جب لوگ عید کی نماز سے فارغ

ہو کر دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُس وقت اُن کی دعاؤں کو رد نہیں کرتا اور اُن کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

"شب عید الفطر کا نام شب جائزہ ہے۔ یہ انعام واکرام والی رات ہے۔ عید الفطر کی صبح کو فرشتے تمام شہروں میں پھیل جاتے ہیں اور منادی کرتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت! اپنے رب کریم کی جانب بڑھو تاکہ وہ تم کو اجر عظیم عطا فرمائے اور تمہارے تمام گناہوں کو بخش دے۔ پھر لوگ عیدگاہ کی جانب جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اُس مزدور کی کیا اُجرت ہے جو اپنا کام پورا کرتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں یا باری تعالیٰ! اس مزدور کی اُجرت یہ ہے کہ اُس کو اُس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے۔ اللہ عزوجل فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے فرشتو تم گواہ رہنا کہ میں نے ان کو روزوں اور نمازوں کا اجر دے دیا اور ان کے گناہوں کو معاف کر دیا اور ان کی دعاؤں کو قبولیت بخشی۔ اے میرے فرشتو مجھے اپنی عزت کی قسم! آج یہ اگر مجھ سے اپنی آخرت کے لئے کچھ بھی مانگیں گے تو میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔ جب یہ میرے احکام کی اسی طرح حفاظت کریں گے تو میں ان کی خطاؤں کی پردہ پوشی کرتا رہا ہوں گا۔ انہوں نے مجھے راضی کیا میں ان سے راضی ہو گیا۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فرشتے جب یہ خوشخبری سنتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور ماہِ رمضان کے اختتام پر اُمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

کو یہ خوشخبری پہنچاتے ہیں۔

صدقہ فطر کی ادائیگی:

صدقہ فطر ہر اُس شخص پر واجب ہے جس کے پاس عید کی نماز سے پہلے اتنا مال موجود ہو جتنا زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے مقرر ہے یعنی صاحب نصاب ہو۔ زکوٰۃ تو مال پر سال گزرنے کے بعد فرض ہوتی ہے لیکن صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے سال کا گزرنا شرط نہیں ہے۔ ایسا شخص جس پر صدقہ فطر واجب ہے وہ اپنی طرف سے اپنے نابالغ بچوں اور بیوی کا بھی فطرانہ ادا کرسکتا ہے۔

صدقہ فطر سے متعلق احادیث میں مذکور ہے کہ دو وقت کے کھانے پینے کا سامان یا اُس کی قیمت ہے۔ تاہم کھانے پینے کی چیزوں میں کمی زیادتی کی وجہ سے ہر سال صدقہ فطر کی رقم میں بھی تبدیلی ہوتی رہتی ہے لہٰذا صدقہ فطر کی وہی مقدار ادا کی جائے جو ہر سال علمائے دین طے کریں۔

صدقہ فطر رمضان المبارک میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے اور عید کے دن عید کی نماز سے پہلے بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ صدقہ فطر زکوٰۃ کی طرح کسی سیّد کو نہیں دیا جا سکتا۔ صدقہ فطر کی رقم کسی مسجد کی تعمیر، مدارس میں پڑھانے والے استاد اور ماں باپ کو نہیں دی جا سکتی۔

صدقہ فطر رمضان المبارک کی آخری عبادت ہے اور اس کا ادا کئے بغیر رمضان المبارک کے فیوض و برکات حاصل نہیں ہوتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین صدقہ فطر کو عید سے قبل ہی رمضان المبارک کے آخری دنوں میں ادا کر دیا کرتے تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے!

"صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا اور معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے اور تواضع اختیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بلند کر دیتا ہے۔"

ایک اور موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

''صدقہ خدا کے غضب کو اور بُری موت کو دور کر دیتا ہے۔''

چنانچہ کوشش کرنی چاہئے کہ شب عید الفطر سے پہلے پہلے فطرانہ کی ادائیگی کر دی جائے تاکہ شب عید کی فیوض و برکات سے مالا مال ہو سکیں۔ اگر کسی وجہ سے فطرانہ کی ادائیگی نہ ہو سکے تو عید کی نماز سے پہلے پہلے فطرانہ کی ادائیگی کر دینی چاہئے۔

اللہ کی محبت کا جذبہ بیدار ہونا:

صلحاء کا قول ہے کہ شب عید الفطر کو چار رکعات نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ چار رکعات پڑھنے کے بعد ایک سو دس مرتبہ ذیل میں دیا گیا وظیفہ کھڑے ہو کر پڑھے۔ اگر کسی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے۔ ان نوافل اور وظیفہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا جذبہ دل میں بیدار ہوگا اور بندہ تلاشِ حق کے لئے کمر بستہ ہو جائے گا۔ ان نوافل کا آخرت میں بھی بے پناہ فائدہ ہوگا اور بے شمار فیوض و برکات حاصل ہوں گے۔ وظیفہ حسب ذیل ہے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الصَّمَدُ الْاَحَدُ.
لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.
لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْوَكِيْلُ الْكَفِيْلُ.
لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ.

محبت کے دروازے کا کھلنا:

شب عید الفطر میں نمازِ عشاء کے بعد چھ رکعات نمازِ نفل اس طرح پڑھے کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔ پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح سات مرتبہ پڑھے، پھر اگلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ القدر نو مرتبہ پڑھے، آخری دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے۔ نوافل مکمل ہونے کے بعد

ذیل کا وظیفہ ستر مرتبہ پڑھے۔ اس وظیفہ کے پڑھنے سے اللہ عزوجل اپنی محبت کا دروازہ کھول جائے گا۔

اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاهِدِیْ اَللّٰہُ نَاصِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ اَللّٰہُ لِیْ.

رحمت اور حکمت کے دروازوں کا کھلنا:

شب عید الفطر میں نمازِ تہجد کے وقت آٹھ رکعات نمازِ نفل اس طرح پڑھے کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔ پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الکافرون پچیس مرتبہ پڑھے، اگلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے، اگلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الفلق پچیس مرتبہ پڑھے اور آخری دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الناس پچیس مرتبہ پڑھے۔ پھر ۳۱۳ مرتبہ ذیل میں دیا گیا وظیفہ پڑھے۔ ان نوافل اور اس وظیفہ کی بدولت اللہ عزوجل اپنی خاص نظر کرم فرمائے گا اور ان نوافل کو پڑھنے والوں کو بے پناہ اجر ملے گا اور اُس کے لئے رحمت اور حکمت کے دروازے کھول دے گا۔ ان نوافل اور اس وظیفہ کی برکت سے عذابِ قبر میں تخفیف ہوگی اور یہ دنیوی حاجات کے لئے بھی اکسیر ہے۔ وظیفہ یہ ہے۔

بسم اللہ سبحان اللہ یا اللہ.

دنیا و آخرت میں بہتری:

شب عید الفطر میں کسی بھی ولی اللہ کے مزارِ اقدس پر حاضر ہو کر خلوت کے مقام پر بیٹھ کر قبلہ رُخ کر ذیل کا وظیفہ پڑھنے سے دنیا و آخرت میں بہتری پیدا ہوگی۔ وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ قَلِّبْ قَلْبِیْ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی.

پھر تازہ وضو کر کے مندرجہ ذیل وظیفہ انیس سو مرتبہ پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.

اس کے بعد پھر تازہ وضو کر کے اکیس سو مرتبہ پڑھے۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ.

زیارت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

شب عید الفطر میں کسی بھی مسجد میں گوشہ نشین ہو کر ذیل کا درودِ پاک کثرت سے ورد کریں۔ اس درودِ پاک کی برکت سے عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دلوں میں بیدار ہوگا اور اس درود کی کثرت کی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی اور دائم الحضوری نصیب ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ
وَرَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَّضٰی خَلْقِكَ وَمَنْ
بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ
الْعَدَدَ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوۃً لَا غَایَۃً وَلَا مُنْتَھٰی وَلَا
اِنْقِضَآءَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِكَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا مِثْلَ ذٰلِكَ.

* * *

ذی الحجہ کی دس راتیں

اسلامی سال کا آخری مہینہ ذی الحجہ ہے۔ اس مہینے کی پہلی دس راتیں نہایت فضیلت اور بزرگی والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان راتوں کی قسم قرآنِ پاک میں کھائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے!

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ.

"اور صبح کی قسم اور دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور رات کی جب چل دے۔"

(سورۂ الفجر)

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جن دس راتوں کی قسم کھائی ہے مفسرین کرام نے بیان کیا ہے وہ رات ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فجر سے صبح کی نماز مراد ہے۔ وَلَيَالٍ عَشْرٍ سے مراد ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ والشفع سے مراد مخلوق ہے اور والوتر سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ والیل اذا یسر سے مراد قسم اُس رات کی جو گزر جاتی ہے یا جاتی ہوئی رات کی قسم۔ اہل دانش کے نزدیک یہ ایک بڑی قسم ہے ان ابلک لبالمر صاد اور تمہارا رب تمہاری گھات میں ہے۔

مفسرین کرام کی ایک جماعت کا قول ہے کہ فجر سے مراد مزدلفہ کی وہ صبح ہے جو قربانی کے دن ہوتی ہے اور لیال عشر سے عیدالاضحیٰ سے قبل کی دس راتیں ہیں اور اشفع سے مراد حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام ہیں اور الوتر سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور

والیل اذا یسر سے مراد آئی ہوئی رات یعنی ذی الحجہ کی دسویں رات ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے قربانی کے دن کی دس راتوں کی، حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام کی، اپنی ذات کی اور عید الاضحیٰ کی رات کی قسمیں کھائیں اور ان قسموں کے بعد فرمایا **ھل فی ذالک قسم لذی حجر** یعنی کیا یہ قسمیں صاحب عقل و تمیز کے لئے کافی نہیں ہیں۔ قسمیں بہت عظیم الشان ہیں اور جواب **ان ربك لبا لمر صاد** ہے یعنی تمہارا رب یقیناً انتظار میں ہے۔

اس بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ فجر سے مراد پو پھٹنا ہے اور کچھ کے نزدیک **فجر** سے مراد دن ہے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ اس سے مراد نحر یعنی قربانی کا دن ہے۔ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ اس سے مراد چشموں سے پانی کا پھوٹ کر بہنا، سبزے کا زمین پھاڑ کر نمودار ہونا اور پھلوں کا درختوں میں آنا ہے۔ اسی کی قسم اللہ عزوجل نے اس آیت میں کھائی ہے۔ مفسرین کے ایک گروہ کا قول ہے کہ اس سے مراد پتھر سے پھٹ کر حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا برآمد ہونا ہے اور ایک گروہ کا قول ہے کہ اس سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی ضرب سے پتھر کے اندر سے پانی کا پھوٹ کر بہنا مراد ہے۔

بعض مفسرین کا کہنا کہ **فجر** سے مراد گنہگاروں کی آنکھوں سے پانی کا نکلنا یعنی آنسوؤں کا بہنا ہے کیونکہ ایمان و معرفت سے زندگی کا حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اس بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے!

او من کان میتا فاحیینه.

”دیکھو مردہ دل کو ہم نے ایمان و معرفت کے پانی سے زندہ کر دیا۔“

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

”**والفجر ولیال عشر** سے مراد ذی الحجہ کی دس راتیں ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ اس

سے مراد ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

''**والفجر ولیال عشر** سے مراد رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے۔''

حضرت محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ اس سے مراد محرم الحرام کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ''اللہ تعالیٰ نے ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تھی اور اُن کو اپنی رحمت خاص سے نوازا تھا۔ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اُس وقت آپ علیہ السلام عرفہ میں تھے۔ عرفہ میں آپ علیہ السلام نے اپنی خطا کا اعتراف کیا تھا۔ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اپنا دوست بنایا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود میں اسی عشرہ میں ڈالا گیا تھا اور آتش نمرود گلزار بن گئی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی عشرہ میں اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے لئے پیش کیا تھا۔ ذی الحجہ کے ابتدائی عشرہ میں ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی بنیاد رکھی۔ ذی الحجہ کے اسی عشرہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہلی مرتبہ کوہِ طور پر اللہ عزوجل سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔ ذی الحجہ کے اسی عشرہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کی خطا کو معاف کیا گیا۔ ذی الحجہ کے اسی عشرہ

میں بیعت رضوان ہوئی۔ ذی الحجہ کے اسی عشرہ میں یوم ترویہ، یوم عرفہ، یوم نحر اور یوم حج ہے۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے!

"تمام مہینوں کا سردار رمضان المبارک ہے مگر حرمت والا مہینہ ذی الحجہ ہے۔"

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تشریف فرما تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وعظ فرما رہے تھے۔ دورانِ وعظ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ دنوں میں سب سے افضل دن ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ان دنوں کے عمل کے برابر راہِ خدا میں جہاد کرنے کے دن بھی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، البتہ اُس شخص کی بزرگی کے برابر ہیں جس نے اپنا منہ خاک آلود کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

> "اللہ عزوجل کے نزدیک جس قدر ماہِ ذی الحجہ کے دس دنوں میں عبادت کرنے کا ثواب ہے اُس قدر کسی اور دن میں عبادت کرنے کا کوئی ثواب نہیں ہے۔ اگر کوئی اس عشرہ میں ایک روزہ بھی رکھے گا تو اُسے سال بھر کے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا اور اگر کوئی ایک رات بھی قیام کرے گا تو اُسے سال بھر قیام کا ثواب ملے گا۔"

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

''اگر کوئی عشرہ ذی الحجہ کے روزے رکھے تو اُس کو ایک روزے کے بدلے میں اس قدر ثواب ملے گا جتنا کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب ہوتا ہے۔''

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

''جس شخص نے عشرہ ذی الحجہ کی کسی رات کو عبادت کی تو گویا اُس نے سال بھر حج اور عمرہ ادا کیا اور جس نے عشرہ ذی الحجہ میں کسی دن بھی روزہ رکھا تو اُس نے گویا پورا سال روزہ رکھا۔''

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

''جب ذی الحجہ کا مہینہ آجائے تو اس میں عبادت کی کوشش کیا کرو اور اس مہینے کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے وہی فضیلت دی ہے اور اس کی رات کو بھی ایسی ہی بزرگی دی ہے جیسی کہ اُس کے دن کو دی ہے۔''

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ذی الحجہ کے مہینے میں فرمایا کرتے کہ راتوں میں تم اپنے گھروں کے چراغ گل نہ کیا کرو اور اپنے خادموں کو ہدایت کیا کرتے تھے کہ تم سو نہ جاؤ بلکہ شب بیداری کرو اور عشرہ ذی الحجہ کے دنوں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم عبادت کرنے سے بہت خوش ہوتے تھے۔

اُم المؤمنین حضرت اُمِ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں کبھی ترک نہ کیا۔ اول عشرہ ذی الحجہ کے روزے، دوم عاشورہ کے روزے، سوم ہر ماہ کے تین روزے یعنی بیض کے دن اور چہارم فجر کے دو فرضوں سے پہلے دو رکعت نماز۔

جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام:

عشرہ ذی الحجہ میں جب تہائی رات باقی رہے تو چار رکعات نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی تین مرتبہ، سورۂ معوذتین ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور ذیل میں دی گئی دعا پڑھے۔ اس دعا کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔ اگر یہی نماز اس عشرہ میں روزانہ رات کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا اور اُس کے ہر گناہ کو مٹا دے گا۔ جو شخص عرفہ کے دن کا روزہ رکھے اور عرفہ کی رات کو یہ نماز پڑھے اور یہی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میں نے اس بندے کو بخش دیا اور حاجیوں کے گروہ میں اس کو شامل فرمایا۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی اس عنایت سے خوش ہوتے ہیں اور متعلقہ بندے کو اس کی بشارت دیتے ہیں۔ دعا یہ ہے۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا عَلٰی كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ.

''اللہ تعالیٰ پاک، بزرگی والا، جبروت والا، قدرت کا مالک ہے، مالک الملک ہے، ہمیشہ باقی رہنے والا، اُسے موت نہیں، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ مومن اور مشرک دونوں کا پالنے والا ہے، وہ بستیوں کا مالک ہے، ہر حال میں پاکیزہ اور برکت والی حمد اللہ کے لئے ہے، اللہ ہی بڑی بزرگی والا ہے، ہمارا رب بزرگ ہے، اُس کی عظمت بڑی ہے، اُس کی قدرت ہر جگہ ہے۔''

حضرت شیخ ابو البرکات رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قدرت سے مراد علم ہے یعنی اللہ عزوجل کا علم ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔

کثیر اجر:

عشرہ ذی الحجہ کی کسی بھی شب کو عشاء کی نماز کے بعد چار رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ ان نوافل کا ثواب بے حد اور اجر کثیر ہے۔ اللہ عزوجل کے ہاں ان نوافل کا بے پناہ اجر ہے۔

نامۂ اعمال میں بے شمار نیکیاں:

عشرہ ذی الحجہ کی پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نمازِ عشاء دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ اس نماز کی عظمت کے سبب اللہ پاک اُس کے نامۂ اعمال میں بے شمار نیکیاں عطا فرمائے گا اور اُس کے گناہوں کو مٹا دے گا۔

طلب ہدایت اور رحمت کا حصول:

عشرہ ذی الحجہ میں چھ رکعات نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ القدر ایک مرتبہ' دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال دو مرتبہ' تیسری رکعت سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الکافرون تین مرتبہ' چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص چار مرتبہ' پانچویں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الفلق پانچ مرتبہ اور چھٹی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الناس چھ مرتبہ پڑھے۔ نوافل کی ادائیگی کے بعد ذیل کی دعا تین سو تین مرتبہ پڑھے۔ یہ عمل طلب ہدایت اور رحمت کے حصول کے لئے بہت ہی نافع عمل ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.

خاتمہ بالایمان:

عشرہ ذی الحجہ کی پہلی جمعرات کی شب بعد نمازِ عشاء دو رکعت نمازِ نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الکوثر گیارہ مرتبہ اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے۔ بعد از سلام ایک سو گیارہ مرتبہ ذیل کا وظیفہ پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ خاتمہ بالایمان ہوگا اور موت سے قبل اشارہ غیبی سے اُسے دنیا سے جانے کے بارے میں اطلاع ہو جائے گی۔ وظیفہ یہ ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

جنت الفردوس میں بلا حساب داخل ہونا:

عشرہ ذی الحجہ کی تمام راتوں میں روزانہ نمازِ عشاء کے بعد بارہ رکعات نمازِ نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ التکاثر پندرہ مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الکافرون پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اسی طرح بارہ رکعات پوری کرے۔ ان نوافل کا فائدہ یہ ہے کہ آنے والے وقت میں نیک اعمال کرنے کی توفیق حاصل ہو جائے گی اور بے پناہ نیکیاں ملیں گی۔ آخرت میں بلا حساب کتاب جنت الفردوس میں داخل ہوگا۔

سچی توبہ کی توفیق:

عشرہ ذی الحجہ میں رات کے پچھلے پہر نمازِ تہجد کی ادائیگی کے بعد تین سو تیرہ مرتبہ ذیل کا وظیفہ پڑھے۔ اس وظیفہ کی برکت سے دل میں رقت پیدا ہو گی اور اللہ عزوجل کے حضور سچی توبہ کرنے کی توفیق میسر ہو گی۔ وظیفہ ذیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

”اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، اپنی طاقت کے موافق، پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اپنی بدکاریوں سے اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو مجھے بخش دے گناہ میرے، پس تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔“

مشکل میں آسانی:

عشرہ ذی الحجہ میں تہجد کی نماز کے بعد ذیل کا درودِ پاک کثرت سے پڑھنا بہت عمدہ ہے اس درودِ پاک کی برکت سے مشکل آسان ہو جائے گی اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکات سے محبت میں اضافہ ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ.

ایمان میں استقامت:

عشرہ ذی الحجہ میں بعد نمازِ عشاء گیارہ سو مرتبہ کلمہ تمجید یعنی تیسرا کلمہ پڑھنا بہت افضل ہے۔ اس کلمے کی برکت سے شیطانی وساوس دور ہو جائیں گے اور ایمان میں استقامت پیدا ہوگی اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت صحیح طریقے سے ادا کرنے کی توفیق میسر ہوگی۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

"اللہ عزوجل پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہی ہیں اور اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ عزوجل ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور بڑی عظمت والا ہے۔"

جنت الفردوس میں یاقوت کا سرخ مکان:

نویں ذی الحجہ کی شب یعنی یومِ عرفہ کی شب کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے!

"جو کوئی عرفہ کی رات یعنی نویں ذی الحجہ کی رات کو سو رکعات نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا اور اُس کے لئے جنت الفردوس میں یاقوت کا سرخ مکان بنایا جائے گا۔"

ستر آدمیوں کی بخشش:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ

"جو کوئی عرفہ کی رات میں دو رکعت نمازِ نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اس نماز کی برکت سے اُسے مع ستر آدمیوں کے بخش دے گا۔"

◆ ◆ ◆

شب عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کا دن مسلمانوں کے لئے بڑی خیر و برکت کا دن ہے۔ اس موقع پر اللہ عزوجل کی خصوصی رحمت کا نزول ہوتا ہے جو مسلمانوں کے لئے بے حد خوشی کا دن ہے۔ یہ دن بخشش اور مغفرت کا دن ہے۔ شب عید الاضحیٰ کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ اس بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بے شمار ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ''جو شخص پانچ راتوں میں شب بیداری کرتا ہے تو جنت الفردوس اُس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔ ان راتوں میں اول ذی الحجہ کی آٹھویں شب' دوم ذی الحجہ کی نویں شب' سوم ذی الحجہ کی دسویں شب' چہارم شب عید الفطر اور پنجم شعبان المعظم کی پندرہویں شب۔''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ''جس شخص نے دونوں عیدوں کی راتوں میں ثواب کی نیت سے نوافل پڑھے تو اُس کا دل اُس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن دوسرے لوگوں کے دل مردہ ہوں گے۔''

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

> ''اللہ تعالیٰ نے چار راتوں میں خیر و برکت رکھی ہے اور ان راتوں میں

اللہ عزوجل کے کرم کے سارے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ان میں ایک رات عید الاضحیٰ کی رات ہے' دوسری رات عید الفطر کی رات ہے' تیسری رات شعبان المعظم کی پندرہویں رات ہے اور چوتھی رات عرفہ کی رات ہے۔ ان چاروں راتوں میں اللہ عزوجل کی بے پناہ فیوض و برکات مومنین پر نازل ہوتی ہیں۔''

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عید قربان کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا!

''آج سب سے پہلے ہم جس چیز سے ابتداء کریں گے وہ یہ ہے کہ پہلے ہم نمازِ عید الاضحیٰ ادا کریں گے۔ پھر عید گاہ سے واپس ہو کر قربانی کریں گے۔ پس جس نے ایسا کیا بے شک اُس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو سوائے اُس کے اور کچھ نہیں کہ وہ صرف ذبیحہ ہے جو اُس نے اپنے گھر والوں کے لئے ذبح کیا ہے اُس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔''

غنیۃ الطالبین میں منقول ہے کہ مسلمان کی عید اطاعت و بندگی کی علامات کے ظاہر ہونے سے' گناہوں اور خطاؤں سے دوری سے' درجات کی بلندی کی بشارت سے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلعتوں اور بخششوں کے حصول سے' نورِ ایمان سے اپنے دلوں کو منور کرنے سے' علوم وفنون اور حکمتوں کا دل کے سمندر سے نکل کر زبان پر رواں ہونے سے ہوتی ہے۔

شب عید الاضحیٰ کی فضیلت کو غنیمت جان کر اس رات میں کثرت سے اللہ عزوجل کے حضور نوافل کی ادائیگی کرنی چاہئے' قرآن مجید کی تلاوت کرنا چاہئے' اوراد و وظائف کی کثرت کرنی چاہئے' درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے چاہئیں اور شب بیداری کرنا فضائل سے بھرپور اعمال ہیں۔

ثواب کی کثرت:

شب عید الاضحیٰ میں نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد بارہ رکعات نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔ بعد نماز خلوصِ نیت سے سر سجدے میں رکھ کر اللہ عزوجل کے حضور دعا کرے تو اللہ تعالیٰ کثرت سے ثواب عطا فرمائے گا اور تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرمادے گا۔

تسکین قلب:

شب عید الاضحیٰ بیس رکعات نفل اس طرح پڑھے جائیں کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح گیارہ مرتبہ پڑھے۔ نوافل کی ادائیگی کے بعد ۲۲۰ مرتبہ استغفار کی تسبیح کرے۔ ان نوافل کی ادائیگی اور استغفار کی کثرت کی وجہ سے تسکین قلب حاصل ہوگا اور پریشانی و غم دور ہوں گے۔ ان نوافل کی برکت سے اللہ عزوجل قوتِ حافظہ میں تقویت پیدا فرمادے گا۔

نیک اعمال کی توفیق:

شب عید الاضحیٰ میں چار رکعات نفل نماز ایک ہی سلام سے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ الناس ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ نوافل کی ادائیگی کے بعد ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر مرتبہ درودِ پاک پڑھے۔ بعد ازاں اللہ عزوجل سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اُس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا اور آئندہ سے اُسے نیک اعمال کی توفیق ملنا شروع ہوجائے گی۔

دینی و دنیوی فیوض و برکات:

شب عید الاضحیٰ میں ذیل کا درودِ پاک گیارہ سو مرتبہ پڑھنا بہت عمدہ ہے۔ اس درود

پاک کی برکت سے دینی و دنیوی فیوض و برکات حاصل ہوں گے۔ درودِ پاک یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔

نفس کی پاکیزگی:

عیدالاضحیٰ کی شب میں ذیل کی دعا پانچ سو پانچ مرتبہ پڑھنے سے اللہ عزوجل نفس کی پاکیزگی عطا فرماتا ہے۔ اس دعا کو نمازِ عشاء کے بعد کسی بھی جگہ تنہائی میں باوضو حالت میں بیٹھ کر اطمینان سے پڑھے۔ انشاء اللہ نفس کی پاکیزگی حاصل ہوگی۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ۔

عذابِ قبر میں تخفیف:

شب عیدالاضحیٰ میں آدھی رات کے بعد باوضو ہو کر مسجد کے ایک کونے میں قبلہ رُخ بیٹھ کر گیارہ مرتبہ سورۂ ملک پڑھے۔ اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھے۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ سورۂ ملک پڑھے۔ اس کے بعد پھر گیارہ سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھے۔ پھر گیارہ مرتبہ سورۂ ملک پڑھے اور اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھے۔ آخر میں اللہ عزوجل کے حضور سربسجود ہو کر کسی بھی مرنے والے کی مغفرت کے لئے دعا کرے۔ انشاء اللہ اس سورت اور کلمہ کی بدولت مرحوم کے عذابِ قبر میں تخفیف ہوگی۔

* * *

مسنون دعائیں

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے!

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ پس یا تو اس دعا کا اثر دنیا کے اندر ظاہر ہوتا ہے یا اس کا اجر آخرت کے لئے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ اس دعا کی مقدار برابر اُس کے گناہ دور کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا جلدی نہ کرے۔"

ذیل میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ مسنون دعائیں بیان کی جارہی ہیں۔

صبح بیدار ہونے کے بعد دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ.

صبح ہونے پر دعا:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ.

شام ہونے پر دعا:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ.

سوتے وقت کی دعا:

بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا.

خواب دیکھنے پر دعا:

خَيْرًا تَلْقَاهُ وَشَرًّا تَوَقَّاهُ خَيْرًا لَّنَا وَشَرًّا عَلٰى اَعْدَآئِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.ط

گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.ط

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرًا لْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

مسجد سے نکلتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

مسافر کو رخصت کرتے وقت کی دعا:

اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَضِيْعُ وَدَآئِعُهٗ.

سفر پر روانگی کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ؕ

سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعا:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ؕ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ؕ

کسی بستی میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا (تین مرتبہ پڑھا جائے) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَآ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحَ اَھْلِھَا اِلَیْنَا۔ؕ

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ؕ

بیت الخلاء سے باہر نکل کر دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

اچھی چیز دیکھنے پر دعا:

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ؕ

بُری چیز دیکھنے پر دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ؕ

ادائیگی قرض کے لئے دعا:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَخَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

تزکیہ نفس کے لئے دعا:

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِىْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا.

دردِ شکم یا بدہضمی کے لئے دعا:

ذیل کی آیت کو پڑھ کر پیٹ پر دم کیا جائے یا پانی پر دم کر کے پینے سے دردِ شکم یا بدہضمی کی شکایت دور ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ؕ

جنات کا اثر دور کرنے کے لئے دعا:

ذیل کی آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور سورۂ فاتحہ کو پانی پر دم کر کے پلانے سے جنات کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ؕ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ

وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۔

اور اگر کوئی شخص جادو یا جنات کے اثر سے بے ہوش ہو جاتا ہو تو چلّو بھر پانی پر ذیل کی آیت کو پڑھ کر دم کیا جائے اور اُس پانی کے چھینٹے متاثرہ شخص کو مارے جائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ط اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ط وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى۔

علم میں زیادتی اور قوتِ حافظہ بڑھانے کے لئے دعا:

ذیل کی آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ علم میں اضافہ عطا فرماتا ہے اور قوتِ حافظہ کو تیز کر دیتا ہے۔

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔

زبان کی لکنت دور کرنے کے لئے:

اگر زبان میں لکنت ہو تو ذیل کی آیت کو پڑھنے سے زبان کی لکنت دور ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ سینے میں کشادگی عطا فرماتا ہے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ۔

توبہ کی قبولیت کے لئے دعا:

ذیل کی آیات کو بکثرت پڑھنے سے اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

درودِ خاص برائے وصل حبیب:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِيْ عِلْمِكَ ط

ایام بیض کے لئے درودِ خاص:

ایامِ بیض یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو بعد نمازِ مغرب ذیل کا درود پڑھنے سے بے شمار فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ اس درود کو درودِ شفاء بھی کہا جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ
وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ
وَضِيَآئِهَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

بے چینی اور اضطراب کی حالت میں دعا:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ط

مصیبت کے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ.

کسی قوم سے اندیشہ لاحق ہونے کے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شُرُوْرِهِمْ.

بیمار کی عیادت کرتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اَذْھَبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا.

کسی شخص کے فوت ہونے پر دعا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ.

اس کے علاوہ ذیل کی دعا بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

میت کو قبر میں اُتارتے وقت کی دعا:

میت کو قبر میں اُتارتے وقت ذیل کی دعا پڑھنا میت کے لئے باعث فضیلت ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ.

قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا:

قبر پر مٹی ڈالتے وقت یہ مستحب ہے کہ سرہانے کی جانب سے مٹی ڈالی جائے اور دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر پر ڈالی جائے اور تین مرتبہ مٹی ڈالی جائے۔ پہلی، دوسری اور تیسری مرتبہ مٹی ڈالتے وقت کی دعا بالترتیب یہ ہے۔

مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ.

''اسی زمین نے تم کو پیدا کیا۔''

وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ.

''اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے۔''

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی.

”اور اسی سے قیامت کے روز تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے۔“

قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ اَدْخِلْ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مِنْكَ رَوْحًا وَّرَیْحَانًا وَّمِنَّا تَحِیَّةً وَّسَلَامًا.ؕ

شیطانی وساوس سے نجات کے لئے دعا:

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ.ؕ

وضو کرتے وقت کی دعا:

اَتَوَضَّأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.ؕ

وضو کرنے کے بعد کی دعا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ.ؕ

غسل کرتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ.ؕ

اذان سننے کے بعد کی دعا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ رَبَّ
ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ
ۨالْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدَ ۨالَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ ؕ

بادلوں کو دیکھ کر دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ۔ ؕ

بادل برسنے پر دعا:

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا۔

بجلی کے کڑکنے پر دعا:

وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ۔ ؕ

آندھی آنے پر دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا
اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا
اُرْسِلَتْ بِهٖ۔

حالت زچگی کی دعا:

دردِزہ کی حالت میں یا بچہ کی ولادت میں کسی قسم کی کوئی تکلیف ہو تو ذیل کی آیات کو تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے زچہ کو پلا دینے سے تمام تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ. وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَجُقَّتْ. وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ. وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ. وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ.

طلب اولاد کی دعا:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ.

قوی قوت کے لئے دعا:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا.

گناہوں سے بخشش کی دعا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ ط

نفاق سے بچنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَآءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکِذْبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ.

صبح وشام کی دعا:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا.

کھانا شروع کرتے وقت کی دعا:

کھانا شروع کرنے سے پہلے ذیل کی دعا پڑھنی چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اگر کھانا شروع کرنے سے پہلے پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے کی صورت میں ذیل کی دعا پڑھنی چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ.

کھانا کھانے کے بعد کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

میزبان کے لئے دعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.

نومسلم کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ وَاهْدِنِىْ وَعَافِنِىْ وَارْزُقْنِىْ.

تحفہ لیتے وقت کی دعا:

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ.

تحفہ دیتے وقت کی دعا:

وَفِيْهِمْ بَارَكَ اللّٰهُ.

نیا پھل دیکھنے پر دعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ مُدِّنَا.

نیا لباس پہننے پر دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ

مِنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

نیا چاند دیکھنے پر دعا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔

مجلس کے خاتمہ پر دعا:

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعْصِیَتِکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مُضَآرُّ الدُّنْیَا۔ اَللّٰھُمَّ اَمْتِعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَآ اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔

کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ اللّٰہُ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

آفاتِ ارضی وسماوی سے بچنے کی دعا:

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ۔ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ۔ سَلَامٌ

عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ. سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ. سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ.

رنج وغم سے دوچار ہوجانے پر دعا:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ.

عنایاتِ الٰہی کے حصول کے لئے دعا:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ط

والدین کے حق میں دعا:

رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا.

سحری کی دعا:

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ.

افطاری کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ.

امن وسلامتی کے لئے دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ فَرِّجْنَا بِدُخُوْلِ الْقَبْرِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْخَیْرِ وَالظَّفَرِ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

سیّد الاستغفار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

دعائے استسقاء:

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ اَللّٰھُمَّ اَسْقِ عِبَادَکَ وَبَھِیْمَتَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ۔

دعائے حاجات:

جو شخص ہر نماز بالخصوص نمازِ جمعہ کے بعد اس دعا کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ہر خوف والی چیز سے اُس کی حفاظت فرمائے گا' اُس کی مدد فرمائے گا' اُس کو غنی کرے گا اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچائے گا جہاں پر اُس کا خیال بھی نہ جائے گا اور اُس کی زندگی کو اُس پر آسان کر دے گا' اُس کا قرضہ ادا کر دے گا اگرچہ وہ پہاڑ کے برابر ہی کیوں نہ ہو اور اُس پر اپنا فضل و کرم کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا اَللّٰہُ یَا اَحَدُ یَا وَاحِدُ یَا مَوْجُوْدُ یَا جَوَّادُ یَا بَاسِطُ یَا کَرِیْمُ یَا وَھَّابُ یَا ذَا الطَّوْلِ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیْ یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ یَا عَلِیْمُ یَا حَکِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ نَفِّحْنِىْ مِنْكَ بِنَفْحَةِ خَيْرٍ تُغْنِنِىْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ط اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ط نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط اَللّٰهُمَّ يَا غَنِىُّ يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا وَدُوْدُ يَا ذَالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ يَا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ط اِكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاحْفَظْنِىْ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ الذِّكْرَ وَانْصُرْنِىْ بِمَا نَصَرْتَ بِهِ الرُّسُلَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

پانچوں نمازوں کے بعد پڑھنے کے لئے تسبیح:

فجر کی نماز کے بعد هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ سو مرتبہ

ظہر کی نماز کے بعد هُوَ الْحَىُّ الْعَظِيْمُ سو مرتبہ

عصر کی نماز کے بعد هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ سو مرتبہ

مغرب کی نماز کے بعد هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ سو مرتبہ

عشاء کی نماز کے بعد هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ سو مرتبہ

◆ ◆ ◆

مجرب عملیات

ذیل میں قرآنی آیات سے بیماریوں کے علاج کے لئے چند مجرب عملیات بیان کئے جارہے ہیں۔

دانت کا درد:

سورۃ المرسلات کی آیاتِ ذیل سات مرتبہ پڑھ کر سیاہ مرچوں پر دم کر کے دانتوں پر ملنے سے دانت کا درد جاتا رہتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ۙ فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ۙ وَّ النّٰشِرٰتِ
نَشۡرًا ۙ فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ۙ فَالۡمُلۡقِیٰتِ ذِکۡرًا ۙ عُذۡرًا اَوۡ
نُذۡرًا ۙ اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ

داڑھ کا درد:

سورۃ الطارق کی آیاتِ ذیل زعفران کی مدد سے داڑھ درد کی جگہ پر لکھنے سے داڑھ کا درد جاتا رہتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۙ وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۙ اِنَّہٗ
لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ۙ وَّمَا ہُوَ بِالۡہَزۡلِ ؕ اِنَّہُمۡ یَکِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا ۙ
وَّاَکِیۡدُ کَیۡدًا ۚ فَمَہِّلِ الۡکٰفِرِیۡنَ اَمۡہِلۡہُمۡ رُوَیۡدًا ٪

سر کا درد:

سورۂ آل عمران کی آیاتِ ذیل کورے برتن پر لکھ کر اسے پانی میں گھول کر پلانے سے سر کا درد جاتا رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

کمر کا درد:

سورۂ الاعلیٰ کی آیات ذیل سات طشتریوں پر روغن زیتون سے لکھ کر اس کو کمر پر ملنے سے کمر کا درد جاتا رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اِنَّ
هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَ
مُوْسٰى ۝

وبائی امراض:

سورۂ فتح کی آیاتِ ذیل کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے طاعون، ہیضہ اور دیگر وبائی امراض سے محفوظ ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ
اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ ۢبِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ
اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

گردے کا درد:

سورۂ جن کی ذیل کی آیات زعفران اور مشک سے جس گردے میں درد ہو اُس کے اوپر لکھنے سے گردے کا درد جاتا رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ لَمَّا
قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ؕ

نیند کی کمی:

سورۂ فرقان کی ذیل کی آیات نیند کی کمی دور کرنے کے لئے مفید ہیں۔ اس کے لئے ان آیات کو پانچ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو سات روز مسلسل پلانے سے نیند کی کمی دور ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ
النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝

قے اور متلی:

سورۂ محمد ﷺ کی آیاتِ ذیل قے اور متلی سے آرام کے لئے مفید ہیں۔ اس کے لئے ایک کورے مٹی کے پیالے کو عرقِ گلاب سے دھو کر خشک کرنے کے بعد ان آیاتِ مبارکہ کو لکھ کر اس میں تین مرتبہ پانی پلایا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ

امراضِ قلب:

سورۂ زمر کی آیاتِ ذیل کا اکیس روز تک تین سو مرتبہ وِرد اضطرابِ قلب، ہولِ دل اور دھڑکن دل کے لئے مفید اور مجرب ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ؕ
قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ
رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

پیاس کی شدت:

ذیل کی مبارک آیات کو تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینے سے پیاس کی شدت دور ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ؕ
تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۝ۚ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ
مَّخْتُوْمٍ ۝ۙ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ
الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ؕ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ۝ۙ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا
الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ؕ

طاعون سے حفاظت:

سورۂ نمل کی آیاتِ ذیل کو تین ہزار مرتبہ پڑھ کر مکان میں پھونک مارنے سے طاعون کی بیماری کبھی گھر کے نزدیک نہیں آئے گی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ؕ
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

دودھ خشک ہونا:

سورۂ محمد ﷺ کی آیاتِ ذیل لکھ کر گلے میں ڈالنے اور ان آیات کے پانی سے سینے کو دھونے سے عورت کو دودھ کے خشک ہونے سے نجات مل جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ
اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ
لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ

بانجھ پن کا علاج:

سورۂ البلد کی ذیل کی آیات کو سات دن چینی کی طشتری پر لکھ کر ایامِ حیض کے دوران بانجھ عورت پیئے۔ جب حیض سے پاک ہو تو غسل کر کے شوہر کے پاس جائے۔ یہ عمل تین ماہ تک کرے انشاء اللہ صاحب اولاد ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ۙ وَاَنْتَ حِلٌّ ۢبِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ۙ وَ
وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ۙ

دماغ کی کمزوری کا علاج:

دماغ کی کمزوری کے لئے ذیل کی آیاتِ مبارکہ کا ورد کر کے اس کا پانی دم کر کے پینے سے دماغ کی کمزوری رفع ہو جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ
ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ

قَآئِمٌ يُّصَلِّىْ فِى الْمِحْرَابِ ۙ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى
مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ
الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِىَ
الْكِبَرُ وَ امْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا
يَشَآءُ ۝

بے خوابی کا علاج:

سوتے وقت ذیل کی آیات اگر سات مرتبہ پڑھ لی جائیں تو انشاء اللہ العزیز بے خوابی دور ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ
نَآئِمُوْنَ ۝ اَفَامِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى
وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝

فالج کا علاج:

کسی قلعی دار تانبے کی پلیٹ میں مشک وگلاب سے ذیل کی آیات کو لکھ کر پانی سے دھو کر فالج زدہ پر چھڑکنے سے انشاء اللہ العزیز فالج سے نجات مل جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَ حَيْثُ
مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

چھینکوں کا علاج:

اگر کسی کو چھینکیں بکثرت آتی ہوں تو وہ گیارہ مرتبہ ذیل کی آیت کو کسی کھانے کی چیز پر دم کر کے مریض کو کھلانے سے انشاء اللہ العزیز چھینکیں رُک جائیں گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ
لَّہٗ عِوَجًا ○

ہونٹ پھٹنے کا علاج:

ہونٹوں کی پھٹی ہوئی جلد کو آپس میں ملا کر پکڑ لیں اور ذیل کی آیاتِ مبارکہ کا دم کریں انشاء اللہ ہونٹ پھٹنا بند ہو جائیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ○ وَمَاۤ اَدۡرٰکَ مَا الطَّارِقُ ○ النَّجۡمُ
الثَّاقِبُ ○ اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡہَا حَافِظٌ ○ فَلۡیَنۡظُرِ
الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ○ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ○ یَّخۡرُجُ مِنۡ
بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَ التَّرَآئِبِ ○

زبان کی سوجن کا علاج:

ذیل کی آیات کو اکتالیس مرتبہ پڑھ کر زبان کی سوجن والے مریض کو دم کرنے سے زبان کی سوجن ختم ہو جائے گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
اِنَّ اللّٰہَ یُمۡسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا ۬ۚ وَلَئِنۡ
زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَکَہُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا
غَفُوۡرًا ○

حلق کی خراش:

حلق کی خراش اور درد کے لئے گائے کے مکھن پر ذیل کی آیت کو ایک سو مرتبہ دم کر کے حلق کے اندر لگانے سے حلق کی خراش جاتی رہے گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِؕ
فَلَوۡلَا اِذَا بَلَغَتِ الۡحُلۡقُوۡمَ وَاَنۡتُمۡ حِيۡنَئِذٍ تَنۡظُرُوۡنَ○

خونی قے کا علاج:

اگر خونی قے آتی ہو تو اکیس روز تک مسلسل نمازِ ظہر کے بعد اکتالیس مرتبہ ذیل کی آیات پانی پر دم کر کے پینے سے انشاءاللہ العزیز خونی قے آنا بند ہو جائے گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِؕ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ○ حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَ نِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ○ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِيۡنَ○ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ○

بدہضمی کا علاج:

بدہضمی کے علاج کے لئے ذیل کی آیات کو سات مرتبہ نمک پر دم کر کے کھانے سے بدہضمی دور ہو جائے گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِؕ
وَبِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَ بِالۡحَقِّ نَزَلَ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا○

بندشِ پیشاب کا علاج:

ذیل کی آیاتِ مبارکہ کا اکیس مرتبہ پانی پر دم کر کے بندشِ پیشاب کے مریض کو

پلانے سے افاقہ ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَّبُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ۙ۝ فَکَانَتۡ ہَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ۙ۝ وَّحُمِلَتِ
الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً ۝

پیشاب میں خون آنا:

جس شخص کو پیشاب میں خون آتا ہو تو وہ کھانے سے پہلے سورۂ قریش کا وِرد کرے انشاء اللہ العزیز اس بیماری سے نجات مل جائے گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ۝ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَالصَّیۡفِ ۚ۝
فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ۝ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ
وَّاٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ۝

شوگر کا علاج:

شوگر کے مریض کے لئے ذیل کی آیت کو اڑھائی ماہ تک بلاناغہ اول و آخر تین مرتبہ درودِ پاک پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلانے سے انشاء اللہ العزیز شوگر سے نجات مل جائے گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ
صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ۝

باری کا بخار:

بخار آنے سے قریباً تین گھنٹہ پہلے ایک کاغذ پر ذیل کی آیت لکھ کر مریض کے چسپاں کرنے سے انشاء اللہ العزیز بخار نہ ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○

خسرہ کا علاج:

جست کے ایک ٹکڑے پر ذیل کی آیت کھدوا کر گلے میں ڈالنے سے انشاء اللہ العزیز خسرہ سے نجات ملے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ○

چیچک کا علاج:

سات دانے چاول کے لے کر ہر دانے پر سورۂ کوثر پڑھ کر دم کر کے چیچک کے مریض کو کھلانے سے انشاء اللہ العزیز دانے مزید نہ نکلیں گے اور جو نکلے تھے وہ جلد ختم ہو جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○

پھوڑے پھنسیوں کا علاج:

ذیل کی آیات سیاہی سے لکھ کر روغن بنفشہ سے مٹا کر بدن پر ملنے سے سر کے دانوں پھوڑوں اور پھنسیوں سے انشاء اللہ العزیز شفاء ملے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ○
فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ○ لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ○

کثرتِ احتلام کا علاج:

اگر کسی کو کثرتِ احتلام کا مرض لاحق ہو تو وہ بستر پر جانے سے پہلے ایک مرتبہ سورۃ الطارق کی تلاوت کرلیا کرے انشاء اللہ مرض بالکل رفع ہوجائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقُ ○ النَّجْمُ
الثَّاقِبُ ○ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ○ فَلْيَنْظُرِ
الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ○ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ○ يَّخْرُجُ مِنْ
بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ○ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ○ؕ يَوْمَ
تُبْلَى السَّرَآئِرُ ○ۙ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ○ؕ وَالسَّمَآءِ
ذَاتِ الرَّجْعِ ○ۙ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ○ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ
فَصْلٌ ○ۙ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ○ؕ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ○ۙ وَّاَكِيْدُ
كَيْدًا ○ۚ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ○ۧ

لاعلاج نامردی:

جو شخص جماع پر قادر نہ ہو وہ بعد نمازِ فجر ذیل کی آیت کو مرغی کے انڈے پر دم کر کے اکتالیس روز تک کھائے انشاء اللہ جماع پر قدرت حاصل ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا

وَّنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا○

سیلان الرحم کا علاج:

اگر کسی عورت کو سیلان الرحم کا مرض لاحق ہو جائے تو وہ ذیل کی آیات کو تین سو مرتبہ عرق گلاب پر دم کر کے اکتالیس روز تک پیے انشاء اللہ العزیز مرض جاتا رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ
وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ○ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ
شِفَآءٌ○ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ○

حمل کی حفاظت:

جس عورت کو حمل قرار پائے چالیس روز گزر جائیں تو وہ ذیل کی آیات کو کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا لے اور اُس تعویذ کو سوتی کپڑے میں لپیٹ کر زیر ناف باندھے۔ جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے تعویذ باندھے رکھے اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو یہی تعویذ بچے کے گلے میں ڈال دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ
وَالَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا
وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آیَةً لِّلْعَالَمِیْنَ○ اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً
وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ○

پستان کا ورم:

سورہ فیل کا بغیر بسم اللہ کے سات مرتبہ وِرد کر کے جس پستان میں ورم ہو اُس پر دم کرنے سے انشاء اللہ العزیز پستان کا ورم ختم ہو جائے گا۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ؕ اَلَمْ یَجْعَلْ

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ
تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ
مَّاْكُوْلٍ ۚ

کثرتِ حیض کا علاج:

جس عورت کو ماہواری میں زیادتی کی شکایت ہو وہ ذیل کی آیت کو کاغذ پر لکھ کر کمر میں اس طرح باندھے کہ کاغذ رحم پر پڑا رہے۔ انشاء اللہ العزیز کثرتِ حیض کی شکایت دور ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
وَقِيْلَ يٰاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ
الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ
بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

انگلیوں کے درد کا علاج:

اگر انگلیوں میں کسی بھی قسم کی کوئی درد ہو تو تین سو مرتبہ ذیل کی آیت تل کے تیل پر دم کر کے مالش کرنے سے انشاء اللہ العزیز درد رفع ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝

دردِ اعضاء کیلئے:

کسی بھی فرض نماز کے بعد سات بار ذیل کی آیت کو پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے جس جگہ بھی جسم میں درد ہو اچھی طرح ملنے سے انشاء اللہ العزیز درد جاتا رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا

مُتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج:

اگر کسی زہریلے جانور مثلاً سانپ، بچھو وغیرہ نے کاٹ لیا ہو تو جس جگہ اُس نے کاٹا ہے اُس جگہ کے اِردگرد انگلی گھما کر سات مرتبہ ذیل کی آیت ایک ہی سانس میں پڑھ کر دم کرنے سے انشاء اللہ العزیز زہر کا اثر جاتا رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝

مسوڑھوں کا درد:

سورہ مریم کی ذیل کی آیات کو سات مرتبہ پڑھ کر سفید نمک پر دم کر کے اُس نمک کو دانتوں اور مسوڑھوں پر ملنے سے مسوڑھوں کا درد چند روز میں ہی ختم ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝

حفظ ایمان:

جو کوئی اس بات کا خواہاں ہو کہ اسے حفظ ایمان تاحیات نصیب رہے تو اس کے لئے ذیل کا عمل از حد مفید اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لئے اُس شخص پر لازم ہے کہ وہ ہر روز بعد از نماز عشاء نہایت خلوص سے ایک سو گیارہ مرتبہ درود پاک ذیل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور ایمان کی سلامتی کی دعا مانگا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم اسے تاحیات دولت ایمان حاصل رہے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ
الذَّاكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ

عَنْ ذِکْرِہٖ الْغَافِلُوْنَ

گناہوں سے چھٹکارا:

جو کوئی اس بات کا متمنی ہو کہ اسے ہر قسم کے گناہوں اور برائیوں سے چھٹکارا مل جائے تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد نافع اور اکسیر ہے۔ اس مقصد کے لئے روزانہ صبح کو بعداز نماز فجر اور رات کو بعداز نماز عشاء اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ اور اسم مبارک ''محمد ﷺ'' ایک سو مرتبہ پڑھ کر بارگاہ ایزدی میں اس اسم کے توسل سے دعا مانگا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم ہمہ اقسام کے گناہوں سے تائب ہو کر پکا مومن بن جائے گا اور کسی بھی قسم کی برائیوں میں ملوث نہ ہوگا۔

روحانی قوت کا حصول:

قوت روحانی بڑھانے اور انکشافات الٰہی پانے کے خواہاں افراد کے لئے ذیل کا عمل تیر بہدف ہے۔ اس مقصد کے لئے بعداز نماز عشاء بستر طاہر پر چت لیٹ کر زبان تالو سے لگا کر بلا حرکت زبان کے دل میں سورۂ مزمل شریف کو سات بار روزانہ تلاوت کرے اور اسی حالت میں سو جائے' ہمیشہ اس کا ورد رکھے چند روز میں حالات روحانی اس پر منکشف ہونے شروع ہو جائیں گے۔ عمل ہذا میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سات بار سورۂ مزمل شریف کے پڑھنے کے نوبت نہیں پہنچی' درمیان میں نیند آ جاتی ہے اس کا کچھ حرج نہیں کیونکہ یہ سورۂ مزمل شریف کا معجزہ ہے۔

عدل وانصاف سے کام لینا:

اگر کسی جج یا مجسٹریٹ کے سامنے ایسا مقدمہ پیش ہو جس میں بظاہر دونوں ہی فریق حق پر نظر آتے ہوں اور اس کے لئے حق کے مطابق انصاف کرنے اور فیصلہ کرنے کی دشواری پیش آ رہی ہو تو ایسے میں درست فیصلے اور نتیجے پر پہنچنے کے لئے ذیل کا عمل اس کے لئے فائدہ بخش ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے چاہیئے کہ وہ باوضو حالت میں نصف رات کو

قبلہ رخ بیٹھ کر اول و آخر درود شریف ذیل اکتالیس اکتالیس مرتبہ اور اسم مبارک "اَلْقَاضِیُ ﷺ" نوسو گیارہ (911) مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور دل کی گہرائیوں سے صحیح فیصلہ پر پہنچنے اور درست انصاف کرنے کی قوت و استقامت مانگے بعدازاں درود پاک ذیل پڑھتا ہوا قبلہ رخ چہرہ کر کے سو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم اس عمل کی بدولت اسے خواب میں صحیح اور سچے فریق سے آگاہی حاصل ہو جائے گی اور اسے درست ترین فیصلہ کرنے پر قدرت حاصل ہو جائیگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سِرًّا وَّجَھْرًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ.

قرآن مجید کا حفظ کرنا:

جس بچہ یا بڑے کی یہ خواہش ہو کہ اسے قرآن پاک بہت جلد حفظ ہو جائے اور اس معاملے میں اسے کوئی رکاوٹ پیش نہ آوے تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد فائدہ مند اور مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد ایک سو اکیس مرتبہ سورۃ مزمل شریف کی اس آیت مبارکہ:۔

اَوْزِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا.

پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرے۔ اس کی برکت سے اسے بہت جلدی قرآن پاک حفظ ہو جائے گا اور اس کا حافظہ بہت تیز ہو جائے گا۔

زیارت رسول اللہؐ:

جس کسی کی یہ خواہش ہو کہ اسے خواب میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لئے نوچندی بدھ کی شب کو بعد از نماز عشاء سونے سے قبل ذیل کا ورد کر کے سو جائیں لیکن یہ

ضرور خیال رکھیں کہ جسم پاک ہو تازہ غسل کیا ہو، بستر پاک ہو اور خوشبو بھی سلگائیں نیز صدق نیت سے اس کا ورد کر کے قبلہ رخ چہرہ کر کے سو جائیں اس دوران کسی سے بھی بات بالکل نہ کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم اس عمل کی بدولت چند یوم میں بفرمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضرور بہ ضرور خواب میں زیارت سے مشرف ہوگا۔

سَیِّدُنَا مُحَمَّد ﷺ (گیارہ سو گیارہ مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ تُصَلِّیْ
عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

(اکتالیس، اکتالیس مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ
وَالْمَقَامِ اِقْرَاءْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِنِّی السَّلَامِ

نوٹ: (کثیر تعداد میں پڑھیں اور پھر درود پاک پڑھتے ہوئے سو جائیں)

بارگاہ رسالت مآبؐ میں حاضری:

جو کوئی اس بات کا خواہاں ہو کہ اسے ہمیشہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری نصیب رہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ذیل کا عمل اختیار کرے۔ اس مقصد کے لئے بعد از نماز عشاء تازہ غسل اور تازہ وضو کرے پاک صاف لباس پہنے، پاک صاف اور تنہا جگہ پر مصلےٰ بچھائے اور گیارہ اگربتی وہاں سلگائے اور پھر دو رکعت نماز تحیۃ الحاضری بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس طریق سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح سات مرتبہ اور سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے۔

بعد از سلام پھیرنے کے سجدہ میں سر رکھ کر ایک تسبیح استغفار:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

پھر گناہوں کی معافی مانگے اور پھر ذیل کا درود پاک گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھنا اپنا معمول بنا لے۔ تصور یہ رکھے کہ وہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ان کے روبرو حاضر ہے اور ہدیہ درود پیش کر رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم اس عمل کی تاحیات مدامت سے اس کو خود معلوم ہوگا کہ وہ فی الواقعی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہے اور ان کی زیارت سے فیض یاب ہو رہا ہے۔ اعتقاد اور یقین کامل شرط اولین ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا
عِنْدَكَ مِنَ الْعَدَدِ فِیْ كُلِّ لَحْظَةٍ وَّ لَمْحَةٍ مِّنَ الْاَزَلِ
اِلَى الْاَبَدِ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔

حصولِ شفاعت رسول اللہؐ:

حصولِ شفاعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ذیل کا عمل بے حد اکسیر، فائدہ مند، مفید اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لئے روزانہ بعد از ہر نماز اسم مبارک ”نَاصِر ﷺ“ ایک سو مرتبہ پڑھ کر خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ عزوجل کی بارگاہ میں دُعا مانگا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم اس اسم مبارک کی بدولت روز محشر میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب سے شفاعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو جائے گی۔

مالی پریشانی کا حل:

مالی پریشانی میں مبتلا حضرات کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لئے روزانہ بعد از نماز عشاء اور نماز فجر اول و آخر درود پاک ذیل گیارہ گیارہ مرتبہ اور اسمائے الٰہی بہ ذیل طریق تین صد چوہتر (۳۷۴) مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور گڑگڑا کر دُعا مانگیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم اکتالیس یوم کے عمل مسلسل سے تمام مالی پریشانی بفضل باری تعالیٰ دور ہو جائے گی بے حد مجرب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اول وآخر درود ابراہیمی (گیارہ گیارہ مرتبہ)

یَا اَللّٰہُ یَا رَزَّاقُ یَا اَللّٰہُ یَا رَزَّاقُ یَا اَللّٰہُ یَا رَزَّاقُ یَا اَللّٰہُ یَا رَزَّاقُ یَا اَللّٰہُ یَا رَزَّاقُ یَا اَللّٰہُ یَا رَزَّاقُ یَا اَللّٰہُ یَا رَزَّاقُ یَا اَللّٰہُ یَا رَزَّاقُ بحق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

تہجد کی نماز کے لیے اٹھنا:

جو شخص اگر ذیل کی آیات مبارکہ کا سات مرتبہ ورد سوتے وقت ہر روز کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم وہ تہجد کی نماز کے وقت خود بخود اٹھ جایا کرے گا۔

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۙ اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ؕ

✿ ✿ ✿

هماری چند دیگر مطبوعات

تحفۂ خواتین

شہباز قلندر

عجائب القرآن
غرائب القرآن

8070

ناشر
اکبر بک سیلرز